

بلسلہ اشاعت معلومات دین

رسالہ

روزہ کے احکام مسائل

مسجدوں میں نمازیوں کو سناؤ اور چوں کو بطور سبق کے پڑھنا
از حسینی دہلوی و جناب مولانا عبد الرحیم صاحبی عظمیٰ

کارکن جلقہ مشائخ و نظامت تبلیغ دہلی

نے

رمضان ۱۴۴۲ھ میں شائع کیا

ماہ ۹۲۶ء عری

عبد بن محمد بن عبد السلام بن عبد الرحمن بن عبد الوہاب

(تعداد اشاعت میں سترار)

۲۵ بچوں کی تعلیم کیلئے

یہاں حصہ ۱ یہ ماقصود جو صورت رسالہ اُردو عمارت اور قرآن شریف
آسان قاعدہ کی عربی عبارت سکھانے کی کجی ہے یکے جوتی جوتی
یڑھتے ہیں، اور یہ قاعدہ یہ یڑھتے ہی پھر کجی کو قرآن شریف اور عربی عبارت
یڑھی آجاتی ہے۔ قیمت ۸ ر

دوسرا حصہ اس میں تمام قرآن شریف کے ضروری مضامین کا
تعلیم القرآن خلاصہ ہے مار۔ رورہ۔ حج۔ رکوۃ اور ہر قسم کے ضروری
احکام اسلام کی آیات باب قائم کر کے ایک جگہ جمع کی گئی
ہیں اور اس کا اُردو مطلب بھی لکھا گیا ہے جس کو یاد کر کے بعد کے قرآن شریف
کے تمام ضروری مضامین کے حافظ ہو جاتے ہیں اور کمال یہ ہے کہ یہ رسالہ
صرف دو مہینے میں یاد کیا جاسکتا ہے۔ بڑی عمر والے بھی اس کو یاد کرتے ہیں
جس کو وعظ دیکھیں قرآنی آیات یڑھے کی ضرورت یڑتی ہے یا وہ لوگ ایک
مضمون کی بہت سی آیات ایک جگہ دیکھی جاتے ہیں وہ بھی اس سالہ کو یاد کر لیتے
ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام قرآن کے حافظ ہیں اور مطلب بھی بہایت آسان اور
رماں میں لکھا گیا ہے۔ قیمت ۸ ر

تیسرا حصہ یہ ماقصود جو رسالہ تو اس قدر دلچسپ ہے کہ لڑکے اور لڑکیاں
اُردو سبق انکی تصویریں اور اسکے ہمارے اور جوتی کر میوالے مضامین
دیکھ کر ماع ماع ہو جاتے ہیں اور جوتی دل لگا کر یڑھتے ہیں۔ قیمت ۸ ر
لے کایتہ کار کن حلقہ مشائخ یک ڈیوہلی

روزہ کے سب احکام و مسائل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

طعام تبلیغ کے دہلوی مرکز کی طرف سے ہمارے چھوٹے چھوٹے رسالے
تاکید نماز اور ترکیب نماز شایع ہو چکے ہیں۔ اور ایک بڑی کتاب بھی شایع ہونے
والی ہے جس کا نام نماز کے سب احکام و مسائل تحریر کیا گیا ہے۔ اور جو آٹھ سو فی
کی کتاب ہے۔

ہمارے بعد جو کچھ روزہ کا درجہ ہے اور روزہ بھی نماز کی طرح ایک کس
اسلام ہے اس واسطے روزہ کے سب احکام و مسائل کی یہ کتاب شایع کی جاتی ہے
اس کے شروع میں رسالہ دروین دہلی سے میرا وہ خطہ نقل کیا گیا ہے
جو میں نے اردو درماں میں روزہ کی سمت لکھا تھا کیونکہ میں جمعہ کے دن بڑھنے
کے لئے اردو درماں میں خطے شائع کیا کرتا ہوں اور رمضان کے دو خطے میں لے
لکھے تھے۔ ایک میں احکام و مسائل رمضان کے ہیں۔ دوسرے میں روزہ کے
مسائل کی تفصیل ہے

مگر وہ دو چیزیں بہت مختصر ہیں اس لئے سری حواہتس تھی کہ روزہ کے مسائل

واحکام در تفصل سے یاں کے حائیں ماکہ مسلمان عورتوں اور مردوں کو رورہ کے مسائل اچھی طرح معلوم ہو جائیں

میں اسی حال میں تھا کہ صاحب مولانا عبد الرحیم صاحب دہلوی مفتی اعظم ریاست اورے مجھ کو ایسا لکھا ہوا ایک قلمی رسالہ رورہ کے مسائل کی دست دیکھایا۔ اور اس کو میں نے دست نکل اور جامع پایا۔ جس میں رورہ کے سب احکام و مسائل موجود ہیں۔ اور ان باتوں کا ذکر بھی آگیا ہے جو میں نے اسے خطوں میں لکھے ہیں۔ آج تعینات لکھنؤ کی مآبائے ہو گئی ہے اور میں یہ رسالہ رمضان تک تقسیم کر دینا چاہتا ہوں اس واسطے میں نے اسے خطے اور صاحب مولانا عبد الرحیم صاحب کار سالہ لکھا کر کے شائع کر دیا۔ تاکہ رمضان میں مسلمان بھائیوں اور مسلمان بہنوں کو اس سے فائدہ ہو۔

مار کی جس بڑی کتاب کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے وہ بھی صاحب مولانا عبد الرحیم صاحب کی لکھی ہوئی ہے۔ اور اردو درماں میں آتشک ایسی کوئی نیکمل کتاب مسائل و احکام مار کی دست کسی جگہ شائع نہیں ہوئی۔

میرے خطوں میں جس رمضان اور مسائل صیام کا ذکر آگیا ہے مولانا عبد الرحیم صاحب کے اس رسالہ میں بھی ان کا بیان ہے۔ مگر ماطریں کو اس مکر بیان سے کچھ نقصان نہیں ہوگا بلکہ فائدہ ہی ہوگا اس واسطے میں نے مکراب کو حاج کرے کی کوشش نہیں کی کہ وقت کم ہے۔

حسنِ ظاہری

آمد رمضان کا تبلیغی خطبہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي تَرَى الْقُرْآنَ وَكَلَّمَ بِالْقُرْآنِ وَقَالَ كَسْبَ عَلَيْكَ
الصِّيَامَ كَمَا كَتَبَ عَلَى الدِّينِ مِنْ قَبْلِكَ وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى
عَبْدِهِ وَرَسُولِهِ مُحَمَّدٍ الَّذِي صَلَّ وَقَامَ وَصَامَ۔

بعد حمد و صلوٰۃ کے سب مسلمان مردوں اور عورتوں کو معلوم ہو کہ
رمضان تشریف قریب آیا۔ سچا ختم ہوئے والا ہے، رمضان وہ مہینہ ہے
جس میں قرآن مارل ہوا، اور جس کے روزے ہر مسلمان مرد اور عورت پر
مرض ہوئے اور جس کی سب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ایمان والو تم پر جو
مرض کئے جاتے ہیں حسا کہ ان لوگوں پر مرض تھے، جو تم سے پہلے گر چکے ہیں
اور اس میں کوئی شک نہیں کہ روزے کا وعدہ قوم اور ہر مذہب میں پایا
جاتا ہے، حضرت آدم علیہ السلام ایام میں کے نبی ہر قمری مہینہ کی تیرہویں کو
پیدا ہوئے کے روزے رکھتے تھے، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام حب کوہ طور
پر تورات کتاب لیے کے واسطے گئے تو چالیس دن کے روزے رکھے تھے جبکہ
دکرتوریت کے چونتیسویں ماہ میں ہے۔ اور حضرت داوید علیہ السلام ہفتہ کے
روزے رکھے تھے جس کا ذکر داوید کے دسویں ماہ میں ہے، اور حضرت الیاس
علیہ السلام نے چالیس دن کے روزے رکھے تھے جس کا ذکر تورات میں ہے اور حضرت
عیسیٰ مسیح علیہ السلام نے بیسویں ماہ چالیس دن کے روزے رکھے جس کا ذکر نبی اور لوقا فی انجیل
میں ہے۔

ہندو دھرم میں بھی سوچیے روزے کا حکم دیا ہے اور اس کو دھرت

کے نام سے یکارتے ہیں، ملائیں سے معلوم ہوتا ہے کہ رام جید رحیمی بھی رورے رکھتے تھے اور مہاکار سے ثابت ہوا ہے کہ راجہ یدیشٹر اور اُن کے سب بھائی بھی رورے رکھتے تھے۔ اسی طرح مصر و غیرہ کی اقوام بھی رورے رکھتی تھیں اللہ تعالیٰ اے مسلمانوں کو قرآن مجید میں رورے کا حکم دیا تو اُس کے ساتھ ہی تسلی بھی دی اور یہ فرمادہ کہ ایما معدودات تم رورے رکھو گھر اُدھیں رورے تو گنتی کے چندوں کے ہیں۔ اور یہ بھی فرمادہ کہ یرید اللہ مکمل الیسر وکلا یرید مکمل العسر اللہ تعالیٰ تم کو آسانی ہی پہنچاتا ہے اور شطاب میں ڈالنا نہیں چاہتا اور یہ بھی فرمایا کہ وہاں تصوموا احدا الکمر انکم معلوم اگر تم روزہ رکھو تو تمہارے واسطے اچھا ہوگا، استطلکم تم کو رورے کی جویوں کو کھسے کی عقل بھی ہو۔

اے مسلمانوں جس طرح تمہارا جسم عدا سے پرورس یا تا ہے اسی طرح تمہاری روح رورے سے مسرور ہوتی ہے اور رورہ تمہارے اندر روحانی قوتیں بڑھاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ادا دحل الرمصان معت اواب الحقد وعلقت اواب حهمر ولسلسلت النبیاطین یعنی جب رمصان تشریف آتا ہے تو حمت اور رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور حهمر کے دروازے سد کر دیئے جاتے ہیں اور نیاطین ریحروں سے بندہ دیئے جاتے ہیں اور حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصان شہر رمصان ایما با و احسانا عمر لہ ما تقدم من دمہا یعنی جو شخص ایمان اور طلبِ تواب کے لئے رورہ رکھتا ہے اس کے تمام گرسنگانہ محتدبے جاتے ہیں اور حدیث قدسی میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

فرمایا کہ سدہ کارورہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا ثواب دوں گا۔ کہ رورہ دار
مسجد ہی خاطر اپنی حاجتوں کو اور کھائے پیے کو ترک کر دیتا ہے اور
ککاری اور مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک اور روایت آئی ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص رورہ رکھے تو اس کو چاہیے کہ کوئی
رُئی ماتِ رماں سے نہ کھائے اور نہ کسی سے لڑائی جھگڑا کرے اور اگر کوئی دوسرا
اس کو برا کہے یا اس سے لڑے تو رورہ دار کو چاہئے کہ اس شخص سے کدے
کہ میں روزہ دار ہوں یہی ستم سے لڑھکنا نہیں سکتا گو مجھ اپنے نفس سے لڑنے
میں مصروف ہوں اور کاری تشریف میں حضرت الی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کسی نے رورہ رکھا مگر چھوٹ کو ترک نہ کیا اور چہالت
کی مالوں سے پرہیز نہ کیا، تو اس کے کھانا یا میا چھوڑنے کی اللہ تعالیٰ کو کچھ ضرورت
ہیں ہے۔

کھائی و آشکل و قسم کے مسلمان ہیں ایک تو وہ ہیں جو رورہ رکھتے
ہی ہیں اور ایک وہ ہیں جو رورہ رکھتے تو ہیں مگر رورہ کے آداب سے واقف
نہیں ہیں رورہ مسہ میں ہے اور چھوٹ لولے ہیں گالیاں کتے ہیں اور بات مات
میں لوگوں سے لڑائی جھگڑا کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک محاورہ ہو گیا ہے کہ
ظاں صاحب کارورہ اچیل رہا ہے یعنی انہوں نے آج چو کہ رورہ رکھا ہے
اس واسطے لوگوں سے لڑتے پھرتے ہیں۔ مقول رورہ دار وہ ہے جو روزہ
کی حالت میں نہ چھوٹ لولے نہ کسی کا گلہ سکودہ کرے نہ کسی کی عصیت کرے۔ گالیاں
بجے۔ جھوٹی قسمیں کھائے نہ کسی سے لڑائی جھگڑا کرے بلکہ بہایت نرمی اور حدتیتانی
کے ساتھ سب لوگوں سے معاملات میں مصروف رہے اور کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے
کہ ان میاں کو اس واسطے عصا آ رہا ہے کہ آج یہ رورہ سے ہیں۔

خصوصاً عورتوں کو سب سے زیادہ احتیاط کرنی چاہئے۔ وہ رورہ رکھے
میں مردوں سے زیادہ مصبوط اور حاکم ہوئی ہیں۔ مگر مردوں سے زیادہ لڑائی
جھگڑے اور سب کلامیوں کی اس کو عادت ہوئی ہے۔ اس لئے عورتوں کو معلوم
ہو جایاے کہ اگر وہ رورہ میں مددگاریاں کرے گی اور کسی کو بیٹھتی ہے براہیں کی اور
لڑائی جھگڑے مول لیں گی تو اس کے رورے کا ثواب حاتمہ ہے گا اور اس کا رورہ
میں ساتھ رہنا گناہ جس طرح رورے میں کھانا اور مینا جاسر نہیں ہے اسی طرح
جھوٹ لولہ۔ عفت کرنا اور دوسروں پر عرصہ کرنا اور لڑائی جھگڑا بھی ماحار ہے اکثر
گھروں میں عورتیں رورہ رکھ کر ایسے توہرے اور گھر کے مردوں سے لڑائی جھگڑتی
میں اور بعض مرد بھی رورہ رکھ کر اسی عورتوں کو گالیاں دے رہے ہیں اور سخت کلامی
سے پیش آتے ہیں، یاد رکھو کہ ایسے لوگوں کے رورے اس کے مہر مارے جائیں گے
اور کوئی ثواب اسے روروں کا ال کو ہوگا۔

اور جو لوگ رورہ رکھتے ہی ہیں وہ واللہ تعالیٰ کے سب سے بڑے
گنہگار ہیں، رورہ ہر مسلمان پر فرض ہے چاہے وہ امیر ہو ماعرب ماعرب ہو
مادرد قبطی یاروں اور سامروں کو رورہ قصا کرے کی احارب ہے یا ایسے لوگ
عورت، مرد جس میں رورہ رکھے کی طاقت ہو نہ رورہ کی قصا پوری کرے کی امید ہو
وہ ہر روزہ کے عوض مدد دے سکتے ہیں۔

جو لوگ رورہ سے بھاگتے ہیں ان کو رورہ کی حوساں معلوم ہیں اور اس
بھڑکی معمولی بھوک پیاس کی تکلف سے گھبرا کر بدل ہن جاتے ہیں، مہادر اور دیر
مسلمان وہی ہے جو سال بھر میں ایک مہمہ اللہ تعالیٰ کے سامنے بھوک پیاس اور
خواہش اب نفسانی میں صبر کرے گا اسکاں دے رورہ سال کے اندر ایک ایسی
حرکت اور مصوطی میدا کر دیا ہے جو ہر سال کی مردانہ شاں کے لئے ضروری ہے

دو روزے سال بھر میں صرف ایک مہینہ کیلئے آتے ہیں اسلئے اس عارضی اور
جید روزہ امتحان میں تانتا قدم رہا جائے۔ تاکہ تمام سال بہ کام میں اس کی
جسمانی مسند قیام و دروازہ رہے جو لوگ روزہ میں تانتا قدم نہیں چوتے اُن کے
ہر دساوی کام میں کمزوری اور کم ہمتی پائی جاتی ہے۔

طبی لحاظ سے بھی روزہ ہائیمید چیرے طرح حلاب لئے سے معده اور جسم کی تمام
عارضی امور جو چالی ہیں، اسی طرح سے روزہ بھی اسانی جسم کی تمام عارضیوں کو دیرت کر دیتا ہے اور
اُس کے بعد سب سے اہم حصہ روزہ کی وجہ سے دور ہو جاتے ہیں اس واسطے روزہ ضرور رکھا جائے
ظاہر روزہ تکلیف کی حیر معلوم ہوتا ہے، لیکن اس کو شروع کر کے دیکھو
پہلے پہلے تکلیف معلوم ہوگی اس کے بعد ایک ایسی کیفیت اور سچی خوشی اور تسکین
حاصل ہوگی جس کی مثال دسا کی اور کسی خوشی میں نہیں پائی جاتی حدیث نہ صرف میں
بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ روزہ دار
کو دو مرحلے حاصل ہوتی ہیں ایک روزہ افطار کرے کے وقت اور دوسری
اُس وقت جب نامس کے دن روزہ دار اپنے روزہ کا العام پروردگار
سے حاصل کرے گا۔

اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہوں بھر کی شدید بھوک پیاس کے
بعد جب اسلئے روزہ افطار کرے تو اُس وقت کی فرح و خوشی دسا کی تمام
بڑی بڑی خوشیوں سے بھی بڑھتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔
جو لوگ روزہ نہیں رکھتے ہیں اُن کو روزہ کے افطار کے وقت دوسروں
کی خوشیاں دیکھ کر حسرت و دامت بھی اسی ہی زیادہ ہوتی ہے صحت روزہ
دار کو افطار سے پہلے سے روزہ عور کا دل اور صبر اندر رہی اندر لیاں ہوتا ہے
سرماتا ہے۔ اور دامت کے دریا میں عوٹے کھاتا ہے اور اُس کی تکلیف دل بھر

کی کھوک پیاس سے کئی حصہ زیادہ ہو جاتی ہے اگر وہ رورہ رکھ لے تا نو اظفار کے وقت اُس کو بھی ایسی ہی خوشی ہوتی جیسی رورہ داروں کو ہے اور اُس کو ایسے صبر کے سامنے اساتر سدا نہ ہو با پڑتا۔

بس سوائے بھائیو اور اے ہموار مضاں سر لپ کے استقبال کی تیار کیا
تسرع کرد و اور بچہ ارادہ کر لو کہ آئے دالے رصاں میں رورہ قضاہ کرو گے اور
رورہ رکھو گے تو چھوٹ۔ بولو گے گالباں نہ کھو گے عبت نہ کرو گے دعا بازی
اور ہر قسم کی لڑائی جھگڑوں سے محفوظ رہو گے۔

مسلمانو! احباب اللہ تعالیٰ تم کو رورہ کا حکم دیتا ہے وہیں یہ بھی حکم دیتا ہے کہ
تم ایسے آپ کو ملاکت میں نہ ڈالو مت سی عورتیں اپنے مائع یوں کو محض دسا کے
ماح مود کے لئے اور تادی رجانے کسلے رورے رکھو ادتی ہیں۔ اور ہر سال
نص یکے رورے کی تکلیف سے مر جاتے ہیں یا سخت بیمار ہو جاتے ہیں اس
واسطے عورتوں کو روادہ کمزور یا بیمار یا مائع یوں کو ہر گر رورے نہ رکھو
چاہئیں ورنہ انکو سب گناہ ہو گا اور یوں کا خون بھی اُن کی گردن پر ہو گا کہ اللہ
تعالیٰ نے مائع یوں پر رورہ فرض نہیں کیا ہے جب تک بچے مائع نہ ہو جائیں ان کو
رورہ نہ رکھو انا چاہئے ایسے ہی نص عورتیں سخت بیماری کی حالت میں بھی روزے رکھتی
ہیں اور نص اوقات روزہ سے اُن کا مرض اساطرہ جا ما ہے کہ وہ مر جاتی ہیں یا
مدد یک سدرست نہیں ہوتیں ان کو یاد رکھا چاہئے کہ بیماری کی حالت میں رورہ
رکھا سب گناہ ہے، حب اللہ تعالیٰ نے بیماروں کو روزہ قضا کرے کی اجازت
دیدی ہے تو رورہ ہر گر نہ رکھنا چاہئے ورنہ حد کے انعام کی مامرائی کا گناہ ہو گا
ایسے ہی نص مرد بھی سخت بیماریوں کی حالت میں روزہ قضا نہیں کرتے اور اس کی
وجہ سے مر جاتے ہیں، یا ان کی سارماں ٹرہ جاتی ہیں، وہ بھی اللہ کے گناہگار ہیں۔

جو کہ اللہ تعالیٰ نے سفر کی حالت میں رورہ فصا کرے کی عازت دیدی ہے اس واسطے وہ لوگ جو سخت مصیبت کی سافرت میں رورے رکھ کر ایسے آپ کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں وہ بھی خدا کے گتہ کار بنے ہیں بھائیو رورہ رکھو گراہے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور اس رورہ رکھو جو ہمارے دلوں کو اور تمہاری رماؤں کو جھوٹ محنت کوئی عیبت اور کلمہ و عباد سے پاک کر دے اور دعا کرو کہ دینا نقل صائمک انت السميع العليم۔

رمضان کا دوسرا تبلیغی خطبہ

الحمد لله الذي اعطانا شهر رمضان شهر رمضان الذي
انزل فيه القرآن والصلوة والسلام على محمد رسول العرب
والعجم والحسن والشر والایمان والحقان۔

اما بعد سو بھائیو! رمضان وہ مبارک مہینہ ہے کہ اس میں
اللہ تعالیٰ کا پکارنے والا پکار پکار کر کہتا ہے کہ اے سیکوں کے طلسم کار و آگے
پڑھو۔ اور اے رانیوں کے گرو مار دیجیے ہٹو۔ یہی وہ مہینہ ہے جس میں تیاطیں
بیک ہوا اور سب حالات کے طوق و بحر میں مدد کر دیئے جاتے ہیں

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر رکھوایا اور اس پر چڑھ ہے
جب پہلی سٹری پریاؤں رکھا تو فرمایا آئیں۔ پھر دوسری سٹری پر چڑھ ہے تب بھی
آئیں آئیں فرمایا حاضر ہیں اس کی وجہ تو بھی رسول اللہ نے جواب دیا کہ
جب میں نے سر کی پہلی سٹری پریاؤں رکھا تو حیرت میرے سامنے آئے اور کہا کہ
اے محمد جس نے رمضان مبارک میں بھی ایسے گناہوں سے توبہ نہ کی تو خدا کی رحمت
سے اس کو ہنسیہ دوری ہو جائے اس پر میں نے کہا آمین یا پھر میں نے دوسری

سیر ہی پر قدم رکھا تو حُرّیل نے کہا کہ جس شخص کو والدین کی زندگی میں سیر آئی اور اس نے انکی خدمت و اطاعت کر کے حبس ایسا گھر۔ بیا یادہ بھی خدا کرے رحمت الہی سے محروم ہو جائے۔ میں نے کہا آسن۔

عرص یہ ماہ مبارک اللہ تعالیٰ کی سب بڑی نعم ہے جس شخص کو بہ ہنسیہ نصیب ہو خدا کا تکر کرے اور اس ہنسیہ کی برکتوں کو حاصل کرے کی طرف منوجہ ہو جائے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے ۱۲ بیٹے تھے مگر سب سے زیادہ پیارے حضرت یوسف علیہ السلام تھے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کو ماہ ہنسیوں میں رمضان کا ہنسیہ سب سے زیادہ پیارا ہے اور اس میں لوہ کرے سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا کرے سے سب بھائیوں کا گناہ معاف ہو گیا تھا۔

بھائیو است سے مسلمان رمضان کے مسائل سے واقف نہیں ہوتے ہیں اُن کو تباؤ اور سچا لو کہ رمضان کا چاند دیکھنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے جب شعبان کے ۲۹ دن گزر جائیں تو مسلمانوں کو چاہیئے کہ بعد معرب چاند دیکھنے کی کوشش کریں، اگر دکھائی دے تو صبح سے رورہ کہیں اور اگر کسی کو نہ دکھائی دے تو روزہ نہ کہیں۔

چاند نہ ہونے کی صورت میں تیسویں تاریخ کو کسی قسم کا رورہ نہ کہنا چاہو وہ نقلی ہو لہذا رمضان کی قضا ہو، یا بد رکاو، یا کھارہ کا ہوس نہ کروہ ہیں۔

اگر بوجہ گرد و عمار ماہ کے مطلع صاف نہ ہو اور چاند دکھائی نہ دے تو ایک دیدار پر ہر گار، معسر مرد یا دیدار پر ہر گار عورت کی گواہی سے چاند کا ہوا تسلیم کر لیا جائیگا۔ لیکن ایک مرد یا ایک عورت کی گواہی سے رورہ نہ کہنا لازم ہوگا۔ مگر بعد کے

چاند میں یہ بات ہمیں ہے۔ اس میں اگر مطلع یگرگرو عمار یا رپوتو دو ویدارتتی
مرو یا ایک مرد اور دو ویدارتتی عورتیں چاند دیکھنے کی گواہی دس اس وقت چاند
کا ہونا مانا جائے گا۔ ایک مرد کی گواہی یا صرف حار عورتوں کی گواہی کا اعتبار ہو گا
اگر مطلع صاف ہو تو چاہے رمضان کا چاند ہو یا عید کا چاند ہو جب تک
اتنی کثرت سے لوگ ایسا چاند دیکھا بیان نہ کریں کہ قاصی یا معنی کا دل گواہی دے
لگے کہ یہ سب لوگ جھوٹی بات سا کر رہے ہیں کہہ رہے ہیں اس وقت تک کسی کی بات
کا اثر گواہی کا نہیں۔ کیا جائے گا۔ چاند دیکھنے والی عورتیں ہیں ہے کم سے کم
اتنی تعداد ہونی چاہئے کہ اتنے آدمیوں کے جھوٹ والے بیٹہ نہ کسا جائے۔
اگر کسی شخص نے رمضان کا چاند دکھا لکس اس کی گواہی کسی نے قبول
کی تو اس چاند دیکھنے والے پر لازم ہے کہ وہ رورہ سکے۔ اسہی اگر عید کا چاند
صرف ایک ہی شخص نے دیکھا اور اس کی گواہی قبول نہیں کی گئی تب بھی اس پر
لازم ہے کہ رورہ رکھے۔ اگر اس نے رورہ نہ رکھا، لو کفارہ دیا نہیں پڑے گا
صرف قصا لازم آئے گی۔

چاند کے ٹرے جھوٹے ہوئے یا ادیکھا چاہوئے ماہندوں کی دوح وغیرہ
سے بدلنے کا ترغیب میں کچھ اعصار ہیں ہے، اسے ہی چاند دیکھنے کی اجازت
پر یقین کرنا حائر نہیں ہے جب تک کہ خود دیکھے والا اپنی عینی شہادت پیش نہ
کرے، اور اس کی شہادت کو قاضی یا علما مسلم نہ کریں۔

اگر کسی بیک اور ویدارتتی عورتیں رمضان کا چاند دیکھا تو اس پر لازم ہے کہ اسی
رات قاصی یا معنی کے پاس جا کر چاند دیکھنے کی گواہی دے خواہ وہ عورت ہیامرد اور اگر چاند دیکھنے
والا ایسے گاؤں میں ہو جہاں حاکم و قاصی و معنی موجود نہ ہو تو انہی کی مسجد میں جا کر سنا لے سائے
گواہی دینی چاہئے اور مسلمانوں پر واجب ہو گا کہ اس کی بات پر اعتبار کر کے رورہ رکھ لیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیاد دیکھئے لوہ دعا مراتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اِهْلِكْ عَلَيْنَا مَا كَانَتْ وَالْاِيْمَانِ وَالْمَسْلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَقِي وَرُتِكَ اللّٰهُ۔
یعنی الہی اس جیاد کو ہم پر امن اور ایمان اور سلامی اور اسلام کی حالت میں
رکھ (اے جیاد) مرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے۔ میں مسلمانوں کو بھی جیائے کہ وہ
کبھی جیاد دیکھنے کے بعد بھی دعا پڑھا کریں۔

رمضان تہریف کے روزے اسلام کا تیسرا رکن ہیں، اہر مانع عاقل سدر
معیم پراں کا رکھا درص ہے۔ تو تھیں انکی مصرت کا مسکر ہو وہ کا در ہے اور جو بے حد
ترک کرے فاسق بے دین ہے۔

روزہ اللہ کے حکم کی تعمیل کی سب سے صحیح صادق سے لیکر عروب آفتاب
تک کھانے پینے اور عورتوں سے صحبت کرے سے رکھا رہے کو کہتے ہیں۔

روزہ میں قسم کا ہوا ہے ایک فرض دوسرا واجب تیسرا نفل، فرض
روزہ کی بھی دو قسمیں ہیں، ایک کو معس کہتے ہیں، یعنی جس کا وقت مقرر اور مخصوص
ہو، صا رمضان کا روزہ اور دوسرا غیر معس جس کا وقت مقرر نہ ہو جیسے رمضان
کے بھلا کا روزہ۔ ماکفارے کے روزے۔

واجب روزہ بھی دو قسم کا ہے ایک واجب معس جسے کوئی شخص کسی
معررہ تاریخ میں روزہ کی بدرماتے دوسرا واجب غیر معس کہ بغیر کسی خاص دن
کو مقرر کئے روزہ کی سب مالی جائے۔ مگر نفل روزہ ایک ہی قسم کا ہے۔

رمضان کے دنوں میں اگر صرف روزے کی نیت کرے یا روزہ فرض
کی، یا روزہ نفل کی تو سب صورتوں میں روزہ رمضان ہی کا ہوگا اور اگر قصایا
کھارہ کے روزے کی نیت رمضان میں کر لی، تو اگر سنت کرے والا بیمار اور مسافر
ہیں ہے تو وہ دونوں روزے رمضان ہی میں شمار ہوں گے قصا اور کھارہ میں ان کا

تیار نہیں ہوگا۔ اور اگر بیت کرتی والا مسافر یا بیمار ہے تو اس کی نیب کے موافق یہ رورہ قصا یا کفارہ کی طرف سے سمجھا جائے گا۔

رمضاں میں اس کا تیار نہیں ہوگا۔

رمضاں کے میسوں روروں کی بیت الگ الگ ہونی چاہئے تمام مہینہ کی ایک ہی مرتبہ ست کر لینی کافی ہیں ہے رمضاں کے روزے کی بیت سورج چھینے سے بلکہ دوسرے دن کی دوپہر تک ہو سکتی ہے۔ خواہ کسی وقت کر لے۔

بیت کرے کھیلے یہ ضروری ہیں ہے کہ وہ رماں سے ہو ماعنی العاطس ہو بلکہ دل میں نہ ارادہ اور سال کرنا کہ اس رمضاں کا مرض رورہ رکھتا ہو بلکہ کافی سب ہے لکن اگر رماں سے بھی لفظوں میں ست کے العاطس کہہ دے تو یہ رماہ اچھی بات ہے۔

رورہ کا مرض اور دیوانے اور مانع پر واجب نہیں ہے تدرست مکلف مسلمان پر جو مسافر ہو روزوں کا ادا کرنا واجب ہے۔ مسافر اور مرض پر تمام مسافرت اور مرض میں رورہ نہیں ہے لکن اگر کوئی شخص سفر میں اور مرض میں روزہ رکھے اور رورہ کے سب اس کے مرض میں رتی کا اندیشہ نہ ہو یا رورہ سے مسافرت میں کسی خاص تکلیف کا ڈر نہ ہو تو رورہ رکھے سے اس پر کچھ گناہ نہیں ہوگا، لکن بیماری سے تدرست ہو کر اور سفر سے فارغ ہو کر رورہ کی نصاب ادا کرنی ضروری ہوگی

عوروں کو حصہ دلہاس کی حالت میں رورہ رکھا جائے نہیں ہے واجب یکا ہو جائیں تب نصاب ادا کر س۔

اگر کسی بیمار کو رورہ رکھے سے مرض کے ماکسی عصب کے سیکارہ حالے ممرض کے بڑھ جانے کا خوف ہو ماما حالہ یا دودہ یا لے والی عورت کو ایسے یا ایسے بچہ کی

حال کا ڈر ہو تو اسی حالت میں وہ ہرگز ہرگز رورہ نہ رکھے۔ اس عذر کے دور ہوئے کے بعد تصاداً کر دے۔ اور اگر بیمار یا مسافر اس حالت میں مر جائے تو تصاداً حبس ہوگی۔ اور اگر مریض و مسافر کچھ دلوں سدرت رہ کر مر جائے تو امام تدرستی کی مصاصوری ہوگی اور اگر رورے امام تدرستی کے قصاکرے بوجہ اور اگر قصاکرے تعمیر مرگنا اور مدہ دے کی وصیت کر دی تو وراثت کو مست کے تہائی مال میں سے سدرستی کے دلوں کا شمار کر کے ہر رورہ کے بدلے ایک مسکین کو نقد رقمہ کھانا و صاوا حبس ہوگا اور اگر وصیت نہ کی تو وراثت کے دمہ واجب ہیں ہے اور وراثت کو احصا رہے کہ چاہے مدہ دے۔ چاہے نہ دے۔

اسمانی ٹرغایے کی کمزوری میں ہر عورت مرد کو احارب ہے کہ وہ رورہ نہ رکھے۔ اور ہر رورہ کے بدلے مدہ دیدا کرے مدہ نہ ہے کہ ہر رورہ کے بدلے یوے دو سیگنیوں کی مسکین کو دیئے جائیں یا دو وقتہ کی مسکین کو بیٹ بھر کر کھانا کھلایا جائے۔ اور اگر کوئی شخص مجلس ہو اور مدہ نہ دے سکتا ہو تو اس کو استغفار پڑھنی چاہیئے۔ لیکن اگر مدیہ دینے کے بعد کسی شخص کے دل میں روزہ رکھے کی طاقت آجائے تو اس کو روروں کی مصاصا کر فی پڑے گی

سال بھر میں یا بیچ دن اسے ہیں جس میں رورہ رکھا منع ہے۔ ایک سوال کی ایسی ہی عمدہ کے دل۔ دوسرے داخچہ کی دسویں یعنی فقر عمدہ کے دل۔ تیسرے داخچہ کی گیارہویں یعنی فقر عمدہ کے دوسرے دل۔ چوتھے داخچہ کی بارہویں۔ یا بیچوں داخچہ کی تیرہویں یا بیچ کو رورہ رکھا جائے نہیں ہے۔

بھانوا روزہ نہیں ٹوٹے گا اگر بھول کر کچھ کھالیا یا پانی لیا، یا جماع کر لیا یا دھواں یا عمارت کی جو دھو دھو حلق میں چلی گئی یا غسل کیا یا مل ملا یا سر نہ لگا یا ناخوہ کوئی وقت بھی ہو یا پسہ لیا یا دل کو سوتے میں ہمارے کی ضرورت ہو گئی یا بکلی کتنے

کے بعد بھی جو رومی ماتی رہ گئی وہ تھوک کے ساتھ حلق میں چلی گئی ماداتوں میں کوئی
جیرہ نہ تھی اور وہ جسے کے دانے سے چھوٹی تھی خود بخود حلق کے اندر چلی گئی یا رات
کو بہانے کی ضرورت تھی، اور بے بہانے رورہ رکھ لیا، ماکسی کی غیبت کی یا جھوٹ
لولا، یا بکھیے لگائے یا صد گھلوائی، ماحود بخود تھو گئی۔ چاہے وہ کم ہو یا سہ بھر
کر دیا خود قصداً تھے کی۔ اور وہ سہ بھر کے نہ ہوئی، یا مسواک کی، ماحود وہ کسی وقت
ہواں سب صورتوں میں رورہ ہو جائے گا، اور وہ ہنس پڑے گا۔

اگر ان کو بہانے کی حاجت ہوئی تھی اور صبح بے بہانے رورہ رکھ لیا اور
عمل نہ کیا، تو روزہ پوچھ جائے گا لکس الیا ہرگز نہ کرنا چاہیے کیونکہ اول صبح کی
مار مصا ہوئی دوسرے رورہ میں مایاک رہے سے رورہ کر وہ ہو جاتا ہے
رورہ میں جھوٹ اور عمت بہت زیادہ گناہ ہے اور بعد رورہ کے بھی گناہ
ہے، مگر اس سے رورہ ٹوٹا نہیں۔

اور روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اگر کئی کرے میں یا فی حلق کے بیچے اتر گیا، م
کسی نے حرا رورہ نہ دیا مایاری کے سبب کاں ماک میں دو اٹیکائی یا دملع
مائیٹ کے رحم میں دو اٹیکائی، اور دو اٹیکائی یا دملع کے اندر پہنچ گئی مایو ہا ماکس بھر
دعیرہ جو کہ نہ دوا ہو نہ عدا کوئی تھس لگی یا یہ ارادہ سے سہ بھر کے تھے کی، یا صبح
ہو چکی تھی اور اب خیال کر کے کھاتا مایا سورج عروبہ ہیں ہوا تھا۔ لیکن عروب
سجھ کر روزہ اطار کر لیا، یا کسی نے مول کر کچھ کھالیا اور عطلی سے سمجھا کہ میرا رورہ
ٹوٹ گیا اس لئے قصداً گھیر کھالیا یا کسی سوتے ہوئے رورہ دار کے حلق میں یا فی
ڈال دیا گناہ یا کسی سوتی ہوئی رورہ دار عورت، یا یہ عورت سے جماع کر لیا
گناہ یا رمضان کے دنوں میں کھائے پیے جماع کرے سے تو مار رہا، لیکن نہ رورہ
کی نیت کی اور نہ اطار کی تو اس سب صورتوں میں روزہ نہیں ہوگا۔ اور قصداً

آئے گی۔ لیکن کفارہ لازم نہیں آئے گا۔ اللہ جس مردے سو قی ہوئی یا یہوش عورت سے جماع کیا اس مرد پر صا اور کفارہ دو لازم ہوں گے۔

ملاصرت کسی حیر کو چھ کر تھوک دیا کر وہ ہے اور مرد پر ہو لو حائر ہے۔ یہاں یہ عورت اگر کوئی حیر یا کریمہ کو کھلائے تو بغیر کراہت کے حائر ہے۔

اگر کوئی شخص کھانا کھا رہا تھا، یا جماع کر رہا تھا اور اس حالت میں صبح صادق طلوع ہو گئی اور وہ فوراً رک گیا تو اس کا رورہ ہو جائے گا

اگر یہ مسائل میں کالت رورہ قصد کھانا یا یا چاہے عدا ہو یا دوا یا جماع کنا چاہے مرد ہو یا عورت تو قصا اور کفارہ دو لازم ہوں گے۔ لیکن کھائے اس دل کے ایک دن صبا کا رورہ رکھا ہو گا اور کفارہ اس کے علاوہ دیا جائیگا کفارہ۔ ہے کہ ما تو ایک بوڈی یا ایک علام آراو کرے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو یہ دس بے ساٹھ روپے رکھے اور اگر ایک رورہ بھی بیچ میں ماعدہ ہو جائے تو پھر دوا رکھے یا ساٹھ سیکویں کو کھانا کھلائے۔

اگر کسی شخص نے حائل ہو چکا ایک رورہ ٹوڑا تو بھی ایک کفارہ دیا ہو گا اور کئی رورے ٹوڑے ہوا کہ سارے رمضان کے رورے رکھنا گناہ اور حائل ہو چکا تو تڑا گناہ، ہو کفارہ سب کا ایک ہی دیا ہو گا اللہ ایک رورہ کا کفارہ دیے کے بعد دوسرا رورہ توڑے گا تو دوسرا کفارہ دیا جائے گا

حب اطرار کا وقت ہو جائے تو اطرار میں دیر نہ کر لی جائے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دس رات قائم رہے گا۔ حب تک لوگ اطرار میں ساری کرتے رہیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وقت ہو جانے کے بعد اطرار میں جلدی کرے دالوں کو اللہ دوست رکھتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سے پہلے اطرار کیا کرتے تھے۔

سحری آخر دم کھانی چاہئے، جو لوگ سحری نہیں کھاتے، وہ سست کو ترک کرتے ہیں، یا جو لوگ سحری کئی گھنٹہ پہلے کھالیتے ہیں وہ بھی ٹھیک نہیں کرتے ہیں حقیقی افطار میں حلدی کرنی چاہئے تھی ہی سحری میں دیر کرنی چاہئے۔ مگر اتنی دیر بھی نہ ہو کہ صبح صادق ہو جائے اور ہم کھاتے رہیں۔ رسول اللہؐ سے فرمایا ہے کہ افطار میں حلدی کرنا اور سحری میں دیر کرنا اور سواک کرنا یمیروں کی حویوں میں سے ہے

بھائیو! ضروری مسائل کو اچھی طرح سمجھ لو، اور اس ریوری توجہ سے عمل کرو اللہ تم کو اس ماہ مبارک کی رکعتوں سے مالا مال فرمائے۔

یہاں تک تو میرے مضامین تھے جو رمضان شریف کے خطبوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ اب ان کے معنی اعظم صاحب مولانا محمد الرحیم صاحب دہلوی کا رسالہ درج کھاتا ہے۔ یہ رسالہ پہلے کبھی شائع نہیں ہوا قلمی لکھا ہوا مولانا مے عات فرمایا اس کی زبان سب سے سادہ اور عام فہم ہے اس واسطے سے اس رسالہ کی عبارت میں کسی قسم کی کمی جتنی ہیں کی حسادہ تھا ویسا ہی اس کو لکھنے اور چھپنے کو دیدیا امید ہے کہ ناظرین کو میرے خطبوں اور مولانا کے اس رسالہ سے روزہ کے تمام احکام و مسائل معلوم ہو جائیں گے اور اس واسطے میں نے اس سال کا نام روزہ کے سب احکام و مسائل رکھا ہے

حسن نظای

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي اعظم على عباده المنه واحل الصوم حصلاً وليلاً
 واحداً وتم لهم الواجب والصلوة على سيدنا وسيدنا محمد وآله
 وممهل لسنه وعلى الله وصحبه وسلم تسليماً ما كتبت
 ابا بعد عمير بقصر محمد بن عبد الرحيم ان مولانا مولوی مفتی حکم محمد عبد الکریم العارفی
 اجمعی الدہلوی جمیع اہل اسلام کی حدیث میں عرض بردار ہے کہ ارکان اسلام
 میں روزہ ایک ایسی اترت و اعلیٰ عبادت ہے کہ جس کے احکام و ثواب کا کوئی
 اندازہ و حساب نہیں اس لئے کہ صائیں کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اعمالونی
 الصائرون احرهم لعیو حساب اور روزہ بھی صر ہے یہ حدیث میں
 ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر کئی کا ثواب دس حصوں سے سات حصوں تک ہو
 مگر روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ ہوگی یا میں اس کا بدلہ دوں گا
 سدہ میرے لئے ایسی حوائج نفس اور کھائے پیئے کو چھوڑتا ہے۔ اور موجب احادیث
 صحیح کے روزہ نصف صر ہے اور صر نصف اماں ہے تو روزہ ربع ایماں ہوا
 اور آیت کلوا و استروا ہیثمنا ما اسلعتکم فی الايام الحالیہ
 کی تفسیر میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ ایام صیام ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کے واسطے کھانا
 میا جیوڑا تھا اور فلا تعلم نفس ما احییٰ لہم من فضلہ اعیس جیوا کما کانوا یعلمون
 کی تفسیر میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ عمل اُن کا روزہ تھا جس میں اللہ تعالیٰ کے واسطے
 کھانا میا جیوڑا تھا اور اس سے زیادہ فہلت روزہ کی کیا ہوگی کہ روزہ داروں

روزہ کے اجر و ثواب

کو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا وعدہ دیا گیا ہے حدیث صحیح میں ہے کہ رورہ دار کے لئے دو جوتیاں ہیں ایک جوتی انطار کے وقت اور ایک جوتی ایسے رورہ دار کی ملاقات کے وقت اور حدیث صحیح میں ہے کہ رورہ دار کے مسہ کی بوالہ تعالیٰ کے سر کو یک شکر کی جوتی سے بہتر ہے اور حدیث میں ہے کہ ہر چیز کا رورہ ہے اور عبادت کا رورہ رورہ ہے اور حدیث میں ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ روزہ دار کی سبب اپنے مقربوں سے مرمانہ ہے کہ دیکھو میرے سدہ کو اس نے میرے لئے کس طرح ایسی خواہش و لذت اور کھانے پینے کو چھوڑ دیا ہے اور حدیث میں ہے کہ روزہ اور قرآن تشریف دو نو ہندہ کی سعادت کر سگے رورہ کہیگا اسے رورہ دار میں سے اس کو دس کے کھائے پینے اور نص کی خواہش سے روکا تھا میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما قرآن کہیگا کہ اے رورہ دار میں نے اس کو رات کے سوئے سے مار رکھا تھا میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما پھر دلوں کی شفاعت قبول ہوگی۔ غرض کہ رورہ دار کو اللہ تعالیٰ وہم و گماں اور ابدارہ اور حساب سے زیادہ اجر و ثواب میں نص ملا و ساطت ملا نہ عطا فرمایا گیا اور اس لئے کہ گو تمام عبادتیں اللہ تعالیٰ کے ہی واسطے ہیں مگر رورہ اعمال باطنی سے ہے اور محض صبر کے ساتھ حاصل اسی کی ذات یا ک کی طرف منسوب ہے اور اس کی ذات یا ک کے سوا اور کسی کو اس کی حروف علم نہیں ہوتا ماتی اور عبادتیں خواہ مار ہو یا رکواۃ یا صدقات و حیرات ہوں سے اور لوگ بھی واقف ہوتے اور دیکھتے ہیں دوسرے یہ کہ کھائے پینے اور تنہوات لسانی پورا کرے سے نص و شیطان کو تقوت ہوتی ہے اور ب سے زیادہ دہش سال کا اس کا نص اور شیطان ہے وہ رورہ سے تقویٰ ہوتے ہیں بلکہ تمام قوائے نصیبہ سکس اور مصلح ہو جاتے ہیں اور ان کے مقہور و سکس ہونے سے قوائے تلیکس قوی ہو جاتے ہیں اور تہہ الملائکہ اور عصاات ملکی پیدا ہو جاتے ہیں اس وقت سدہ گما ہوں سے محفوظ رہتا ہے اس لئے رورہ کو گما ہوں کی سیر اور وار

عماد کا رہنا گیا ہے اور یہی اصل معصود رورہ کا ہے کہ جو اہانت نفس کو روکنے سے قوائے تہوانی و ہیمی و شبطانی سے منکسر و مصلح ہو جائیں اور تخلق خلق میں اخلق اللہ اور اقتدار اور تشید الملائکہ پیدا ہو کیونکہ جب تک آدمی نفس اور جو اہانت نفس کا تابع ہے وہ حاوروں سے بھی بدتر اور اسفل السافلین میں گر جاتا ہے اور جب اہانت نفس کو روکا ہے تو اعلیٰ علیین اور ملائکہ مقرر میں ایک بیچ جاتا ہے۔

قطعہ

و لعمریہ تاویل آدمی را در ہر طرفہ مخموسب از سر سرستہ در حوااں،
گر گدیل اس سود کم از اس در کس قصد آں سود نہ اراں
اسی سائر رورہ صرف اسی کا نام ہیں ہے کہ آدمی محض کھائے پیے اور جو رلوں کے پاس
جائے سے مار رہے بلکہ کامل رورہ ہے کہ تمام اعمال در بلہ اور اقوال ذمیمہ اور
خصائل حسیہ اور اخلاق دوسے بار رہے مثلاً آنکھ سے حس حیروں کا دیکھنا و موم و مکروہ
ہے ان کے دیکھنے سے نظر کو روکے یہ آنکھ کا رورہ ہے۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
لے المطرۃ مہم مسموم من سہام ابلیس لعنة اللہ من ترکہا حوائف
من اللہ اتاہ اللہ عروحل ایما یا یجد حلاوتہ فی حلقہ اور فرمایا آنحضرت صلعم نے جس
یعطون الصائم الکدۃ العینۃ والیمۃ والیمین الکادۃ والمطر تھو دوسرے رہا
کویدیاں اور لایسی کلام اور حوٹ اور عیت اور محنت اور لڑائی آنحضرت و غیرہ سے روکے
اور ذکر الہی اور تلاوت قرآن مجید میں مشغول رہے۔ رہاں کا رورہ ہے فرمایا آنحضرت
صلعم نے والصیام حمتہ واداکاں یوم صوم احد کم فلا یرت ولا یصوم
سارہ احد اوقاتہ فلیعل فی امر صائم اور حدیث میں ہے کہ راہ حضرت رسول
کرم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں دو عورتوں نے رورہ رکھا مگر احد دن انکو ٹھوک پیاس
کی سخت تکلیف ہوئی اور قرب ہلاکت ہو گئیں انہوں نے کسی کو حضور سرور عالم صلعم کی

خدمتِ اقدس میں بھیج کر اہارت رورہ کے اطہار کی جاہی حساب سرور عالم صلعم نے اُس کے ماس ایک یا لہ بھیجا کہ تم دو لوے جو کچھ کھا ماسے اُس کو اس میں تے کروا ہوں جس مارہ اور گوست کے چوڑے چوڑے ٹکڑوں کی تے کی ادھا ایک عورت کی تے سے اور آدھا دوسری عورت کی تے سے اس طرح سارا سالہ بھر گیا لوگوں کو یہ دیکھ کر تعجب ہوا حساب سرور عالم صلعم نے فرمایا کہ اس دو لوں عورتوں سے پاک اور حلال کھالو سے مار کر پور روزہ رکھا اور جس حیر کو اللہ تعالیٰ نے حرام کتا تھا اس سے اطہار کیا نہی اس دو لوے ماہم بھیج کر لوگوں کی عست کی یہ اُنھیں کا گوشت ہے خواہوں نے کھایا۔ اور دو تھنوں سے حساب سرور عالم صلعم کے پیچھے مار طہر و عصر پڑھی اور وہ دو لوں رورہ سے تھے حب آنحضرت صلعم مار پڑھ چکے تو اس دو لوں سے فرمایا کہ تم دو لو بھر وضو کرو اور مار پڑھو اور اس روزہ کو پورا کر کے اس کے بدلہ دوسرا روزہ رکھو اس دو لوں عرص کا کہ یکس وجہ سے لیا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ تم دو لوں نے فلاں شخص کی عیبت کی تیرے کالوں کو اس باتوں کے سنے سے جھکا کہنا حرام و ما حائز ہے روکے یا یہ کال کا روزہ ہے یعنی جھوٹ و عیبت کا جس طرح کہنا حرام ہے انکو کال لگاں لگا کر سنا بھی حرام ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ حرام کے کھایو الوں اور جھوٹ کے سنے والوں کو دو دو کو را فرماتا ہے سماعوں للکذب اکالوں للسمیۃ اور لولا یہاں عالم الوابیوں والا حار عی قولہم لا تموا کلہم السمیۃ اور فرمایا آنحضرت صلعم نے المعتاد المستقع ستریکان ۷ الا ستر اسی طرح ماہ یاؤں تمام اعضاء حوائج کو ماحار اور مذہوم انعال سے مار کھے اور روزہ اطہار کرے کے بعد تہہ کے کھانے سے یکے سارا دن حلال کھاتوں سے بدر بہا اور تمام کو حرام با تہہ کا کھا ماکھا ماست راس ہے اور پھر روزہ کھول کر حلال

سبح ہے اللہ تعالیٰ کا فرماں والا تحسبوا لا یحب بعضکم بعضا یحذرکم باحی لحمہ متباکر ۷

کھائے بھی وہ بپٹ بھر کر نہ کھائے خصوصاً عمدہ عمدہ لہو کھائے تاکہ صلی مقصود رورہ کا کھانا اور مصالحات و لذات لیسائیہ ہے وہ موت نہ ہوا جس طرح ہر عادت ادا کرنے کے بعد ہر شخص کو نہ فکر و اضطراب ہوا جیسے کہ انا یہ ہمارے توئی میوئی عبادت حضرت حق جل جلالہ کی بارگاہ میں مول ہوئی یا ہمیں اسی طرح رورہ افطار کرنے کے بعد رورہ دار کی حالت بھی مضطرب اور معلق ہیں انکوف و الرجا ہوئی جیسے کہ ایسا یہ ہمارا رورہ جناب باری عزائتم میں مقول ہوا مامرد و داں مسائی ماضی کے ہر رورہ دار کو احتیاط کو ساتھ پابندی ضروری ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کو کسی کے سوا کے مایہ رہے کی ضرورت نہیں فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میں بعد ید ع قول الرورہ العمل نہ فلیست حاجۃ فی ان ید ع طعامہ شترامہ اور مایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھر میں صائم ٹلیس میں صیامہ کالطباء و کھر میں قائم میں قیامہ یعنی رورہ واجب جھوٹ عیت ہتیاں اور محبت اور لالعی کلام اور لابی و سماہی اور جھگڑہ و لڑائی وغیرہ سے رورہ میں برہر ہیں کرنا تو بھر ہو کا یا سارہ ہے کے پور کچھ ٹو پ اس کو نہیں ملتا۔ حضرات آپ اں ماتوں سے بچو اور مارا دن کی لہو ک یاس اور محبت اور متفق کو اں ری ماتوں سے صلیع مت کرو ملک سوار و رورہ کے دلوں کے اور دلوں میں بھی اں سگاہوں سے خصوصاً رہاں کے لگا ہوں سے مس جو زیادہ تر ہاں کے ہی لگا ہوں سے آدمی دورج میں ڈالا حات سے حدیب میں ہے دھل یکسلا لاس فی العار علی معاخرم الا حصائل الستہم اور حدیث میں ہے ان اکثر خطایا اس آدمی فی اللسان رورہ کار مار حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر پچھلے امیا علیہم السلام کی امتوں یہ بھی مرض تھا مثلاً حضرت آدمؑ پر ایام مص یعنی ہر مہینہ کی ترہویں چودویں بدر ہوں کے رورہ مرض تھے۔ یہودیوں پر عشرہ محرم کا رورہ اور ہر مہینہ کے دن کا رورہ مرض تھا عساری پر مہماں کے رورہ مرض تھے مگر اہوں نے بوجہ سخت سردی

یا سخت گرمی کے بدل کر بیچ لپی موسم ہمارے مقرر کر لئے اور اس تعمیر کی وجہ سے میں رورہ
 بطور کفارہ زیادہ کر کے کھائے تیس کے یکساں کر لئے۔ اسلام میں رمضان کا رورہ
 ارہامہ تعالیٰ سہ ہجری میں حیرت سے ڈیڑھ برس بعد آنے لگا۔ علیکم الصلیاء کما
 کنت علی الدین میں قلم لکھ سے مرض کما گیا حضرت سلمان فارسی سے مروی
 ہے کہ تعالیٰ کے احیر دل حباب سرور عالم صلعم نے ہیر حطیہ پڑھا کہ اسے لوگوں تک بڑا
 ہنسہ تیرا مادہ مارک ہنسہ ہے وہ اس ہنسہ ہے جس تک ات ہر ہنسوں سے
 شتر ہے اللہ تعالیٰ نے اس ہنسہ کے رورہ ہم پر مرض کئے اور ان کی راتوں کی
 عبادت لعل کی جو کوئی اس ہنسہ میں کوئی تک کام نعل کرے تو اس کا ثواب اس
 ہے جسے اور دلوں میں مرض ادا کرے گا اور اس ہنسہ میں مرض کے ادا کرے گا اتنا
 ثواب ہے جیسے اور دلوں کے شتر مرض ادا کرے گا۔ ہنسہ صبر کا ہے اور صبر کا ثواب
 حیرت ہے اور یہ ہنسہ عجمی و سلاوی کا ہے۔ وہ ہنسہ ہے کہ جس میں مدہ ہوس
 کے ررق میں رکرت دیکھائی ہے تو شخص اس ہنسہ میں رورہ دار کا رورہ کھلوانے لپی
 کھا ماکھلوانے اس کے گاہ معاف ہو جائے ہیں اور وہ دورح سے آزاد ہو جاتا ہے
 اور اس رورہ کھلوانے والے کے لئے اس ہی اجر ہوتا ہے جتنا اور رورہ رکھے والے
 کھلے ہے نصراں کے کہ رورہ رکھے والے کے اجر سے کچھ کم ہو جاتا ہے کرامت سے مرض کیا
 کہ رسول اللہ ہم سکوا ہی وسعت ہیں ہے کہ رورہ دار کو انظار رکھا ماکھلوا دیں تو
 آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو دے گا جو رورہ دار کا رورہ
 ایک دودھ کے گھوٹ پر یا کھجور پر یا یانی کے ترے پر کھلوانے اور جو رورہ دار کو

نصرت علی رمضان المبارک

صلعم صاب میں لفظ سواہ ہے محبوب اللعاب میں ہے سواہ ل لالی عجمی کی گردن لعلی قاری ۲
 مرقا میں لکھے ہیں کہ اسے ان معاس میں اسلاموں کو ایک وہم کر لیا مراد ہے سرسکواہ میں
 ہے کہ اس حد میں نام افراد سالی رعلی انھوں میں نمراد اور سواہ روح دوا میں کرے کی ہنسہ ہے، اسے

یٹ پھر رکھا ماکھلاوئے کا واللہ تعالیٰ اُس کو سری حوص میں سے وہ یا بی پلائے گا کہ پھر یہ اس نہ لگسگی ہما سا کہ داخلِ حمت ہو اور نہ وہ ہمہ ہے کہ جس کے اول میں رحمت ہے اور اُس کے اوسط میں معصرت ہے اور اُس کے آخر میں دورِ ح سے آرا دی ہے جو اس ہمہ میں ایسی نموک بھی لوٹدی علام سے ہلکا کام لے اللہ تعالیٰ اس کو تختہ سا ہے اور دورِ ح سے آرا دفرما ہے۔ اور فرمایا آنکھ صلم لے کہ حبِ رخصاں آتا ہے تو آسماں کے دروارہ کھول دئے جاتے ہیں اور ایک روات میں ہے کہ حب کے دروارہ کھول دئے جاتے ہیں اور دورِ ح کے دروازے سد کر دیئے جاتے ہیں اور تیا طلس فید کر دئے جاتے ہیں اور فرمایا آنکھ صلم لے کہ حمت میں آٹھ دروارے ہیں ایک دروارہ اُن میں سے ماب الہیاں ہے اس میں دورہ دار ہی داخل ہوں گے اور فرمایا آنکھ صلم لے کہ جس لے اماں اور طلبِ تواب کے لئے رخصاں کے رورے رکھے اُس کے اگلے گناہ معاف ہو جائے ہیں اور جو رخصاں کی راتوں میں اماں اور طلبِ تواب کے لئے عبادتِ الہی میں کھڑا رہا اس کے اگلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو توبہ در کہ اماں و طلبِ تواب کے لئے عبادتِ الہی میں کھڑا رہا اس کے اگلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور فرمایا آنکھ صلم لے کہ نہ رخصاں کا ہمہ حتم پرا تا ہے اس لیے کہ اس میں ایک رات ہر اہمہوں سے بہتر ہے اور فرمایا آنکھ صلم لے کہ حمت آراستہ کیجاتی ہے رخصاں کے لئے شروع رس سے دوسرے رس تک اور جب پہلی رخصاں کی ہوئی ہے تو عرس کے بیچ حمت کے بتوں سے ہو اور دوں چلتی ہے پھر وہ کہتی ہیں کہ اسے یہ درکار ہو کہ ایسے ایسے بندوں کی یو یاں کرے کہ اس سے ہما ہی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور اکی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں اور فرمایا آنکھ صلم لے کہ رخصاں کی آسیرات میں میری امت کی معصرت کی جاتی ہے صحابہؓ سے عرصہ کہہ کہ گناہ رات لیلۃ القدر سے

تو فرمایا کہ ہمیں لیکن جب مرد و - ایسا کام کر چکا ہے تو پوری مرد وری دی جاتی ہے۔ لغت میں صوم کے معنی مطلقاً کھانے پینے مابیت سے رکاوٹ سے اور مرد رہے کے ہیں۔ اور سرعاً مسلمان کو مرد ہو یا عورت اور عورت ہو تو ہمیں لغاس سے پاک صاف ہو صبح صادق سے عروب آفتاب تک کھائے پیئے اور صاع کو بیت ثواب رکا رہا اور سدر بہا ہے۔ رورہ کے شرائط میں قسم کے ہیں ایک تو شرائط صحت ادا کے ہیں کہ ایسے رورہ کا صحیح ہو یا موقوف ہے وہ دو ہیں ^۱ ^۲ ^۳ ^۴ ^۵ ^۶ ^۷ ^۸ ^۹ ^{۱۰} ^{۱۱} ^{۱۲} ^{۱۳} ^{۱۴} ^{۱۵} ^{۱۶} ^{۱۷} ^{۱۸} ^{۱۹} ^{۲۰} ^{۲۱} ^{۲۲} ^{۲۳} ^{۲۴} ^{۲۵} ^{۲۶} ^{۲۷} ^{۲۸} ^{۲۹} ^{۳۰} ^{۳۱} ^{۳۲} ^{۳۳} ^{۳۴} ^{۳۵} ^{۳۶} ^{۳۷} ^{۳۸} ^{۳۹} ^{۴۰} ^{۴۱} ^{۴۲} ^{۴۳} ^{۴۴} ^{۴۵} ^{۴۶} ^{۴۷} ^{۴۸} ^{۴۹} ^{۵۰} ^{۵۱} ^{۵۲} ^{۵۳} ^{۵۴} ^{۵۵} ^{۵۶} ^{۵۷} ^{۵۸} ^{۵۹} ^{۶۰} ^{۶۱} ^{۶۲} ^{۶۳} ^{۶۴} ^{۶۵} ^{۶۶} ^{۶۷} ^{۶۸} ^{۶۹} ^{۷۰} ^{۷۱} ^{۷۲} ^{۷۳} ^{۷۴} ^{۷۵} ^{۷۶} ^{۷۷} ^{۷۸} ^{۷۹} ^{۸۰} ^{۸۱} ^{۸۲} ^{۸۳} ^{۸۴} ^{۸۵} ^{۸۶} ^{۸۷} ^{۸۸} ^{۸۹} ^{۹۰} ^{۹۱} ^{۹۲} ^{۹۳} ^{۹۴} ^{۹۵} ^{۹۶} ^{۹۷} ^{۹۸} ^{۹۹} ^{۱۰۰} ^{۱۰۱} ^{۱۰۲} ^{۱۰۳} ^{۱۰۴} ^{۱۰۵} ^{۱۰۶} ^{۱۰۷} ^{۱۰۸} ^{۱۰۹} ^{۱۱۰} ^{۱۱۱} ^{۱۱۲} ^{۱۱۳} ^{۱۱۴} ^{۱۱۵} ^{۱۱۶} ^{۱۱۷} ^{۱۱۸} ^{۱۱۹} ^{۱۲۰} ^{۱۲۱} ^{۱۲۲} ^{۱۲۳} ^{۱۲۴} ^{۱۲۵} ^{۱۲۶} ^{۱۲۷} ^{۱۲۸} ^{۱۲۹} ^{۱۳۰} ^{۱۳۱} ^{۱۳۲} ^{۱۳۳} ^{۱۳۴} ^{۱۳۵} ^{۱۳۶} ^{۱۳۷} ^{۱۳۸} ^{۱۳۹} ^{۱۴۰} ^{۱۴۱} ^{۱۴۲} ^{۱۴۳} ^{۱۴۴} ^{۱۴۵} ^{۱۴۶} ^{۱۴۷} ^{۱۴۸} ^{۱۴۹} ^{۱۵۰} ^{۱۵۱} ^{۱۵۲} ^{۱۵۳} ^{۱۵۴} ^{۱۵۵} ^{۱۵۶} ^{۱۵۷} ^{۱۵۸} ^{۱۵۹} ^{۱۶۰} ^{۱۶۱} ^{۱۶۲} ^{۱۶۳} ^{۱۶۴} ^{۱۶۵} ^{۱۶۶} ^{۱۶۷} ^{۱۶۸} ^{۱۶۹} ^{۱۷۰} ^{۱۷۱} ^{۱۷۲} ^{۱۷۳} ^{۱۷۴} ^{۱۷۵} ^{۱۷۶} ^{۱۷۷} ^{۱۷۸} ^{۱۷۹} ^{۱۸۰} ^{۱۸۱} ^{۱۸۲} ^{۱۸۳} ^{۱۸۴} ^{۱۸۵} ^{۱۸۶} ^{۱۸۷} ^{۱۸۸} ^{۱۸۹} ^{۱۹۰} ^{۱۹۱} ^{۱۹۲} ^{۱۹۳} ^{۱۹۴} ^{۱۹۵} ^{۱۹۶} ^{۱۹۷} ^{۱۹۸} ^{۱۹۹} ^{۲۰۰} ^{۲۰۱} ^{۲۰۲} ^{۲۰۳} ^{۲۰۴} ^{۲۰۵} ^{۲۰۶} ^{۲۰۷} ^{۲۰۸} ^{۲۰۹} ^{۲۱۰} ^{۲۱۱} ^{۲۱۲} ^{۲۱۳} ^{۲۱۴} ^{۲۱۵} ^{۲۱۶} ^{۲۱۷} ^{۲۱۸} ^{۲۱۹} ^{۲۲۰} ^{۲۲۱} ^{۲۲۲} ^{۲۲۳} ^{۲۲۴} ^{۲۲۵} ^{۲۲۶} ^{۲۲۷} ^{۲۲۸} ^{۲۲۹} ^{۲۳۰} ^{۲۳۱} ^{۲۳۲} ^{۲۳۳} ^{۲۳۴} ^{۲۳۵} ^{۲۳۶} ^{۲۳۷} ^{۲۳۸} ^{۲۳۹} ^{۲۴۰} ^{۲۴۱} ^{۲۴۲} ^{۲۴۳} ^{۲۴۴} ^{۲۴۵} ^{۲۴۶} ^{۲۴۷} ^{۲۴۸} ^{۲۴۹} ^{۲۵۰} ^{۲۵۱} ^{۲۵۲} ^{۲۵۳} ^{۲۵۴} ^{۲۵۵} ^{۲۵۶} ^{۲۵۷} ^{۲۵۸} ^{۲۵۹} ^{۲۶۰} ^{۲۶۱} ^{۲۶۲} ^{۲۶۳} ^{۲۶۴} ^{۲۶۵} ^{۲۶۶} ^{۲۶۷} ^{۲۶۸} ^{۲۶۹} ^{۲۷۰} ^{۲۷۱} ^{۲۷۲} ^{۲۷۳} ^{۲۷۴} ^{۲۷۵} ^{۲۷۶} ^{۲۷۷} ^{۲۷۸} ^{۲۷۹} ^{۲۸۰} ^{۲۸۱} ^{۲۸۲} ^{۲۸۳} ^{۲۸۴} ^{۲۸۵} ^{۲۸۶} ^{۲۸۷} ^{۲۸۸} ^{۲۸۹} ^{۲۹۰} ^{۲۹۱} ^{۲۹۲} ^{۲۹۳} ^{۲۹۴} ^{۲۹۵} ^{۲۹۶} ^{۲۹۷} ^{۲۹۸} ^{۲۹۹} ^{۳۰۰} ^{۳۰۱} ^{۳۰۲} ^{۳۰۳} ^{۳۰۴} ^{۳۰۵} ^{۳۰۶} ^{۳۰۷} ^{۳۰۸} ^{۳۰۹} ^{۳۱۰} ^{۳۱۱} ^{۳۱۲} ^{۳۱۳} ^{۳۱۴} ^{۳۱۵} ^{۳۱۶} ^{۳۱۷} ^{۳۱۸} ^{۳۱۹} ^{۳۲۰} ^{۳۲۱} ^{۳۲۲} ^{۳۲۳} ^{۳۲۴} ^{۳۲۵} ^{۳۲۶} ^{۳۲۷} ^{۳۲۸} ^{۳۲۹} ^{۳۳۰} ^{۳۳۱} ^{۳۳۲} ^{۳۳۳} ^{۳۳۴} ^{۳۳۵} ^{۳۳۶} ^{۳۳۷} ^{۳۳۸} ^{۳۳۹} ^{۳۴۰} ^{۳۴۱} ^{۳۴۲} ^{۳۴۳} ^{۳۴۴} ^{۳۴۵} ^{۳۴۶} ^{۳۴۷} ^{۳۴۸} ^{۳۴۹} ^{۳۵۰} ^{۳۵۱} ^{۳۵۲} ^{۳۵۳} ^{۳۵۴} ^{۳۵۵} ^{۳۵۶} ^{۳۵۷} ^{۳۵۸} ^{۳۵۹} ^{۳۶۰} ^{۳۶۱} ^{۳۶۲} ^{۳۶۳} ^{۳۶۴} ^{۳۶۵} ^{۳۶۶} ^{۳۶۷} ^{۳۶۸} ^{۳۶۹} ^{۳۷۰} ^{۳۷۱} ^{۳۷۲} ^{۳۷۳} ^{۳۷۴} ^{۳۷۵} ^{۳۷۶} ^{۳۷۷} ^{۳۷۸} ^{۳۷۹} ^{۳۸۰} ^{۳۸۱} ^{۳۸۲} ^{۳۸۳} ^{۳۸۴} ^{۳۸۵} ^{۳۸۶} ^{۳۸۷} ^{۳۸۸} ^{۳۸۹} ^{۳۹۰} ^{۳۹۱} ^{۳۹۲} ^{۳۹۳} ^{۳۹۴} ^{۳۹۵} ^{۳۹۶} ^{۳۹۷} ^{۳۹۸} ^{۳۹۹} ^{۴۰۰} ^{۴۰۱} ^{۴۰۲} ^{۴۰۳} ^{۴۰۴} ^{۴۰۵} ^{۴۰۶} ^{۴۰۷} ^{۴۰۸} ^{۴۰۹} ^{۴۱۰} ^{۴۱۱} ^{۴۱۲} ^{۴۱۳} ^{۴۱۴} ^{۴۱۵} ^{۴۱۶} ^{۴۱۷} ^{۴۱۸} ^{۴۱۹} ^{۴۲۰} ^{۴۲۱} ^{۴۲۲} ^{۴۲۳} ^{۴۲۴} ^{۴۲۵} ^{۴۲۶} ^{۴۲۷} ^{۴۲۸} ^{۴۲۹} ^{۴۳۰} ^{۴۳۱} ^{۴۳۲} ^{۴۳۳} ^{۴۳۴} ^{۴۳۵} ^{۴۳۶} ^{۴۳۷} ^{۴۳۸} ^{۴۳۹} ^{۴۴۰} ^{۴۴۱} ^{۴۴۲} ^{۴۴۳} ^{۴۴۴} ^{۴۴۵} ^{۴۴۶} ^{۴۴۷} ^{۴۴۸} ^{۴۴۹} ^{۴۵۰} ^{۴۵۱} ^{۴۵۲} ^{۴۵۳} ^{۴۵۴} ^{۴۵۵} ^{۴۵۶} ^{۴۵۷} ^{۴۵۸} ^{۴۵۹} ^{۴۶۰} ^{۴۶۱} ^{۴۶۲} ^{۴۶۳} ^{۴۶۴} ^{۴۶۵} ^{۴۶۶} ^{۴۶۷} ^{۴۶۸} ^{۴۶۹} ^{۴۷۰} ^{۴۷۱} ^{۴۷۲} ^{۴۷۳} ^{۴۷۴} ^{۴۷۵} ^{۴۷۶} ^{۴۷۷} ^{۴۷۸} ^{۴۷۹} ^{۴۸۰} ^{۴۸۱} ^{۴۸۲} ^{۴۸۳} ^{۴۸۴} ^{۴۸۵} ^{۴۸۶} ^{۴۸۷} ^{۴۸۸} ^{۴۸۹} ^{۴۹۰} ^{۴۹۱} ^{۴۹۲} ^{۴۹۳} ^{۴۹۴} ^{۴۹۵} ^{۴۹۶} ^{۴۹۷} ^{۴۹۸} ^{۴۹۹} ^{۵۰۰} ^{۵۰۱} ^{۵۰۲} ^{۵۰۳} ^{۵۰۴} ^{۵۰۵} ^{۵۰۶} ^{۵۰۷} ^{۵۰۸} ^{۵۰۹} ^{۵۱۰} ^{۵۱۱} ^{۵۱۲} ^{۵۱۳} ^{۵۱۴} ^{۵۱۵} ^{۵۱۶} ^{۵۱۷} ^{۵۱۸} ^{۵۱۹} ^{۵۲۰} ^{۵۲۱} ^{۵۲۲} ^{۵۲۳} ^{۵۲۴} ^{۵۲۵} ^{۵۲۶} ^{۵۲۷} ^{۵۲۸} ^{۵۲۹} ^{۵۳۰} ^{۵۳۱} ^{۵۳۲} ^{۵۳۳} ^{۵۳۴} ^{۵۳۵} ^{۵۳۶} ^{۵۳۷} ^{۵۳۸} ^{۵۳۹} ^{۵۴۰} ^{۵۴۱} ^{۵۴۲} ^{۵۴۳} ^{۵۴۴} ^{۵۴۵} ^{۵۴۶} ^{۵۴۷} ^{۵۴۸} ^{۵۴۹} ^{۵۵۰} ^{۵۵۱} ^{۵۵۲} ^{۵۵۳} ^{۵۵۴} ^{۵۵۵} ^{۵۵۶} ^{۵۵۷} ^{۵۵۸} ^{۵۵۹} ^{۵۶۰} ^{۵۶۱} ^{۵۶۲} ^{۵۶۳} ^{۵۶۴} ^{۵۶۵} ^{۵۶۶} ^{۵۶۷} ^{۵۶۸} ^{۵۶۹} ^{۵۷۰} ^{۵۷۱} ^{۵۷۲} ^{۵۷۳} ^{۵۷۴} ^{۵۷۵} ^{۵۷۶} ^{۵۷۷} ^{۵۷۸} ^{۵۷۹} ^{۵۸۰} ^{۵۸۱} ^{۵۸۲} ^{۵۸۳} ^{۵۸۴} ^{۵۸۵} ^{۵۸۶} ^{۵۸۷} ^{۵۸۸} ^{۵۸۹} ^{۵۹۰} ^{۵۹۱} ^{۵۹۲} ^{۵۹۳} ^{۵۹۴} ^{۵۹۵} ^{۵۹۶} ^{۵۹۷} ^{۵۹۸} ^{۵۹۹} ^{۶۰۰} ^{۶۰۱} ^{۶۰۲} ^{۶۰۳} ^{۶۰۴} ^{۶۰۵} ^{۶۰۶} ^{۶۰۷} ^{۶۰۸} ^{۶۰۹} ^{۶۱۰} ^{۶۱۱} ^{۶۱۲} ^{۶۱۳} ^{۶۱۴} ^{۶۱۵} ^{۶۱۶} ^{۶۱۷} ^{۶۱۸} ^{۶۱۹} ^{۶۲۰} ^{۶۲۱} ^{۶۲۲} ^{۶۲۳} ^{۶۲۴} ^{۶۲۵} ^{۶۲۶} ^{۶۲۷} ^{۶۲۸} ^{۶۲۹} ^{۶۳۰} ^{۶۳۱} ^{۶۳۲} ^{۶۳۳} ^{۶۳۴} ^{۶۳۵} ^{۶۳۶} ^{۶۳۷} ^{۶۳۸} ^{۶۳۹} ^{۶۴۰} ^{۶۴۱} ^{۶۴۲} ^{۶۴۳} ^{۶۴۴} ^{۶۴۵} ^{۶۴۶} ^{۶۴۷} ^{۶۴۸} ^{۶۴۹} ^{۶۵۰} ^{۶۵۱} ^{۶۵۲} ^{۶۵۳} ^{۶۵۴} ^{۶۵۵} ^{۶۵۶} ^{۶۵۷} ^{۶۵۸} ^{۶۵۹} ^{۶۶۰} ^{۶۶۱} ^{۶۶۲} ^{۶۶۳} ^{۶۶۴} ^{۶۶۵} ^{۶۶۶} ^{۶۶۷} ^{۶۶۸} ^{۶۶۹} ^{۶۷۰} ^{۶۷۱} ^{۶۷۲} ^{۶۷۳} ^{۶۷۴} ^{۶۷۵} ^{۶۷۶} ^{۶۷۷} ^{۶۷۸} ^{۶۷۹} ^{۶۸۰} ^{۶۸۱} ^{۶۸۲} ^{۶۸۳} ^{۶۸۴} ^{۶۸۵} ^{۶۸۶} ^{۶۸۷} ^{۶۸۸} ^{۶۸۹} ^{۶۹۰} ^{۶۹۱} ^{۶۹۲} ^{۶۹۳} ^{۶۹۴} ^{۶۹۵} ^{۶۹۶} ^{۶۹۷} ^{۶۹۸} ^{۶۹۹} ^{۷۰۰} ^{۷۰۱} ^{۷۰۲} ^{۷۰۳} ^{۷۰۴} ^{۷۰۵} ^{۷۰۶} ^{۷۰۷} ^{۷۰۸} ^{۷۰۹} ^{۷۱۰} ^{۷۱۱} ^{۷۱۲} ^{۷۱۳} ^{۷۱۴} ^{۷۱۵} ^{۷۱۶} ^{۷۱۷} ^{۷۱۸} ^{۷۱۹} ^{۷۲۰} ^{۷۲۱} ^{۷۲۲} ^{۷۲۳} ^{۷۲۴} ^{۷۲۵} ^{۷۲۶} ^{۷۲۷} ^{۷۲۸} ^{۷۲۹} ^{۷۳۰} ^{۷۳۱} ^{۷۳۲} ^{۷۳۳} ^{۷۳۴} ^{۷۳۵} ^{۷۳۶} ^{۷۳۷} ^{۷۳۸} ^{۷۳۹} ^{۷۴۰} ^{۷۴۱} ^{۷۴۲} ^{۷۴۳} ^{۷۴۴} ^{۷۴۵} ^{۷۴۶} ^{۷۴۷} ^{۷۴۸} ^{۷۴۹} ^{۷۵۰} ^{۷۵۱} ^{۷۵۲} ^{۷۵۳} ^{۷۵۴} ^{۷۵۵} ^{۷۵۶} ^{۷۵۷} ^{۷۵۸} ^{۷۵۹} ^{۷۶۰} ^{۷۶۱} ^{۷۶۲} ^{۷۶۳} ^{۷۶۴} ^{۷۶۵} ^{۷۶۶} ^{۷۶۷} ^{۷۶۸} ^{۷۶۹} ^{۷۷۰} ^{۷۷۱} ^{۷۷۲} ^{۷۷۳} ^{۷۷۴} ^{۷۷۵} ^{۷۷۶} ^{۷۷۷} ^{۷۷۸} ^{۷۷۹} ^{۷۸۰} ^{۷۸۱} ^{۷۸۲} ^{۷۸۳} ^{۷۸۴} ^{۷۸۵} ^{۷۸۶} ^{۷۸۷} ^{۷۸۸} ^{۷۸۹} ^{۷۹۰} ^{۷۹۱} ^{۷۹۲} ^{۷۹۳} ^{۷۹۴} ^{۷۹۵} ^{۷۹۶} ^{۷۹۷} ^{۷۹۸} ^{۷۹۹} ^{۸۰۰} ^{۸۰۱} ^{۸۰۲} ^{۸۰۳} ^{۸۰۴} ^{۸۰۵} ^{۸۰۶} ^{۸۰۷} ^{۸۰۸} ^{۸۰۹} ^{۸۱۰} ^{۸۱۱} ^{۸۱۲} ^{۸۱۳} ^{۸۱۴} ^{۸۱۵} ^{۸۱۶} ^{۸۱۷} ^{۸۱۸} ^{۸۱۹} ^{۸۲۰} ^{۸۲۱} ^{۸۲۲} ^{۸۲۳} ^{۸۲۴} ^{۸۲۵} ^{۸۲۶} ^{۸۲۷} ^{۸۲۸} ^{۸۲۹} ^{۸۳۰} ^{۸۳۱} ^{۸۳۲} ^{۸۳۳} ^{۸۳۴} ^{۸۳۵} ^{۸۳۶} ^{۸۳۷} ^{۸۳۸} ^{۸۳۹} ^{۸۴۰} ^{۸۴۱} ^{۸۴۲} ^{۸۴۳} ^{۸۴۴} ^{۸۴۵} ^{۸۴۶} ^{۸۴۷} ^{۸۴۸} ^{۸۴۹} ^{۸۵۰} ^{۸۵۱} ^{۸۵۲} ^{۸۵۳} ^{۸۵۴} ^{۸۵۵} ^{۸۵۶} ^{۸۵۷} ^{۸۵۸} ^{۸۵۹} ^{۸۶۰} ^{۸۶۱} ^{۸۶۲} ^{۸۶۳} ^{۸۶۴} ^{۸۶۵} ^{۸۶۶} ^{۸۶۷} ^{۸۶۸} ^{۸۶۹} ^{۸۷۰} ^{۸۷۱} ^{۸۷۲} ^{۸۷۳} ^{۸۷۴} ^{۸۷۵} ^{۸۷۶} ^{۸۷۷} ^{۸۷۸} ^{۸۷۹} ^{۸۸۰} ^{۸۸۱} ^{۸۸۲} ^{۸۸۳} ^{۸۸۴} ^{۸۸۵} ^{۸۸۶} ^{۸۸۷} ^{۸۸۸} ^{۸۸۹} ^{۸۹۰} ^{۸۹۱} ^{۸۹۲} ^{۸۹۳} ^{۸۹۴} ^{۸۹۵} ^{۸۹۶} ^{۸۹۷} ^{۸۹۸} ^{۸۹۹} ^{۹۰۰} ^{۹۰۱} ^{۹۰۲} ^{۹۰۳} ^{۹۰۴} ^{۹۰۵} ^{۹۰۶} ^{۹۰۷} ^{۹۰۸} ^{۹۰۹} ^{۹۱۰} ^{۹۱۱} ^{۹۱۲} ^{۹۱۳} ^{۹۱۴} ^{۹۱۵} ^{۹۱۶} ^{۹۱۷} ^{۹۱۸} ^{۹۱۹} ^{۹۲۰} ^{۹۲۱} ^{۹۲۲} ^{۹۲۳} ^{۹۲۴} ^{۹۲۵} ^{۹۲۶} ^{۹۲۷} ^{۹۲۸} ^{۹۲۹} ^{۹۳۰} ^{۹۳۱} ^{۹۳۲} ^{۹۳۳} ^{۹۳۴} ^{۹۳۵} ^{۹۳۶} ^{۹۳۷} ^{۹۳۸} ^{۹۳۹} ^{۹۴۰} ^{۹۴۱} ^{۹۴۲} ^{۹۴۳} ^{۹۴۴} ^{۹۴۵} ^{۹۴۶} ^{۹۴۷} ^{۹۴۸} ^{۹۴۹} ^{۹۵۰} ^{۹۵۱} ^{۹۵۲} ^{۹۵۳} ^{۹۵۴} ^{۹۵۵} ^{۹۵۶} ^{۹۵۷} ^{۹۵۸} ^{۹۵۹} ^{۹۶۰} ^{۹۶۱} ^{۹۶۲} ^{۹۶۳} ^{۹۶۴} ^{۹۶۵} ^{۹۶۶} ^{۹۶۷} ^{۹۶۸} ^{۹۶۹} ^{۹۷۰} ^{۹۷۱} ^{۹۷۲} ^{۹۷۳} ^{۹۷۴} ^{۹۷۵} ^{۹۷۶} ^{۹۷۷} ^{۹۷۸} ^{۹۷۹} ^{۹۸۰} ^{۹۸۱} ^{۹۸۲} ^{۹۸۳} ^{۹۸۴} ^{۹۸۵} ^{۹۸۶} ^{۹۸۷} ^{۹۸۸} ^{۹۸۹} ^{۹۹۰} ^{۹۹۱} ^{۹۹۲} ^{۹۹۳} ^{۹۹۴} ^{۹۹۵} ^{۹۹۶} ^{۹۹۷} ^{۹۹۸} ^{۹۹۹} ^{۱۰۰۰}

یہ احمدی کا حاصر و موجود ہوا ہے جس میں روزہ رکھنا ممکن ہے اور وہ طلوع صبح صادق سے نصف النہار شرعی یعنی دوپہر سے کچھ پہلے تک کا وقت ہے حتیٰ کہ اگر محولِ رمضان کی پہلی رات میں یا ماہِ رمضان کے وسط کی رات میں یا رمضان کے آخرِ دل میں بعد دوپہر کے یا رمضان کے کسی دن میں بعد دوپہر کے محول سے اچھا ہو گا اور پھر صبح صادق ہوئے سے پہلے مدتِ محول ہو گیا اور پھر سارے ہمسیدہ محول رہا تو روایتِ معتقہ سے اس پر رمضان کی قصا ہیں اور اچھا ہونے سے یہ مراد ہے کہ بالکل سب جوں کا مارا اور اگر کوئی ایک دو بات ہوتاری کی کلمے تو وہ معتبر ہیں۔ اور اصل سب روزہ کی دل سے کرنا شرط ہے مگر سنت نہ ہے کہ رماں سے بھی کلمے کہ میں کلِ فلاں روزہ رکھوں گا یا آج فلاں روزہ رکھا اور رمضان کا روزہ اور مذمعیں کا روزہ اور نعل روزہ خواہ سنت ہو سخت یا مکروہ و روحِ ڈوبے کے بعد رات کو نصف النہار شرعی تک روزہ کی نیت کرتے سے درست ہوتا ہے خواہ سامر ہو یا مقیم اور تندست ہو یا سارا و نعل روال نیت کرے سے روزہ اس صورت میں جائز ہو گا کہ بعد طلوع صبح صادق کے سہواً یا عمدتاً

۱۔ شرعی دل میں صبح کی حالت میں نعل نعل سے آفتاب ڈوبے تک ہے تو نصف النہار والے سے کچھ پہلے ہو گا ۱۲

۲۔ سنت سے ملا سنت شائع ہے سنتِ حضرتِ یحییٰ علیہ السلام کیونکہ حضرت سے اس طرح بیان سے کہام دی ہیں ۱۳

۳۔ امام شافعیؒ کے نزدیک رمضان کا روزہ اور مذمعیں کا روزہ دل کی نیت کرے سے ہیں ہوتا رات سے سنت کرنی چاہئے نعل روزہ دل کی نیت سے بھی ہو جاتا ہے اور یہی قول امام احمد بن حنبلؒ ہے اور امام مالکؒ ہم کے نزدیک فرض و نعل روزہ بغیر رات کی نیت کے جائز ہیں ۲۲

کچھ کھا یا پوہ یا پوہ صبح کھا پوہ اور اگر اس باتوں میں سے کوئی مان سموا
پا بعد اذ طلوع صبح صادق کے ہوگی و اب بیت روزہ جائزہ ہوگی اور اگر
سورج کے غروب ہوئے کے وقت یا عروب سے پہلے سب کی کہ کل روزہ
رکھو لگا تو درست ہیں ہوگا مثلاً ایک شخص نے سورج عروب ہوئے سے پہلے بیت
کی کہ میں کل روزہ رکھو لگا پھر سو گیا یا پوہ یا عروب ہو گئی اور پھر دوپہر
وٹھلے کے بعد پوہ تیار ہوا تو روزہ جائزہ ہوا اور اگر بعد سورج ڈوٹے کے کل
کے روزہ کی سب کی یا طلوع صبح صادق ریت کی تو جائز ہوگا اسی طرح نصف النہار
ترعی کے بعد بلکہ نصف النہار بھی روزہ کی سب سے روزہ جائزہ ہوگا۔ اور پھر
سے اقسام مذکورہ بالا کے روزے مطلق روزہ کی سب سے بھی درست ہو گئے اور اصل
کی سب سے بھی درست ہو گئے اور صرف ادا سے رمضان کے روزے کسی دوسرے دن
کی سب سے بھی درست ہوں گے اور اگر کسی مریض یا مسافر نے رمضان میں اتنے
کسی دوسرے واجب یا فعل روزہ کے مطلق روزہ کی سب سے بھی تو اتفاقاً رمضان
ہی کا روزہ ہوگا اور اگر کسی فعل روزہ کی یا کسی دوسرے واجب روزہ کی سب سے
کی تو اکثر فقہاء کے نزدیک اصل یا واجب کی سب سے بھی ہی فعل یا واجب
روزہ ہوگا رمضان کا۔ ہوگا اور اسی کو صبح اور ظہر الزوال کہا گیا ہے اور بعض کے
دیکھ کر صرف مسافر جو روزہ نہ رکھا وہ تو وہی واجب روزہ ہوگا
حسب اسے بہت کی بانی صورتوں میں مریض و مسافر کا روزہ رمضان ہی کا روزہ ہوگا

۱۵ اور امام تاجی نے دیکھ رمضان کا روزہ اور بدین کا روزہ مطلق روزہ کی سب سے درست ہیں ہی اول
امام مالک اور امام احمد صلی کا ہے اور ابس روزوں کو نہ مستعمل روزہ رکھے والا امام تاجی کے نزدیک مستعمل
کا کرے والا ہے۔ ہر ص روزہ کا روزہ دار ہوگا۔ فعل کا روزہ

۱۶ یعنی اگر مریض نے فعل روزہ کی سب سے یا کسی دوسرے واجب روزہ کی سب سے دیکھ صحیح ۲۸

بعض اسی کو اصح کہتے ہیں اور مدہیں کا روزہ کسی دوسری واجب روزہ کی میت ہے جسے نساہ رمضان یا کفارہ کے صحیح ہیں ہوگا ملکہ حسن واجب روزہ کی میت کرے گا وہی واجب روزہ ہوگا خواہ تندرست ہو یا بیمار یا مقیم ہو یا مسافر اور اس صورت میں مدہ کا روزہ رکھا پڑے گا اور نفل روزہ کی میت سے مدہ میں کارورہ ایام ابو یوسف رحمہ کے رد تک ہو جائے گا اور امام محمد کے رد تک نفل ہی کا ہوگا بدرگاہ ہوگا اور اگر مقیم لے رمضان میں اس رمضان کے روزہ کی میت کے سو کسی اور روزہ کی میت سے وہ ماہِ انتہی روزہ رکھ لیا تو وہ اسی رمضان ہی کا روزہ ہوگا اور ہمارے ہر ماہِ انتہی کے سر تک مقیم ہو یا مسافر رمضان کے ہر دن کے روزہ کبیلے رات سے ماقبل نصف السابحہ صیدیت کرنا ضروری ہے اور امام مالک کے رد تک تمام مہینہ کے لئے ایک میت کافی ہے اور یہی قول امام رحمہ کا ہے اور بھانوں کے روزہ کی نساہ اور کفارہ کے روزے جسے کفارہ طہار اور کفارہ قتل اور کفارہ قسم وغیرہ اور مدہ مطلق کے روزوں میں صحیح صادق کے اول حرور یا آخر رات سے سنت کرنا شرط ہے اگر دن کو مت کرے گا تو نفل ہوں گے اور اس کو پورا کرنا چاہئے اگر فاسد کر دے گا تو قصار کہی پڑے گی اور اگر یہ کہا کہ میں سنت کرتا ہوں کہ لا الہ الا اللہ تعالیٰ وزرہ رکھو گا نو میت صحیح ہوگی اور اگر آداب کو روزہ کی سبب کی اور طلوع فجر سے پہلی رات ہی کو اس نیت روزہ سے

تقیہ ص ۷۷۔ کے مطلق روزہ کی سبب کی تو ہر صورت میں رمضان ہی کا روزہ ہوگا اسی طرح اگر مسافر لے مطلق روزہ کی میت کی یا نفل روزہ کی میت کی تو وہ بھی رمضان ہی کا روزہ ہوگا ہاں اگر مسافر لے کسی دوسری واجب روزہ کی میت کی تو وہ رمضان کا روزہ نہ ہوگا وہی واجب روزہ ہوگا حتیٰ میت سے رکھا ۱۲

۱۷ اور عی و روزوں میں دن کو مت کرنا درست ہے اُن میں اصل یہی ہے کہ رات سے میت کرے اور سارا روزہ رکھا ہے اس کی میت میں گیسے ۱۲

بھر گیا تو تمام قسم کے روزوں میں یہ بھر جائیگا ہوگا اور اگر رات کو اس بیت روزہ سے پھر جانے کے بعد اسی حال میں صبح ہو گئی اور پھر سارا دن نہ کچھ کھایا نہ پیا نہ بیت روزہ کی کی تو روزہ ہنس ہوا اور رات کو روزہ کی مسکرا اور پھر دن کو یہ سب کرنا کہ روزہ ہنس رکھو لگا ہوا ہے اور نماز میں روزہ کی مسرت دل سے کرنا صحیح ہے اور اس نیت سے ہمارا سہا پہن ہوتی ہاں اگر نماز سے مت کے علاوہ کسی نماز یا سہو جائیگی اور رمضان میں سحری کھانا نیت ہے اور رمضان کے سوا اگر کسی روزہ کے لئے بھی سحری کھائی تو وہ بھی بیت روزہ ہوگی ہاں اگر اس بیت سے سحری کھائی کہ صبح کو روزہ ہنس رکھو لگا وہ سب روزہ نہیں ہوگی اور اگر یہ بیت کی کہ کل کہیں اگر دعوت میں ملایا جاوے گا تو روزہ ہنس رکھو لگا اور اگر دعوت نہ ہوئی تو روزہ رکھو لگا نہ مت کی کہ صبح کاکھا لگا تو روزہ رکھو لگا در روزہ رکھو لگا یا سحری کاکھا مل گیا تو روزہ رکھو لگا اور نہ لگا تو روزہ رکھو لگا تو نہ سب روزہ قطعی ہیں ہوئی اس مت سے روزہ ہنس ہوگا اور اگر رمضان میں اس حال میں صبح ہو گئی کہ روزہ رکھنے نہ رکھے کی کچھ مت نہ کی اور اس شخص کو یہ معلوم ہے کہ یہ ہنسہ رمضان کا ہے تو اس میں دو دعوات ہیں ایک یہ کہ وہ روزہ دار نہ ہوگا دوسری یہ کہ وہ روزہ دار ہوگا مگر اظہار دعوت بہ ہے کہ وہ روزہ دار نہ ہوگا اور اگر رمضان کی کسی رات میں یاد میں کسی کو غفلت یا سہوتی ہو گئی یا حبوں ہو گیا اور پھر نصف النہار سے پہلے افاتہ ہو گیا اور روزہ کی بیت کر لی تو درست ہوگا اسی طرح اگر کوئی شخص شروع دن میں رمضان کے اسلام سے معاذ اللہ مرتد ہو گیا پھر اس کے بعد مسلمان ہو گیا اور صلی صفا الہسار سب روزہ کی کر لی تو وہ روزہ دار ہے لہذا جس روزہ میں دل میں سب روزہ کی روزہ کی جائز ہے اس میں بہتر یہی ہے کہ رات سے ہی سب روزہ کی کر لے۔ اور مسلمانوں کو چاہیئے کہ شعاع کے چاند کو رمضان کی وجہ سے اس کی گئی پورا کرے

کار و زہ نہ رکھو لیکن اگر روزہ رکھ لیں یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ دن رمضان ہی کا تھا تو وہ روزہ رمضان کے روزہ میں محسوب اور جائز ہو جائیگا اور اگر یہ معلوم ہوا کہ وہ دن شعبان کا تھا تو نفل ہوگا اور اگر روزہ رکھے کے بعد بھی کھائی لیا اور روزہ کھول لیا تو اس روزہ کی قصا لارم نہ ہوگی کیونکہ وہ ایک طرح مشکوک روزہ تھا دوسرے یہ کہ رمضان کے سوا کسی دوسرے واجب کی ست سے روزہ رکھے جیسے بدر کا ما کعارہ کا یا صا کا ویسی مقیم کو مکروہ تر یہی ہے مگر مکروہ نہیں پھر اگر معلوم ہوا کہ وہ دن رمضان کا ہے تو مقیم کیلئے وہ روزہ رمضان ہی کا ہوگا اور اگر مسافر کیلئے احس واجب کی نیٹ کی اسی کا ہوگا اور صاحب کے نزدیک مسافر کو بھی مثل مقیم کے مکروہ تر یہی ہوگا اور رمضان ہی کا روزہ ہوگا اور اگر یہ معلوم ہوا کہ وہ دن شعبان کا تھا تو روایت اصح وہ روزہ اسی دوسرے واجب کا ہوگا جس کی ست کی اور ایک روایت یہ ہے کہ وہ نفل ہوگا تیسرے یہ کہ نفل کی ست کرے اور نہ مکروہ نہیں اور یہی قول امام مالک کا ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ جس دن کے رمضان ہوئے میں شک ہو اس دن کا روزہ نہ رکھا جائے مگر نفل روزہ اور امام ترمذی کے نزدیک جو کوئی اس دن کے روزہ رکھے کا پہلے سے عادی نہیں اس کو نفل ہے اس دن مکروہ ہے اور ہم جمیعوں کے نزدیک بھی بالاحمل اس دن کا نفل روزہ بہتر و اصل اسی شخص کو ہے جو اس دن روزہ رکھے کا عادی ہے مثلاً کوئی شخص جمعرات کا یا بعد کا مگر کار و زہ پہلے سے رکھے کا عادی ہے اور اس دن بھی اتفاق سے جمعرات یا بعد یا میر ہی کا دن آئے تو اس کو اس دن کا نفل روزہ رکھنا اصل ہے یا اس شخص کو اس دن کا نفل روزہ رکھنا اصل ہے جو ماہ شعبان کی آخر مارچوں کے میں روزہ باتیں سے زیادہ رکھا کرتا تھا تیس سے کم رکھے والے کو اصل نہیں ہے اور تھا ایک ہی نفل روزہ مشک کے دن رکھے کو بعض علما کہتے ہیں کہ نہ رکھنا ستر ہے بعض کہتے ہیں کہ رکھنا ستر ہے اور

قول محار و معنی یہ ہے کہ جو شخص رات کو اس یوم تک کے روزہ رکھنے کا پیلے سے عادی ہو۔ آخر شہتوں کے میں دن یا س دن سے زیادہ روزہ رکھے اور وہ عام مسلمانوں میں سے ہو تو وہ اس تک کے دن کا روزہ رکھے حاصل حاصل آدمی قاضی مئی نھن ایہ ذات سے احتیاطاً نھن روزہ رکھیں مگر وہ بھی حبیہ کہ عوام کو اس کا علم نہ ہو اور عام آدمیوں کو معنی و قاضی حکم دس کہ وہ دو پہر تک سدرہیں نہ کچھ کھائیں نہ پیئیں اگر دو پہر تک چاند کی رویت صحیح طور سے ثابت نہ ہو تو عام آدمیوں کو کھانے پینے کا حکم دیدس بعض کے نزدیک قاضی و معنی بھی قریب دو پہر تک ملا کسی حیر کے کھانے پینے کے مثل عوام کے انتظار کریں اگر دو پہر کو اگر چاند کی رویت تحقق نہ ہو تو عوام کو کھانے پینے کا حکم دیدس اور جو دس تا م تک نہ بیت نھن روزہ پورا کر لیں۔ اور جو شخص یوم تک کے روزہ کی کیفیت و بیت کو بخوبی حاسا ہے اور سمجھتا ہے وہی خاص آدمی ہے اور جو شخص اس کو حاسا سمجھتا ہے وہ عام آدمی ہے اور اس دن کے نھن روزہ کی معتبریت یہ ہے کہ جو شخص اس دن کے روزہ رکھنے کا عادی ہے وہ قطعی طور پر نھن روزہ کی بیت کرے اور نہ ایسے دن میں حطرہ و خیال نہ لائے کہ اگر یہ دن سبھاں کا ہے تو میرا روزہ نھن ہے اور اگر نہ دن رمضان کا ہے تو میرا روزہ مرمص رمضان کا ہے اگر تعلق یہ نھن کرے کے بعد الا حطرہ دل میں پیدا ہو تو اس سے کچھ حرج ہں کیونکہ اسی احتمال سے تو احتیاطاً یہ روزہ ہی رکھا ہے۔ چونکہ معنی و عالم یہ سمجھتے ہیں کہ رمضان کے روزوں میں ریاضتیں نہیں ہو سکتی اس لئے انکو احتیاطاً رکھ لسا حائر ہے اور عام آدمی کو اس سے روادتی رمضان کا دہو کہ اور وہم ہونے کا احتمال ہوتا ہے اس لئے ان کو روزہ نہ رکھنا اور جس وقت روال تک کا انتظار نھن ہے جو تجھے یہ کہ اصل بیت میں مدد و تردد ہو کہ یہ مت کرے کہ اگر کل رمضان کا دن ہو تو مزار روزہ ہے اور اگر شہتوں کا دن ہے تو مزار روزہ نہیں ہے

اس بیت سے کوئی روزہ نہیں ہوگا لیکن بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر نصف الہمار سے پہلے
 پھر از سر نو قطعی نیت کر لے تو روزہ ہو جائے گا یا نہیں یہ کہ وصفِ صیام میں تذبذب
 و تردد ہو کہ اگر کل کا دن رمضان ہے تو اس کا روزہ ہے اور اگر کل کا دن شعبان
 کا دن ہے تو کوئی دوسرا واجب روزہ ہے یہی مکروہِ سربہ ہے پھر اگر وہ دن رمضان
 کا ہو گا تو وہ روزہ رمضان ہی کا ہو گا کیونکہ اس میں تو کوئی تردد ہی نہ تھا اور اگر
 وہ دن شعبان کا تھا تو اس دوسرے واجب کا روزہ صحیح نہ ہو گا کیونکہ اس میں تردد
 تھا تب بھی نہ تھا لیکن اصل ہو جائے گا اور اگر اس روزہ کو فاسد کر دے تو اس کے بدلے
 قصار کہا لازم نہ آئے گا اور اگر وصفِ صیام میں تردد اس طرح ہو کہ اگر کل کا دن
 رمضان کا ہے اور اگر کل کا دن شعبان کا ہے تو میرا فضل روزہ ہے۔ تو اس سے
 بھی مکروہِ سربہ ہوگا پھر اگر دوسرا دن رمضان کا ہو تو وہ روزہ رمضان کا صحیح ہو گا
 کیونکہ اس میں تو کوئی تردد ہی نہ تھا اور اگر وہ دن شعبان کا ہو تو وہ اصل روزہ میں
 جائز ہو گا اور اگر اُس روزہ میں کھائی لے اور روزہ کو فاسد کر دے تو اُس کی قصا
 لازم نہ آوے گی اور جو شخص شک کے دن دو ہی تک انتظار میں تھا اُس سے سب روزہ
 سے پہلے بھول کر کچھ کھائی لیا اور بعد کھائے مینے کے تحقیق ہوا کہ آج رمضان ہے تو
 روات صحیح روزہ حائز ہے اور یہ کھانا پینا ایسا ہے جیسا روزہ میں بھول کر کھائی لے
 کہ اس سے روزہ نہیں جاتا اور انک روات یہ ہے کہ روزہ جائز نہیں ہو گا اگر جس
 مسلمان حائل بالغ نے رمضان کا یا عید کا چاند تہا دکھا اور اس کے قول کو کسی سربہ
 دلیل سے قاضی یا حاکم سے نہ مانا اور اس کی تہادت کو نہ کر دیا تو وہ مطلقاً خواہ رمضان
 کا چاند ہو یا عید کا دوسرے دن روزہ رکھے اگر روزہ افطار کر لیا تو اس کو کھائے اس کے

سے سربہ دلیل یہ ہے کہ وہ شخص اس تھا یا یہ کہ اس دن اور عید کا تھا مطلع صاف تھا اور نہ
 ایک ہی گواہ تھا ۱۲۰

تصا کا رورہ رکھنا پڑے گا رمضان کا احادیث کا لفظ کفارہ لازم نہ آئے گا خواہ
انطار کھائے چنبے پر کرے یا حلال سے اور امام تافعی اور امام مالک اور امام احمد کے روئے
اگر حلال سے روزہ کھول لیا تو اس پر کفارہ ہے اور اگر بیٹے اس سے کہ قاضی یا حاکم
اس کی تہاد کو رد کرے اس سے رورہ کھول لیا یہ کہ اس نے ایسی روت
کی امام دفت و حاکم کے سامنے گواہی نہیں دی اور رورہ رکھ لیا اور پھر کھول ڈالا
تو اس میں علما کو اختلاف ہے مگر صحیح دراج یہی ہے کہ اس وقت میں بھی اس پر کفارہ
ہے اور اگر اس شخص کی تہاد رمضان کے چاند کی فول کر لی گئی اور رورہ
رمضان رکھے گا حکم دیا اس سے پھر بعد مول تہاد کے رورہ کھول لیا تاہر
والوں میں سے کسی نے کھول لیا تو کفارہ واجب ہوگا اگرچہ وہ گواہ چاند کا دیکھے والا
فاسق ہی ہو اور اس کی تہاد کو قاضی نے مگر حکم رورہ رکھے گا دید باہوا جس
تخص کی تہاد دلیل شرعی سے رد کر دی گئی وہ ایسی روت سے تنس دل پورا
کرے یہ بھی امام دفت کے ساتھ ہی رورہ انطار کرے اسی روت سے میں دل پورا
کرے کے بعد انطار کرے کو کچھ امام و حاکم سے اس کی تہاد قبول نہ کی
رد کر دی تو احتیاطاً اس پر رورہ واجب کیا گیا ہے اس کے بعد احتیاطاً حیر میں
بھی ضرور ہے ممکن ہے کہ وہ ہلال میں اس کو غلطی ہوئی ہو اور اگر وہ تخص ایسی روت
سے تنس دل پورا ہوئے پر روزہ کھول ڈالے گا تو اس پر کفارہ ہے اور جب آسمان
پر ارماعار ماد و عواں ہو تو قاضی و حاکم ایک عامل مانع مسلمان عادل کی گواہی روت
ہلال رمضان کی مانتہ قبول کرے خواہ وہ ایک عادل تخص مرد ہو یا عورت ہو یا آزاد
ہو یا غلام اور یہ تہاد ملاوٹی اور ملاعط تہاد اور ملا حکم اور ملا جلس مصل کے درست
ہے کو کچھ ایک دسی ماس کی حصر ہے گواہی نہیں اور تخص صاحب تمویٰ اور صاحب
مردہ ہو اور کم سے کم کیرہ گما ہوں کا تارک اور صعبہ گما ہوں پر اصرار کرنا لالہ ہو

کم و روت ہلال رمضان بحالت بار و غیرہ

وہ عادل ہے ماس کی گواہی بالاتفاق مقبول ہیں کیونکہ یہ دس کا کام ہے اور فاسق کی گواہی دیماست میں غیر مقبول ہے ہاں اگر مستور یعنی غیر معروف آدمی ہو تو اس کی گواہی بھی برواست صحیح مقبول ہے خواہ مرد ہو یا عورت اور محدود فی القدر کی شہادہ بھی بعد توہ قول ہے اور ہر ایک عادل مرد کو علام یا آزاد اور ہر ایک عادل عورت کو لودھی ہو یا آزاد یا ریہہ متس مریض عین ہے کہ وہ رمضان کا چاند دیکھنے پر اسی رات کو حکم قاصی کے سامنے شہادت دے تاکہ صبح کو لوگ بے دروہ نہ رہیں مگر یہ اس صورت میں ہے کہ جب روت ہلال میں تنک ہو اور اسی کی شہادت پر امتات رویت صحیح ہوتی کہ اگر ریہہ متس آزاد یا لودھی کو تو ہر مولا احارب دس تو ملا احارت تو ہر مولا بھی حکم گواہی دے یہ تو شہر کا حکم ہے اور اگر گاؤں ہو تو گاؤں کی مسجدیں اگر شہادت دے اور اگر وہ گواہ ایک عادل ہو تو اسی کی شہادت یہ لوگوں کو روزہ رکھ لیا چائے حکم وہاں کوئی حاکم نہ ہو جس کی شہادت پیش کی جائے ملکہ فاسق بھی مادیو دیکھ اس کو اپنے فاسق کا علم ہو گا وہی دے شاید قاصی قبول کرے مگر قاصی اس کو رد کرے اب خواہ وہ ایک شخص عادل ہو یا مستور یعنی غیر عادل گواہی دے والا ایسی روت ہلال کی کیفیت بیان کرے کہ میں نے شہر میں دو ار کے ٹھروں کے بیچ میں چاند دیکھا یا شہر کے ماہر گل و میداں میں دیکھا یا لندی پر دیکھا خواہ یہ کیفیت کچھ بیاں نہ کرے اس کی شہادت مقبول ہے یہ بھی طاہر المذہب اور طاہر الرواۃ ہے بعض فقہاء کے نزدیک جب تک ایسی تصریح و تفصیل ہاں نہ کرے اس کی شہادت مقبول نہ ہوگی اور جس طرح اس میں علام و عورت کی شہادہ بھی مقبول ہے اسی طرح ایک کی شہادہ دوسرے ایک کی شہادہ بھی مقبول ہے حالانکہ شہادۃ علی الشہادۃ کا اور تمام احکام میں قاعدہ ہے کہ ہر آدمی کی شہادہ یرضیک ایک مرد و عورت میں مادیو مرد گواہ نہ ہوں مقبول نہیں ہوتی مگر اس میں

یہ قیہ نہیں اور علام کی تہادت علام پر اور عورت کی تہاد عورت پر مقبول ہے
 قریب بلوغ لڑکے کی تہادت مقبول ہیں۔ اور عیدِ العطر کے چاند میں اگر
 آسمان پر اگر گرد و عمار اور دیو ہواں ہو تو دو مرد عادل یا ایک مرد عادل اور دو عاویہ
 عویوں کی گواہی قبول کر لی جائیگی اور اس میں عادل ہونا اور آرا ہونا اور نقد رصا۔
 تہادت ہونا اور عطر اشد کا کہنا اور محدود فی القذف نہ ہو یا شرط ہے دعویٰ شرط
 ہیں ایسے تہر یا گاؤں یا قصبہ میں کہ جہاں کوئی حاکم یا قاضی نہ ہو اور آسمان پر اگر گرد
 و عمار وغیرہ ہو تو ایک مختار اور ثقہ آدمی کی گواہی پر رمضان کا روزہ رکھ لیں اور دو
 عادل آدمیوں کی گواہی پر روزہ کھول لیں اور عیدِ العطر کر لیں ملکہ گاؤں والا تہر کی
 تو یہ یا گولہ جو رمضان کے چاند ہوئے پر چھٹے ہیں یا تہر کی روشنی قنادیل وغیرہ پر
 جو علامت رمضان کے چاند کی ہیں روزہ رکھ لیں کیونکہ ان امور سے علم ملے
 رمضان کا چاند ہو جائے گا ہو حاتم ہے اور عمل کے لئے علم ملے تحت موحہ سے اور
 احتمال کرنا کہ یہ گولہ یا یہ روشنی رمضان کے چاند کے سوا کسی اور بات کی ہو گی معیار
 عقل ہے کیونکہ شک کی رات میں عادتاً یہ امور توت رمضان کے لئے ہی ہوتے ہیں
 اور کسی بات کیسے ہوتے اور اگر حاکم یا والی خود تہا رمضان کا چاند دیکھے تو اس کو
 اختیار ہے خواہ خود روزہ رکھے یا حکم دیدے یا ایسا نائے مقرر کر کے اس کے روزہ
 تہاد روت ہلال ادا کرے اور وہ حکم روزہ کا دے لیکن عبد العطر و عیدِ العطر کا چاند
 تہا قاضی یا حاکم دیکھے تو روزہ کھولنے اور عید کرے یا حکم نہیں دیکھتا تو روزہ کھول
 سکتا ہے اور عید کی مار کو حاکم ہے کیونکہ ہلال عید کے لئے ایک آدمی کی تہادت
 کافی ہیں اگرچہ عیوں کا قول اور دوج وغیرہ کا حساب اور حسرتی کی تحریر و لیت
 کیسے مالا جماع قابل اعتبار ہیں ملکہ سمجھ کو خود اپنے لمس کے لئے بھی حساب پر عمل
 کرنا نہیں چاہئے اور شخص عیدِ العطر کا چاند تہا دیکھے تو وہ بھی احتیاطاً روزہ اخطار

علم و تہاد ہلال عیدِ العطر حالت بروز عید وغیرہ

نہ کرے اگر اظہار کرے گا کہ عمارہ لارم نہ آئے گا اور عید الصبحی کے چاند اور اتنی دنگو
ہیسیوں کے چاندوں کا حکم بھی روایتِ اصح مثل عید الفطر کے ہے کہ ار کے دل ایک
مرد اور دو عورتوں کی یاد و مردوں کی گواہی سے توت ہو گا کہ جو عامل مالع آزاد
اور عادل اور محد و دنی القذف نہ ہوں اور جس دل آسمان صاف ہو اور عمارہ
نہ ہو اس دل زیادہ آدمیوں کی گواہی سے ثابت ہو گا۔

اور اگر آسمان پر برابر یا گرد عمارہ نہ ہو آسمان صاف ہو تو رخصت کا چاند ہو یا
عید کا یا ان دونوں کے سوا اور کوئی چاند اس کے لئے ایک آدمی کی گواہی قبول ہیں
حب تک اتنی جماعت گنیز اور جم عیر نہ دیکھے کہ حلی خیر تہادت دے سے لگاں عالم
اس امر پر ہو جائے کہ چاند ہو گا اسے آدمی سب چھوٹ ر جمع ہیں ہو سکتے توادہ لوگ
علام ہوں یا آزاد ہوں توادہ عادل ہوں یا عیر عامل توادہ تہر والے ہوں یا تہر کے ماہر
سے آئے ہوں۔ اس جماعت کی تکر کی تعداد جس علماء ایک محلہ کے آدمی کہتے ہیں امام
ابو یوسفؒ یحیاس آدمی کہتے ہیں لخص کہتے ہیں کہ ہر مسجد کے ایک ایک یا دو دو آدمی
لخص کہتے ہیں ملح میں یا کچھ آدمی بھی تھوڑے ہیں اور صحیح اور اصل مذہب یہ ہے کہ اس
کھیلے گوئی معیہ و مقررہ تعداد نہیں ہے حاکم اور امام وقت کی رائے پر موقوف ہے
جس قدر آدمیوں کو زیادہ سمجھ کر اور ان کی بات کو سچ حاکم رورہ رکھے کا حکم دے اور
ساحین سے یہ بھی مروی ہے کہ ہر طرف سے تواتر کے ساتھ حرانا معسر ہے اور امام
سے مروی ہے کہ وہ آدمیوں کی گواہی کافی ہے اور علامہ ابن نجیم مصری صاحب بحر الرالی
ترج کر الاطلاق اسی کو اختیار کر کے لکھتے ہیں کہ ہماری رائے میں اسی روایت پر عمل کرنا چاہیے
لے مگر قصہ کہی پڑے گی اور اگر اس کی شہادت رد کر دی گئی ہو تب بھی رورہ رکھے اظہار کر لے گا کہ عمارہ
لارم نہ آئے گا مگر قصہ رکھے اور اگر اس کے کسی دوست و عیرہ اس کی شہادت کو سچا حاکم رورہ کھول لیا
تو اس کو بھی قصہ کہی پڑے گی کہ عمارہ لارم نہ آئے گا ۱۲۷

حکم ویت مالہ رضوان یا عید الفطر اور اگر تہات نہ ہو یا اگر عمارہ عیرہ

کیونکہ لوگ جادو کے دیکھنے میں سستی کرتے ہیں اور علامہ ستاریؒ والحمات علی درالمختار
 میں اوّل علما نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ تم کو معلوم ہے کہ بت سے انتقامِ رمانہ
 کی تغیر سے تغیر ہو جاتے ہیں ہمارے رمانہ میں حکم عام طور پر دس کے کاموں میں
 سستی و تکاس مشاہدہ ہو رہا ہے اگر چاہد دیکھنے کے لئے جماعت عظیم کی تشریف لگا
 دیا جائے تو لوگ دو تین راتوں کے بعد دورہ رکھیں گے میں نے اکثر چاند کی گواہی
 دے والوں کی کست لوگوں کو بُرا کہتے اور ایدایہو بخاتے دیکھا ہے اس لئے یہی
 روایت ثانی متویٰ دیے کیلئے منع ہو گئی اور آسمان صاف ہوئے کے دن اہم طحاویؒ
 سے یہی مروی ہے کہ تہر سے ماہر کے آیوا لے کی یا تہر ہی میں ملد جگہ سے دیکھنے والے
 کی ایک آدمی کی گواہی ہی مقبول ہے بعض نے اُس کو احتکار کا ہے اور بعض نے
 اسکو صحیح و معتد کیا ہے اور بعض اس کو بھی طاہر الرواۃ ہی کہتے ہیں۔ غرض کہ یہاں
 کا دورہ واجب ہوئے کیلئے ماقاعدہ توت کی ضرورت نہیں اور عمار کے دس
 ایک عاقل بالغ عادل مسلمان کی گواہی مقبول ہے بلکہ مستور یعنی عمیر عادل کی بھی
 مقبول ہے حاکم اوپر بیاں ہوا اور جس دن آسمان صاف ہو اس دن ہم عفیہ
 کے دیکھتے ہی پر موقوف ہیں۔ دو آدمیوں کی گواہی یا تہر کے ماہر سے آیوا لے
 یا ملد جگہ سے دیکھنے والے ایک کی تہادت بھی مان لیا کی دو آدمیوں سے ایک
 تہر کے قاضی کے سامنے کہ جہاں چاند نہیں دکھا گا گواہی دی کہ طالع سہر کے
 قاضی نے اُس کی گواہی پر چاند کا حکم دید یا تو اب اس قاضی کو جس کے سامنے
 اس دو آدمیوں سے یہ گواہی دی ہے حائر ہے کہ الکی تہادت پر چاند ہوئے
 کا حکم دیدے کیونکہ قضاۃ قاضی تحت ہے اور اس دو آدمیوں سے قضاۃ قاضی
 رہے گواہی دی ہے اور اگر اس دو آدمیوں سے صرف اس تہر میں لوگوں
 کے چاند دیکھے یہ گواہی دی تو اس پر چاند ہوئے کا حکم دیا جائے گا اس لئے کہ

اس صورت میں اس دولوں آدمیوں نے تو جو دیا نہ دیکھے کی گواہی دی ہے۔
 اوروں کی شہادت کی شہادت دی تھیں اوروں کا دیکھا طو حکایت کیا ہے
 حتیٰ کہ اگر وہ دولوں آدمی اس شہر میں لوگوں کے چاند دیکھے کی گواہی کے ساتھ نہ بھی
 بیان کرتے کہ وہاں کے قاضی نے لوگوں کو رمضان کے روزہ رکھنے کا حکم دیدیا ہے
 سبھی چاند ہوئے کا حکم ہیں دیا جاتا کہ وہ ٹھن نعل قاضی کی حکایت ہوگی اور
 وہ حجت ہیں قصاص قاضی تحت ہے ہاں اگر متعدد جماعتیں ایک شہر سے دوسرے
 شہر میں آکر یاں کر س کہ ملاں شہروالوں نے چاند دیکھا ملاں دل رورہ رکھا ہے تو
 یہ حجت متعدد جماعتوں کی اگرچہ شہادت قصاص قاضی ہیں ہے۔ شہادہ علی السہادۃ
 ہے لیکن ہر ملہ متواتر کے ہے اس لئے اس پر عمل ضرور ہوگا کہ کوئی شہر عادلہ حاکم
 سے حالی نہیں ضروری مات ہے کہ وہاں کے حکم حاکم سے اس شہروالوں نے
 روزہ رکھا ہوگا تو اس طرح متعدد جماعتوں کا متواتر حرا لا گیا اس قاضی کے حکم کی
 نقل لانا ہے تو یہ اس شہادۃ سے بھی قوی اور معین ہیں ہے لیکن اگر وہ لوگ اس
 کہیں کہ اس شہر میں اس شہر تھا با ایسا سما جاتا تھا اور یہ ضرور کہ کہاں سے ہو
 ہو اکس نے یاں کیا اس کی کبار صلیت ہے تو ہرگز قابل اعتبار و اعتماد نہیں ہو
 اور جب ایر کے دل دو عادل آدمیوں نے رمضان کے چاند کی گواہی دی اور
 قاضی نے قول کر لی اور ان کی گواہی سے رمضان مات ہو کہ میں روزہ رکھ لئے
 اور اکتیسویں رات کو عید کا چاند نہ دکھائی دیا تو حواہ ارتھا ما آسمان صاف تھا دولوں
 صورتوں میں دوسرے دل رورہ کھول لیا اور عید العطر کر لیا درست ہے اور اگر
 اور طو حکایت یاں کرنا جو حرجے جو معین ہیں حتیٰ کہ شہادۃ علی السہادۃ یا قاضی کے حکم کی
 شہادہ نہ ہو کیونکہ اس سلسلہ اجتماع سرابط صحت دعویٰ کی بھی شرط ہے اور سرابط صحت دعویٰ سے پہلی
 کہ دعویٰ قاضی کے سامنے ہو ۱۲۔

ایک آدمی کی گواہی سے دورہ رکھا اور تیس دورہ پورے کر لئے اور عید کا جاند نہ دکھائی
 دیا تو دوسرے دن دورہ کھول لیا اور عید کرنا امام صاحب کے نزدیک حباب
 ہیں اور امام محمد کے نزدیک حائر ہے لکن یہ اختلاف اس صورت میں ہے کہ
 ہلال عمدہ دکھائی دے اور آسمان صاف ہو اور اگر ابھرتا تو اتفاقاً دورہ کھول
 لیں اور عید کر لیں اور یہی حق بات ہے کہ اگر لوحہ اور عمار ہلال عمدہ دکھائی دے
 تو دورہ کھول لیں اور عمدہ کر لیں اور اگر ابھرتا ہو آسمان صاف ہو اور پھر چاند نہ دکھائی دے
 تو دورہ نہ کھولیں اور دلتھار حوالہ در کے لکھتا ہے کہ اس گواہ کو نصیریہ دیکھائے کیونکہ اسکا
 سھوٹ طاہر ہو گا اور اگر حید آدمیوں سے روئے ہلال مصال متین کی گواہی نہ لے کر تیسارے
 دورہ رکھے سے ایک دن پہلے ہی مصال کا جاند دکھا ہے اگر وہ اس دن ابھی تہہ میں تھے تو
 انکی گواہی قبول میں کرنی چاہئے کیونکہ ان پر فرض تھا کہ وہ اسی رات اگر تہادت ادا کرتے
 ابھوں سے ملکی اور کار تو اس کو حائر حق تھا چھوڑ دیا اور اگر وہ کسی دورہ سے آئے ہوں
 تو انکی گواہی حائر ہوگی اور دل کو روت ہلال قابل اعتبار نہیں خواہ دوپہر سے پہلے دکھا
 دے خواہ بعد دوپہر اس کے اعتبار پر دورہ رکھا جائے اس کے اعتبار پر دورہ کھولا
 جائے اعتبار کی قابل روت ہلال وہی ہے جو بعد سوچ ڈوسے کے ہو یہی روایت صحیح
 اور اصل مذہب اور معنی یہ ہے اسی طرح اختلاف مطلع بھی قابل اعتبار نہیں یہ روایت صحیح
 و معنی یہ ہے حتیٰ کہ اگر مشرق کے رہنے والوں کو محقق اور حسب قواعد تشریح صحیح طور پر یہ بات
 قاعدہ تشریحی یہ چھاپے کہ یا تو دو آدمی اگر روت ہلال کی تہادت دس یا تعداد قاصی کی تہادت دیں یا تہادت
 جامعین دس سے آکر ضرر دیں کہ وہاں کے لوگوں سے حامد دیکھ کر دورہ رکھا ہے یہ کہنا کہ وہاں یہ تہادت
 تھی کہ چاند ہو گا یہ تحقیق نہیں کہ کہاں سے تہور ہو اُس کے کہنا یہ قابل اعتبار نہیں صیا کہ مش میں
 معصل ذکر ہو چکا اسی مایہ اگر حید آدمی دوسرے تہہ میں آکر یہ تہادت دیں کہ طاس بہر میں مصال
 کا حاہ ہلال تب کو تہا ہے اس تہہ کی روت سے ایک دن پہلے دیکھا ہے اور دورہ دیکھو معصوم

یہ مات مات ہو جائے کہ معرب کے رہنے والوں سے عید یا رمضان کا چاند دکھ لیا تو مشرق کے رہنے والوں کو بھی اس پر عمل لازم ہو گا ایک سہر کے رہنے والوں سے رمضان کی اٹھائیس روزے چاند دکھ رکھے استسواں تب کو عید کا چاند دکھائے گا اگر اہل ہوں سے سحرا کا چاند دیکھ کر اور اس کے میں دن یوں کر لئے تھے ورنہ اور عید وغیرہ رمضان کا چاند نہیں دکھاتا اور روزہ رکھ لیا تھا تو ایک روزہ کی تھا اور رکھ لیں اور اگر امتیں روزہ رکھ لئے تھے تسویں تک کو چاند دکھائی دیکھا لو ان کسی روزہ کی تھا نہیں کہو کہ ہمسہ یوراکر لیا اور اگر سناں کا چاند نہیں دکھاتا اور آخر سناں کا چاند دکھائے سناں کے تیس دن یوں کر کے رمضان کا روزہ رکھ لیا تھا تو دور روزہ صفا کے رکھیں۔

جن چیزوں سے روزہ فاسد ہوتا ہے اور جن سے فاسد نہیں ہوتا ان کا بیان

روزہ کے مفسدات دو قسم ہیں ایک تو جس سے صرف روزہ کی قضا واجب ہوتی ہے کفارہ واجب نہیں ہوتا دوسرے وہ جس سے قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں اور غیر مفسد بھی دو قسم ہیں ایک تو وہ حکم کا مباح ہے دوسرے وہ حکم کرنا مکروہ ہے اور عبادت میں مساو و مطلق ایک ہی بات ہے کچھ مرتب ہیں ہے اور کوئی شخص بھول کر

نسیہ جو ۱۱ حساب سے آج ہے اور ہمارے ہاں اسلئے ہے لیکن یہاں سے لوگوں کو اس سے حد و حدود آسمان صاف ہوئے کہ دکھائی دیا تو اس سہر کے لوگ دوسرے دن عید کرنا شروع کر دیے کیونکہ ان آدمیوں سے توجرت ہوں کی کوئی دبی اور ان کی بہادت کی بہادت دی طور کات سناں سماوہ

معد لیں ہیں ۱۲ مہ سے بولے سے روزہ بھول کر ادا ہے کھائے پیئے یا حلال کا بھول کر ادا ہیں اس کو بویا دار قصد سے کرتا ہے ۱۳ مہ

اگر عید سے پہلے روزہ فاسد ہو جائے تو قضا واجب ہو کر نکلا

ان غیر نفسیہ چیزوں کا سالانہ نفع و نقصان واجب ہو کہ کفارہ

کھائے یا پی لے یا حاح کر لے حواہ رورہ فرض ہو یا فعل رورہ ہمیں ٹوٹتا ہاں اگر کھاتے وقت کوئی شخص یاد دلائے کہ تو رورہ سے ہے اور پھر بھی یاد نہ کرے اور کھائے تو رورہ کا سد جو کھائے گا مگر کفارہ لازم نہ آئے گا۔ اگر آدمی طامور سے ملا صغیر رورہ کی طامور کہتا ہے تو بعض علما کے نزدیک یاد نہ دلانا مکروہ تحریمی ہے اور اگر رورہ سے صغیر ہو جاتا ہے کھالیے سے تمام عبادات کی طاقت ہو جاتی ہے تو مادہ دلانا حاکم ہے بعض کہتے ہیں کہ حواں ہو تو یاد دلائے دیا ہو تو یاد نہ دلائے بعض کہتے ہیں کہ مطلقاً حواں ہو یا نہ ہو یاد دلا دیا بہرہی اور اگر خود بخود حلق میں حمار یا دھواں یا ہسکا یا غیر یا کبھی چلی گئی تو رورہ پاد ہوئے پر بھی اسکا مادہ رورہ ہمیں ٹوٹا گو کہ اس سے محال ممکن ہے یہ ناک کے راستہ سے بھی چلی جاتی ہیں اور اگر تسد کسی دھوس کو حلق میں دھوس کو داخل کیا اگرچہ وہ عود، غنہ کا ہی دھواں ہو تو رورہ ٹوٹ جائے گا اور اسی لئے مساکو کا دھواں حواں حلقہ میں پھرنے کا یہاں سے مسدورہ ہے اور اگر خود کبھی کو پڑا کر کھا گیا تو قصاً جب ہوگی اور سر میں مادہ ہی میں ملنے والے اور آنکھوں میں سرمہ لگائے سے مادہ اوٹھکے سے رورہ ہمیں ٹوٹتا اگرچہ حکامہ حلق میں یا یا جائے اور کچھ لکائے سے بھی رورہ ہمیں ٹوٹتا لیکن اگر کچھوں سے ضعف ہو کر رورہ نہ رکھا جائے تو کدوہ ہے اور ٹھنڈے آبی سے ہما کر جس کی ٹھنڈک جسم کے اندر سچی مسدورہ ہمیں ہے نہ یابی کے اندر ٹھما اور گیلہ کیڑہ، ان کو تسد مسدورہ ہے لیکن امام صاحب یابی اور علامہ ترمذی نے سرح دہایہ میں اسکو حکم کیا ہے۔ ویمیع من بیع الدحل وسریہ؛ وستان فی الصوم کاستک یعطر؛ وطرہ التکفر لوطن فاعلاً؛ وکذا ادعاء شہوات بطریقہ اور مولانا عیدالحی صاحب مروجہ معور لکھوئے اس حقہ کے متعلق ایک رسالہ رحرار باب الریاں عن ترب الدحل لکھا ہے مفصل دیکھا ہو تو ان کتاب کو دیکھو ۱۲

کے اندر بیٹھے مانگیا کیڑہ بدن کے بیٹھے کو اس وجہ سے مکررہ فرماتے ہیں کہ عبادت الہی میں یقین رکھنا اور تنگدلی ظاہر ہوتی ہے اور اگر کسی عورت کا نوسہ لیا اور ارال ہو تو رورہ ہیں ٹوٹا با سوتے میں اختلام ہو گیا تو رورہ ہیں ٹوٹا اور اگر کسی عورت کی طرف دیکھتے سے یا اس کے حس و جمال میں دیر تک فکر کرے سے ارال ہو گیا اگرچہ اس کی تمکناہ کو جدید دیکھے سے ہو اور رورہ ہیں ٹوٹا۔ کئی کرے کے بعد منہ میں حوٹری رہے اس کو تھوک کے ساتھ نکلے سے رورہ ہیں ٹوٹا۔ حصے دو اکوٹنے سے اور اس کامرہ حل میں چلے جائے سے ماعطر کی ہوا کامرہ حل میں ہو سکے سے رورہ ہیں ٹوٹا حس طرح سالم ٹہر کو چوسنے سے اور اس کا تھوک حل میں جائے سے جبکہ وہ ہر حلق کے نیچے سے رورہ ہیں ٹوٹا۔ اگر مصری کا ٹکڑہ ماتا سے یا کڈا متکر کی ڈلی منہ میں لیکر جو سیدھا تو رورہ فاسد ہو جائیگا اور اگر مالی کاں میں چلا گیا تو مالاتفاق رورہ فاسد ہیں ہوا اور اگر جو اس نے پانی ایو کاں میں ڈالا تو بعض کے رد تک اس سے بھی فاسد ہیں ہوا اسی کو اختیار کیا ہے صاحب ہدایہ اور تینین لے اور محط میں اسی کو صحیح کہا ہے اور صاحب لواء بحیہ اسی کو مختار کہتے ہیں اور بعض کے رد تک رورہ فاسد ہو جائے گا راریہ اور حایہ میں اسی کو صحیح کہا ہے اور صاحب فتح العدر اور برہاں اسی کی مائند کرے ہیں۔ ہاں تل کاں میں ڈالنے سے مالاتفاق رورہ ٹوٹ جائے گا اور کاں میں کھلی ہوئے سے سکا کاں میں داخل کرنا اور کاں کے سل نکالنے سے حید مرتبہ تکے کو اندر کرنا اور پھر کالما معد ہیں ہے اور دانتوں میں سے نکلا ہوا کوئی روٹی مالونی و عمرہ کا بھورا جیسے سے کم نکل لسا معد رورہ ہیں ہے کہ کو کھ لپی تھوڑی چیز سے احتراز غیر ممکن ہے اور وہ ہر تھوک کے ہے جیسے کی راب معد رورہ ہے حسا کہ آئندہ اس کا بیاں آتا ہے دانتوں سے حوں کلک حلق میں ہو پکا میٹ میں ہیں گتا تو رورہ

ہیں لہذا اگر سیٹ میں بھی جلا لگنا اور حولِ تنوک کی رابر تھا یا تنوک پر غالب تھا
تو رورہ فاسد ہوگا اور اگر تنوک غالب تھا تو فاسد نہیں ہوگا لکن ماوجود تنوک
غالب ہوئے کے بھی اگر حولِ کامرہ خلق میں مایا جائے گا تو رورہ فاسد ہوگا اور اگر
کسی نے کسی کے سر پہ مارا اور وہ میٹ تنک ہو گیا اور سر پہ کیڑیں حول ہوا لگا رہتا ہے
وہ میٹ میں رہے گا تو رواس صحیح رورہ فاسد نہیں ہوگا اسی طرح تریاک طرف
سے لگ کر دوسری طرف چل گیا تو رورہ فاسد نہیں ہوا اور اگر پکیاں اندر میٹ میں
رہ گئے تو رورہ فاسد ہوگا اور اگر کوئی لکڑی وغیرہ ایسی مقعد میں داخل کی اور وہ کچھ
اندر گئی اور کچھ ایک طرف سے باہر نکلی رہی تو رورہ فاسد نہیں ہوا اور سب اندر چلی
گئی تو رورہ فاسد ہوگا اور اگر کسی نے کوئی گوشت کا ٹکڑہ یا لقمہ تاکے میں مالد کر
کل گیا پھر اسی وقت فوراً اس کو باہر کھینچ لیا تو رورہ فاسد نہیں ہوگا لکن اگر اس میں
سے کچھ جدا ہو کر اندر رہ جائے گا تو رورہ فاسد ہو جائے گا اسی طرح اگر لکڑی کو
کھلا اور ایک طرف سے اس لکڑی کو ہاتھ میں پکڑے رکھا پھر باہر نکال لیا تو رورہ نہیں
ٹوٹا اور اگر سب کی سب کو گل گیا اور خلق میں غائب ہو گئی تو رورہ فاسد ہوگا اور اگر تنک
انگلی کو رورہ دے ایسی مقعد یا مخرج میں داخل کیا تو رورہ فاسد نہیں ہوگا اور تر
انگلی کو داخل کیا تو فاسد ہوگا لکن کچھ تری اندر رہ گئی اور اگر روی کو داخل کیا اور وہ
غائب ہو گئی تو رورہ فاسد ہو گیا اور اگر اس روی کا ایک طرف کا حصہ مخرج خارج میں
رہا تو رورہ فاسد نہیں ہوا اور اگر رورہ دارے اتنے سالانہ سے استحیائی سے کیا کیالی
جما تک حصہ پہنچا ہے یہ بیگیا لعی امنا کے قریب تک رورہ فاسد ہو جائے گا اور
السات کم ہوا ہے اور ایسا کرے سے سخت ہماری پیدا ہوئے کا اندیشہ ہے اور
اگر بھول سے حجام کرے والے یاد آئے پر یا صحیح صادق سے پہلے عہدِ حول
کر والے صحیح صادق طلوع ہو جانے پر فوراً ایسا عصو تاسل نکال لیا تو رورہ

ہیں تو اگرچہ بعد کالے کے ارال ہوا کیونکہ وہ ممر لہ اتھلام ہے اور اگر بلا کالے ذکر کے اسی حال پر ٹھہرا مگر حرکت نہیں کی تو وہ روزہ فاسد ہوا فقط اس کی تقصیر رکھے اور اگر ٹھہرا اور حرکت کی اور پھر ارال ہوا تو تصاو کفارہ دونوں لارم ہول گئے اور اگر بھول کی صورت میں یاد آئے یہ عضو تناسل لئے کے بعد پھر دخول کیا صحیح صادق طلوع ہوئے کے وقت کالے کے بعد پھر دخول کا تو بھی تصاو کفارہ دونوں لارم ہول گئے اسی طرح والہ مہ میں رکھا یہی بھلا کہ رورہ یاد آگیا اور والہ مہ سے نکال کر پھینک دیا یا والہ مہ میں رکھے یہ صحیح صادق ہوگئی اور والہ مہ میں سے نکال کر پھینک دیا تو رورہ فاسد نہیں ہوا اور اگر والہ کو مہ سے نکالا اور کل گیا تو کفارہ لارم آگیا اور اگر والہ کو مہ سے نکالنے کے بعد پھر کل گیا تو کفارہ لارم نہ آئے گا کیونکہ مہ سے نکلی ہوئے والہ کو پھر کھائے میں آدمی کو نفرت اور گھٹن ہوتی ہے تو اس کا کھانا ممر نہ مٹی کھالو کے ہے لیکن عادتاً آدمی گرم والہ کھائے پر مہ جلنے کی وجہ سے نکال کر پھر اس کو کھالتا ہے

لے لیکن بھول سے جماع کرنا اور حرکت کرے سے کفارہ واجب ہوئے میں بعض علما کو اختلاف ہے کہ بھول سے جماع کرے کے بعد مرد کھانا کھالیے یہ کفارہ واجب نہیں ہوتا جس کا یہ مسئلہ آئندہ ماں ہوگا وحب بھول سے جماع کیا اور یاد آنے پر اسی حالت میں ٹھہر کر ایسے نص کو حرکت دی تو بطریق افس کفارہ واجب نہیں ہو جائیئے اس لئے کہ حرکت کرنا ابتدائے جماع شروع کر سکتی برابر ہے۔ اور جماع اور کھانا کھانا دو برابر ہیں وحب بھول سے جماع کرے کے بعد مرد کھانا کھالیا یا بعد پھر جماع کر لیا تو کفارہ واجب نہیں ہوا تو یہاں تحریک نص سے بھی کفارہ واجب نہیں ہو یا ہاں کہ کفارہ واجب نہ ہوئے کو اس صورت مذکورہ میں متفق علیہ کہتے ہیں میں اراد الوصح ینرجح الی المطولات مثل رد المحتار وفتح القدیر وغیرہا ۱۲

لے لیکن بھول کی صورت میں یاد آئے یہ جماع کرے میں اسی اختلاف رواج دیر جا یہ میں یاں ہوا یہاں بھی کفارہ واجب نہیں ہو جائیئے۔

اور اس سے گھس کر اہت نہیں کرتا اس لئے انصافوں میں یہ بھی قید ہے کہ اگر
ٹھنڈا ہونے سے پہلے کھالیکا تو کھارہ لارم آسکا اور بعد ٹھنڈا ہو جانے کے پھر کھالیکا
تو کھارہ لارم نہ آئے گا اور سوائے قبل دور کے ریٹ یا راں مانات میں جماع کرنے
سے جبکہ ارال نہ ہو رورہ نہیں ٹوٹتا اگر ازال ہو گیا تو قصار کھے کھارہ ہیں ہے حیا
کہ عنقریب سیاں ہو گا اور استمنا مالید سے رورہ نہیں ٹوٹتا اور استمنا مالید حرام
ہے حیات میں ہے مالک الید تلوں اور وحہ حمت یہی کہ جس تم کو تعارض کے لئے پیدا
کسا گیا ہے اس میں اس کو صلاح کرنا اور بے عمل صرف کرنا ہے اللہ اگر تہوہ عالم
ہو اور روح یا لودٹی نہ ہوں یا لودہ کی عذر کے اسے ساتھ ہم صحت نہ ہو سکا ہو اور
تہوت کیلئے ایسا کر لے یا متلائے رہنا ہونے کے خوف سے کرے یا امید ہے کہ اس
گناہ کے عذاب میں گرفتار نہ ہو اور عرض تہوت رالی سخت گناہ ہے اور اگر کسی چویاہ
حاور سے یا میت سے جماع کیا اور ارال نہ ہو تو رورہ فاسد ہیں ہو اور اگر
کسی چویاہ حاور کے مزج کو مس کیا یا بوسہ اور ارال ہو گیا تو رورہ فاسد ہیں ہو
اور اگر مردے ایسی بیتاب گاہ میں یا بیانی تیل ٹپکا یا اگرچہ وہ متاثر نہ کیا تو نام
صاحب اور امام محمد کے نزدیک رورہ فاسد ہیں ہو تا اور اگر عورت نے ایسی بیشاب
گاہ میں تل یا بیانی ٹپکا یا تو وہ مالا جماع معذورہ ہے اور اگر رورہ دار کو بکالت
حایت صح ہو گئی تو رورہ ہیں ٹوٹا اگرچہ تمام دل اسی حالت حیات میں رہا اور
اگر کسی کی عیست کی تو رورہ ہیں ٹوٹا اور اگر ناک کا ربٹ اوپر چڑھائے میں حلق

۱۰ استمنا مالید ایہ ہاتھ سے ایسی ہی کالے کو کہتے ہیں ۱۲

۱۱ لیکن ارال ہو جانے کی صورت میں روایت مختار قصار کے ۱۲

۱۲ اور اگر ارال ہو گیا تو قصار کے ۱۲

۱۳ لیکن اکثروں یا تمام دل بحالت حیات رہا مگر وہ ہے جس قدر جلد ہو سکے عمل کرے ۱۳

میں اتر گیا تو رورہ فاسد ہنس ہوا اگرچہ وہ رسٹ ماک سے نیچے تک ٹھک آیا ہو
 اسی طرح اگر بوٹ مات کرے میں تھوک سے رہو گئے اور پھر اس کو گل گیا یا تھوک
 - کر مثل ڈوری کے ٹھوری ایک آگیا اور مقطع - ہوا پھر اس کو چرہ کر گل گیا تو روزہ
 فاسد ہنس ہوا اگرچہ عدا ایسا کیا اور نام تاسمی کے ردیک جو تھن بھوک یا بھسکا
 کے بھیٹیکے پر قادر ہے تو اس کے عدا ایسا کرے سے رورہ فاسد ہو گا میں احتیاط
 کرنی ضرور ہے کیونکہ مسائل مختلف ہیں رعایت سخت ہے اور میں کوئی خیر
 چکے سے رورہ فاسد ہیں ہوتا اور قدر کروہ بھی ہنس اور تاگاٹنے کیلئے تاکے کو جید
 وعدہ میں لیا اور تھوک کی تری سے شمار ورہ کو فاسد ہیں کرنا اگرچہ کوئی ٹھکی تھوک
 کی تاگر میں لگی رہ جائے لکس اگر تاگا رنگیں ہوا راس کی رخت بھوک میں آجائے
 اور پھر اس تھوک کو باوجود رورہ یاد ہوئے کے گل حاسے تو رورہ فاسد ہو جائیگا
 اور اگر کلی کرے میں یا ماک میں یا بی دسے میں باوجود رورہ یاد ہوئے کے یا بی
 ریٹ میں اتر گیا تو رورہ فاسد ہوگے مصار کے اگر اگر اب کاگماں کر کے حمال کیا
 پھر محرم معلوم ہوئے یہ فوراً یا عصبوتاس کال لیا تو رورہ فاسد ہوا مصار کے کھارہ
 ہنس ہے کیونکہ وہ محلی ہے اگر رورہ دار کی طرف کسی سے کوئی چیز پھینکی اور وہ
 رورہ دار کے حلق میں حلق میں چلی گئی یا ہائے میں روزہ دار کے حلق میں یا بی حلیا
 گھا تو وہ محلی ہے مصار کے اور اگر دانتوں میں سے کوئی چیز چبے سے کم نکلے اور
 اس کو کھالیا تو رورہ فاسد ہنس ہوا اور اگر وہ چیز چبے کی برابر یا چبے سے زیادہ
 ہے اور پھر اس کو کھالیا تو رورہ فاسد ہوا مصار کے اور اگر چبے سے کم دانتوں میں
 سے نکلا کر ہاتھ میں لے کر پھر اس کو کھالیا تو بھی روزہ فاسد ہوا مصار کے روایت صحیح
 کھارہ واجب ہنس ہے اور اگر دانتوں میں سے نکلے مٹا ریٹ میں چلا گیا اگر
 محلہ محلی شخص ہے حکارہ اس سے فعل مقبوض سے نیز کے زادہ ساد کے فاسد ہوا ہو ۱۲۷

ان تفسیر میں دوا کا بیان جن سے صورت نقصان واجب ہوئی ہے کفارہ واجب نہیں ہوتا

اگر حوں و تھوک دلوں پر رتھے تو دورہ فاسد ہو گیا اور اگر حوں تھوک
 پر غالب تھا تو بھی دورہ فاسد ہوا قصار کھے اور اگر تھوک غالب تھا تو کچھ ڈر ہیں اور
 یہ مسئلہ اوپر ساں ہو چکا اگر سوتے میں یا بی بی لساتو دورہ فاسد ہوا قصار کھے اور اگر کسی روز
 کے حلق میں یا بی بی لکھا مادہ او عمرہ کوئی چیز زبردستی ماحالت سوتے ہوئے ہوئے
 کے ڈالی گئی تو قصار کھے اور اگر دورہ دار سے دورہ میں بھول کر کچھ کھانی لیا یا بھول کر
 حجام کر لیا یا کسی عورت کے دیکھے سے ارال ہو گیا یا احلام ہو گیا یا علہ کے ساتھ
 ار جو دتے ہوئی اوراں مایوں سے دورہ دار سے یہ گماں کیا کہ میرا دورہ ٹوٹ گیا
 اور پھر اس کے بعد عمدہ کھانی لیا یا عمدہ حجام کر لیا تو قصار کھے کھارہ لارم ہیں آتا اور اگر
 رعاستا تھا کہ احلام سے یا عورت کو دیکھے یا ارال سے سے مانے سے دورہ ہیں
 ٹوٹا اور مادہ اس علم کے پھر کھانی لیا تو کھارہ لارم ہو گا لکس دورہ میں بھول کر
 اگر کھانی لیا یا حجام کر لیا اور پھر اس کے بعد عمدہ کھانی لیا یا حجام کر لیا تو مطلقاً وہ
 صحیح کھارہ لارم ہیں ہو گا خواہ یہ بات جاسا ہو اور اگر کسی دورہ دار نے حقہ
 کیا یا ماک میں دو او عمرہ ڈالی یا کان میں سل بیجا یا لورہ دورہ فاسد ہو گا قصار کھے
 اور اگر کسی ابے رحم میں جو جم کے اندر تک ہو چکا ہے ماسر کی چوٹ جو اندر دماغ
 تک پہنچ گئی ہے دو اڈالی اور وہ دو اجسم کے اندر یا دماغ تک پہنچ گئی لورہ
 فاسد ہو گا۔ اور اس میں مصر دو اجسم و دلع کے اندر یہ تھا ہے خواہ دو احتک ہو
 مار ہو یا شک کہ اگر احتک دو اکیست یہ معلوم ہوا کہ اندر یہ تک پہنچ گئی لورہ فاسد
 ہو گا اور اگر تردوا کی سبب یہ معلوم ہو کہ اس تک پہنچ گئی تو دورہ فاسد ہیں اور حقہ
 کرے اور ماک میں دو اور کاں میں سل ڈالے میں اندر تک پہنچے کی قید اس حد
 کہ یہ نہ ہو نام صحت کا ہے اور یہی صحیح ہے صاحب کے نزدیک اگر یہ رعاستا تھا اس طرح ہو کر کھائے سے
 حجام کرے سے دورہ ہیں ٹوٹا اور مادہ اس علم کے پھر کھانی لیا یا حجام کر لیا تو اس کھارہ لارم ہو گا

سے نہیں لگائی کہ اس میں دوا کا اندر بھیجا طائر یقینی ہے حتیٰ کہ اگر باک میں ڈالے ہو
وہ دوا سر تک بھی مالک ہی میں رہ گئی ہے تو ورہ فاسد ہیں ہوا اسی لئے دورہ
کو چاہیے کہ بانی سے استحا کرے میں زیادہ سالہ مکرے اور بانی سے استحا کرے کے
بعد بانی سے پوچھ ڈالے ماکہ بانی اندر ہو چکر ورہ کو فاسد نہ کرے اور اسی لئے بانی
سے استحا کرے میں سانس نہ لے اور اگر ورہ دار کمر - تیغ - مٹی - گٹھلی - رومی
گھاس - کاغذ - وغیرہ جن چیزوں کو آدمی نہیں کھاتے اور اس کے کھانے سے
کراہت و لعنت کرتے ہیں نکل گیا تو ورہ فاسد ہو گیا قصار کھے اور مام ال
چیزوں کے گلے میں حکو عادتاً آدمی عداۃً ہوں کھاتے کھارہ ہیں سے صفا
رکھے اسی باپڑوں کے کھانے میں قصار کھے کھارہ ہیں ہے کیونکہ خون کے کھانے
سے طبیعت کراہت کرتی ہے اگر سالم اندہ کو معہ پوست کے یا سالم امار کو معہ
پوست کے یا تہی کو جوہ و حلت پر لکھی ہو۔ حوتس دیکر بچائی گئی ہو سالم گل گیا یا سالم
احروٹ کو معہ پوست کے یا سالم خشک مادام کو معہ پوست کے یا سالم سیتہ کو معہ
پوست کے گل گیا تو کھارہ ہیں ہے قصار کھے اور اگر خشک مادام یا خشک سیتہ
کو معہ معر کے چبا کر کھائے گا تو کھارہ لارم آئے گا اور حریرہ - برر کا جھلکا اگر خشک
ہو گا ماکی حالت میں ہو کہ جس کے کھانے سے لعرب و کراہت ہوتی ہے وہ اس کے
کھانے سے کھارہ ہیں ہے قصار کھے اور اگر ترو مارہ ہو جس کے کھانے سے
لعرب نہ ہو تو اس کے کھانے سے کھارہ بھی لارم ہو گا اور سائہ کیے حادل یا
ماحرہ یا مسور یا ماش کھانے سے کھارہ ہیں ہے قصار کھے اور ملنا می مٹی کھانے
سے کھارہ ہیں ہے مصار کھے اور اگر اس کے کھانے کا عادی ہو تو مصار و کھارہ
دو لول لارم ہوں گے - اور اگر مام رمصاں ورہ رکھے ماہ رکھے کی کچھ مدت
رہی اور ماحو و عدم بیت کے کھانے میں جماع سے مام دن مثل دورہ اڑوں

کے رُکارا تو وہ شخص ان روزوں کی قصار کھے کو کھائے بیٹے جماع سے نہ
ست عبادت الہی تمام دل رُکے رہے کام روزہ ہے حبِ ملاست رُکارا
تو جو نہ ہوے یہ کے جو شرط روزہ ہے روزہ نہ ہو اس لئے اس کی قصا
ر کھلا لارم ہے اور کھارہ اس وجہ سے لارم ہیں آنا کہ امام رُکے رد تک
یہ شرط ہیں اگر تدرست اور تقیم آدمی ملاست کھی کھائے بیٹے جماع سے تمام
ون رُکا ہے تو ان کے رد تک روزہ ہو جائے گا اور اگر عداوہ روزہ تو رُ
ڈالے گا تو ان کے رد تک کھارہ لارم ہوگا۔ تو امام رُکے رد تک وہ ملاست
کھی روزہ دار ہے ارجبِ سامِ دل رُکارا نہ کھانا نہ بیانا جماع کما روزہ کی
تو رُے والی کوں سی چربائی لگئی جس سے کھارہ لارم ہو اور نہ کھی کہہ سکتے ہیں کہ
کھارہ تو روزہ عدا تو ڈالے یہ موقوف ہے اور جب یہاں شروع سے وجہ
عدمِ ریت کے جو شرط روزہ ہے روزہ ہی ہیں ہو تو معدوم کا فاسد کرنا محال
ہے اگر کسی شخص کو ملاست روزہ رمضان کی صبح ہو گئی پھر اس نے ریت تو وہ
کے کھائی لسا تو وہ قصار کھے کھارہ ہیں ہے اور اس کی وجہ وہ ہی ہے جو اوپر
کے مسئلہ میں ساں ہوئی اور اگر اس شخص نے صبح کو روزہ کی ریت کر لی اور ریت
کرے کے بعد روال کے کچھ کھائی لیا تو کھی قصار کھے کھارہ ہیں نے
جو تہ اختلاف امام شافعی کے کہ ان کے رد تک رمضان کا روزہ دل کی ریت
سے صحیح ہیں ہونا اور جب روزہ ہی ہیں ہو انو اس میں کھائے سے کھارہ کیونکہ
واجب ہو گا روزہ کی نصار کھے اور اگر خلق میں میہ کا قطرہ یا اولہ یا رُف ساس
لہ قتل روال امام صاحب کے روایت اور یہی ظاہر اولہ ہے اور صاحب کے رد تک اگر بعد روال کے کچھ کھا
لیا یا تو قصار کھے کھارہ ہیں ہے اور اگر قتل روال کے کھائی لیا تو کھارہ واجب ہو گا کیونکہ قتل
روال ریت کا کر لیا مگر لوقوع بحاس کو اس سے کھائے بیٹے سے قوت کو یا کھلا ماعد روال کے ۱۲

کے ساتھ چلے گئے تو روزہ فاسد ہو گیا قصار کھے اور اگر مہ میں عمار چلا گیا یا اسوہ
 کے یا چہرہ کے سینہ کے ایک دو قطرہ چلے گئے تو اس سے روزہ فاسد نہیں
 ہوتا اگر اسوہ یا سینہ کتر سے مہ میں جمع ہو جائے کہ جس کی مکملی ساری مہ
 میں معلوم ہو اور پھر اس کو مکمل حاسہ روزہ فاسد ہو گا قصار کھے اور اگر مردہ
 عورت سے جماع کیا یا جھوٹے لڑکی سے جو ابھی حد تہوت کو نہیں سہی اور قابل
 جماع نہیں ہے۔ جماع کیا کسی چو یا یہ حاور سے جماع کیا یا راں یا شکم عورت
 میں جماع کیا یا ہونٹ کا بوسہ لیا اور چوسا یا گال کا بوسہ لیا اور کاٹا مارح کا بوسہ
 لیا۔ با عورت کو س کیا یا یہ ہاتھ سے استمنا مالید کیا یا اسی عورت کے ہاتھ
 سے الیا کر یا یا عورت نے عورت کے ساتھ فعل کیا اور اس سب صورتوں
 میں انزال بھی ہو گیا تو روزہ فاسد ہو گیا قصار کھے اور اگر انزال نہیں ہوا تو روزہ
 فاسد نہیں ہوا حاسہ کہ اوپر بیاں ہوا اور روزہ رخصاں کے سوا اگر اور کوئی
 روزہ رکھ کر اس کو کھانے یا پینے یا جماع کرنے سے توڑ ڈالے تو قصار کھے
 کفارہ نہیں ہے کفارہ صرف رخصاں کے ادا اور روزہ توڑنے کے ساتھ
 مخصوص ہے اور اگر سوتی ہوئی روزہ دار عورت سے یا محوہ عورت سے صبح
 کو رات کی بیت سے روزہ دار اٹھی تھی پھر خون ہو گیا جماع کیا گیا یا مہ اور مجبومہ
 یہ کفارہ نہیں ہے قصار کھے لیکن مرد جماع کرے والے یہ رخصاں اور کفارہ دونوں واجب
 ہوں گے کیونکہ عاقلہ و غیر عاقلہ کے ساتھ دگی کو مارا رہے کچھ مرق نہیں اور اگر
 رخصاں کا روزہ دار دن کو کسی کی اردستی یا در حیر سے جماع کرے تو اس رخصا
 نے کو کفارہ رخصاں کی سراسر عورتوں کے ادا و روں کے ساتھ
 مخصوص ہے اگر رخصاں کے قصار و رخصاں کو یا اور کسی روزہ کو فاسد کر دے تو اس
 کے قصار کھے کفارہ نہیں ہے ۱۲

ہے کھارہ نہیں ہے اور اگر خیال و گمان کر کے سحری کھائی کہ مہور رات ہے حالانکہ اس وقت صبح صادق ہو چکی ہے یا روزہ اس حال سے کھول لیا کہ سورج ڈوب گیا حالانکہ اس وقت تک سورج نہیں ڈوبا تھا تو دو صورتوں میں روزہ کی ہمارے اور صبح صادق ہوئے میں تک ہو تو متہیز ہے کہ کھانا مینارک کرنے اور اگر کھالے تو روزہ صحیح ہے جب تک یہ یقین نہ ہو کہ بعد طلوع صبح صادق کے کھانا اور یہ یقین ہوئے پر ہمارے لے اور اگر غالب رائے یہی ہو کہ سحری ایسے وقت کھائی تھی کہ صبح صادق طلوع ہو چکی ہے تو احتیاطاً قصا کا روزہ رکھے اگرچہ بروئے طاہر الروایہ اس پر رضا ہنس ہے اور یہی صحیح ہے مگر یہ اس صورت میں ہے کہ جب کچھ طاہر ہو اور حب صاف طاہر ہو جائے کہ جس وقت سحری کھائی صبح صادق طلوع ہو چکی تو ہم قصا واجب ہے کھارہ نہیں ہے اور جب دو آدمی طلوع صبح صادق پر گواہی دیں اور دو آدمی صبح صادق طلوع نہ ہوئے یہ گواہی دیں اور پھر کچھ کھا پی لے اور پھر ظاہر ہو کہ صبح صادق طلوع ہو گئی تھی تو اس پر بالاتفاق قصا و کھارہ دو واجب ہوں گے کیونکہ اس بات کی تہادب موصول ہو گی اور یہی کی تہادب لےو ہے اور اگر ایک آدمی نے طلوع صبح صادق پر گواہی دی اور دو آدمیوں نے صبح صادق طلوع نہ ہوئے یہ گواہی دی اور پھر کچھ کھا پی لے اور پھر ظاہر ہو کہ صبح صادق طلوع ہو گئی تھی تو کھارہ نہیں ہے اس لئے کہ ایک آدمی کی گواہی حتم نہیں ہے اور اگر مردے اپنی صورت سے کہا کہ دیکھ صبح صادق طلوع ہو گئی ہے اور اگر صبح صادق طلوع ہوئے نہ ہوئے میں تک کھا اور پھر سحری کھائی اور کھائے کے بعد یہ تحقیق ہو کہ اس وقت صبح صادق طلوع ہو چکی تھی تو اس صورت میں بھی قصا رکھئے کھارہ نہیں ہے ۱۲۔

یا ہمیں اُس نے دیکھ کر کہا کہ ابھی صبح صادق طلوع نہیں ہوئی پھر مرد نے ایسی عورت سے جماع کیا پھر ظاہر ہوا کہ صبح صادق طلوع ہو گئی تھی تو روات صحیح مرد پر کھارہ ہیں اور اگر جاتی تھی کہ صبح صادق طلوع ہو گئی اور باوجود اس علم کے پھر کھانا یا یا جماع کیا تو اس پر کھارہ ہے اور جب تک سورج کے ڈونے میں شک ہو رورہ اطار کر رہیں جیسے جب عروب آفتاب یقین ہو جائے ماعروب آفتاب یہ غالب گمان ہو جائے اس وقت رورہ اطار کر لیا جائے کیونکہ علیہ طہ بھی مہر یقین ہے یہاں تک کہ بحر الرائق میں بحوالہ راریہ لکھا ہے کہ جب تک غالب گمان عروب آفتاب نہ ہو رورہ اطار نہ کرے اگرچہ نمودن اراں دلدے اگر وہ اطار کر لیا اور غالب رائے ہے کہ ابھی سورج نہیں ڈو ما تو اس پر قصا اور کھارہ دو لو ہیں کیونکہ غالب رائے مہر نقص ہے خواہ قبل عروب کے کھانا یا یا ظاہر ہو یا کچھ بھی ظاہر نہ ہوا اور اگر دو آدمیوں نے سورج ڈوب جانے کی گواہی دی اور دو آدمیوں نے نہ ڈونے کی گواہی دی پھر رورہ اطار کر لیا اس کے بعد ظاہر ہوا کہ سورج نہیں ڈو ما تھا تو مال العاق قصار کہی یڑے کی کھارہ ہیں ہے کیونکہ اس سے تہادت اتنا یراعتنا کر کے رورہ کھولا بعض کے روایات سحری اور اطار اٹکل کر کرادرت ہے بعض کہتے ہیں کہ اگر وہ خود یا اور کوئی صبح صادق کو نہیں دیکھ سکتا تو بیچارہ اٹکل سے کر سکتا ہے اور سحری ایک عادل آدمی کے قول پر بھی کر سکتا ہے اور جو بڑے تہردوں میں سحری کے وقت ڈکا تھا ہے اگر وہ ٹھیک وقت پر تھا ہے تو اس کے اعتنا پر بھی سحری کر سکتا ہے اور مرغ کی آوار پر بھی اگر بارہا کے نحر سے نہ ما معلوم ہو چکی ہو کہ وہ مرغ ٹھیک وقت پر آوار کر سکتا ہے سحری کرے میں کچھ ڈھیس بعض کے رد مال مرغ کی آوار پر اعتبار و اعتماد درست ہیں بعض کے رد مال

رورہ اٹکل پر افطار کرنا درست نہیں اور آبِ آدمی کے قول پر بھی اعتبار کر کے افطار کرنا درست نہیں دو آدمی ہوئے چائیں بس بظاہر اگر آبِ آدمی عادل ہو تو اس کے اعتبار پر افطار کرنے میں کچھ ڈر نہیں ہاں اگر اس کو سچا نہ جانتا ہو یا وہ مستور الحال ہو تو اس پر اعتبار کر کے رورہ افطار کرنا حاکم نہیں اور اگر اس تہر کے سب دہاتی آدمی رخصت کی سرتابی کو تہر کے گولہ کی آوار یا نقارہ کی آواز سے نہ جال کر کے کہ آج عید ہے رورہ افطار کر لیں حالانکہ وہ گولہ یا نقارہ کسی اور مات کا ہو تو اُن پر کفارہ نہیں ہے مگر کھس۔ اور پوری تحقیق و درافت کے بعد افطار کرنا چاہیے کہ اس میں احتمال ضرور ہے کہ گولہ یا نقارہ کسی اور مات کا ہو یا نقارہ کا یا تو لا گولہ چھوڑے والا غیر عادل ہو اور اگر گولہ کی آوار پر افطار کرے میں بھی اسی وجہ سے اٹکل کر کے رورہ افطار کرنا چاہیے اور روئے ظاہر مذہب افطار اٹکل سے درست ہے کہ اس میں اٹکل سے غلبہ طم ہو جانا ہے اور غلبہ طم میرے نہیں ہے میرا اٹکل کے ٹھس گولہ کی آوار پر رورہ کھولنا درست نہیں اس لئے کہ گولہ کی آوار سے غلبہ طم حاصل نہیں ہوتا اور یہ احتمال رہتا ہے کہ گولہ چھوڑے والا عادل و محتاط نہ ہو یا کسی اور مات کا گولہ چھوڑا ہو۔ اور جس شخص نے صبح صادق طلوع ہو جانے کے بعد

۱۔ علامہ شامی رد المحتار میں لکھتے ہیں کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ گولہ کی آوار اگر گولہ چھوڑا والا حاکم ہی ہو ہمارے زمانہ میں اس وجہ سے عید غلبہ طم ہے کہ ہر درسام کے قریب گولہ چھوڑنے کا وقت دارالقصا سے معین کر دیا جاتا ہے اور دیر و عذر کو بھی تلافی دیا جاتا ہے اور پھر ٹھیک وقت میں دیر و اہتمام و دیر اور عواہد کی جھوٹا ہے اس لئے گماں غالب یہ ہے کہ کہ خطا و غلطی نہیں ہوتی درہ سب لوگوں کے گماہنگار ہوئے اور یہیہ بھر کے روروں کی تصاویر واجب ہوئے کا دمال تمامہ ان رہے لوگ تو اس کے آوار سکر بلا اٹکل اور غلبہ دیکھو صوم

تشریح ناہنجاری اسل

اس گمان پر پھر ہی کھائی کہ پور رات ہے اور جس شخص نے اس گمان پر روہ کھول لیا کہ سورج عروج ہوگا اگرچہ اکو لوجہ فاسد ہو جائے روزہ کے اس کی قصاص بھی بڑی لگی مگر اس کو سارا دن کھائے پیے اور جماع سے مثل روزہ داروں کے اس دل میں سد رہا بھی روایت صحیحہ واجب ہے اور ایک روایت میں سد رہا سخت ہے اسی طرح جو سام نصف الہبار کے بعد ماضی الہبار سے پہلے کھانا کھائے کے بعد مقیم ہوا اور حائض اور نسا کو طلع و محری یا طلوع فجر کے پاک ہوئے پر اور محلوں کو افادہ کے بعد جبکہ کھانا کھایا ہو یا وقت بیت نسا ہو گیا ہو اور بیمار کو تدرست ہو جائے کے بعد یا جس نے عمدہ کھائے پیے جماع سے روہ توڑ ڈالا ماکسی بے جبراً روہ توڑا دیا یا حطا ڈوٹ گنا جیسے کئی کرے سے حل میں یا بی جلا گیا یا نہ لگا نصف الہبار پر مائع ہو گیا یا کامر اسلام لے آنا اس سب کو بقیہ لوم میں مثل روزہ داروں کے کھائے پیے جماع سے سد رہا جائے لیکن حائض و نسا کو نکالت حیض و نفاس اور مرص کو نکالت مرص اور سامر کو نکالت سمر روزہ دار کی متاسب کرنا یعنی سد رہا اجماعاً واجب ہے حائض و نسا ایک روایت کی رو سے پوشیدہ کھائیں پیئیں اور ایک روایت یہ ہے کہ کھلم کھلا کھائیں پیئیں اور مرص و سامر ایک روایت میں ہے کہ کھلم کھلا کھائیں پیئیں اور سامر و مرص و محلوں سے قتل نصف الہبار کے اگر کچھ کھانا یا پیا ہو اور مرص روہ کی بابت کر لیں تو روزہ

بقیہ ص ۵۴ - طعن روزہ انظار کرتے ہیں تم کلام التامی لیکن فی ماہ ہمدون میں اسلامی سلطنت ہیں ہے حوالہ انعام و اہتمام ہو سکے اس لئے انکل کر کے حب عروج آفتاب یقیناً یا عال گمان ہو جائے اس وقت روزہ انظار کرنا چاہیئے ہر معتز آدمی کے گوارہ ہوئے پر ملاطمتیاں روزہ کھانا نہیں چاہیئے ۱۲۴

۱۲۴ اور ہوائے ترکے کے جو مائع ہوا اور کامر کے حوالہ اسلام لے آیا ماقی سب کو اسے موت تندرہ کی ہوا کھائی ہوگی

ادا ہو جائے گا حائض و نساء اگر قبل نصف النہار یا یک ہو جائے کے بعد روہ کی
 یہ کرس تو انکار و فرس یا لعل ہرگز کچھ نہ ہوگا کیونکہ وقت کے اول حرویں جو
 سب روہ کا ہے حائض و نساء میں اہلت روہ کی نہ تھی اور روزہ عبادت
 واحد ہے اس کی تحریر نہیں ہوتی جب اس کے اول وقت میں اس کی اہلت
 نہ پائی گئی تو قیہ احرا یوم میں بھی وہی حکم قائم ہوگا۔ اور بچہ میں جب روہ رکھی کی
 طاقت وق رت یا بجائے تو اس سے روہ رکھو اما حائض اور اس کے لئے کوئی حاصل
 وقت نہیں ہیں ہے سردی و گرمی کے موسم اور حالت جسم کے اختلاف سے اس
 کا وقت بھی مختلف ہوا ہے مگر بچہ دس برس کا ہو جائے اور روہ نہ رکھے تو
 بچہ کو مثل مار کے مار کر اور تسمیہ کر کے رکھو اما جیسے اور تیرہ برس سے تجاوز کرنا چاہئے
 مسلمانوں کو چاہئے کہ جب ایسے بچہ کو پہلا روہ رکھو اس میں تو حسب مقدار ایسی عمرہ اور
 احرا اور مسکین و عرا کو ملا کر انکار و نساء و اطوار کرائیں اور انکو کھانا کھلائیں روہ انظار
 کراے کا ٹرا احرا و ثواب ہے مرنیا یا حصو اکرم ہی کر م صلعم سے من فطر صائماً او حصو
 عا دیا فله میل احرا رواہ السیہقی و شعیب الاکلیان اور مرنیا یا احصرت صلعم سے
 من فطر صائماً کاں لہ معصرۃ لدنوبہ و عتق رقبتہ من النار و کان لامتک
 احرا من غیر ان متعص من احرا شیعۃ رواہ السیہقی فی شعب الاکیان
 اس ماہ مبارک میں روہ داروں کو کھلائے یا لے کاڑا ثواب ہے اگر منکس ہو
 تو ہر سال تقریب روہ کتنا دوست احباب و غیرہ کو کھانا کھلائیں ورنہ بچوں
 کے روہ رکھوانے پر تو ضرور کھانا کھلا کر ثواب داس حاصل کرس اور بچہ اگر روہ
 کو فاسد کر دے تو اس سے قصا نہ رکھوائی جائے کیونکہ اس میں بچہ کو سفت ہے۔ ہمار
 کی ہمایہ والی جائے کیونکہ اس میں بچہ سفت ہیں۔ اور یہ مسئلہ بھی مادر رکھو کہ
 جس صورتوں میں کفارہ واجب نہ ہوئے کا حکم بیان ہوا وہ اسی وقت تک ہے کہ

بچوں کے روہ رکھوانے کا حکم

جب وہ فعل بیکر دوسری دفعہ اس شخص سے رورہ توڑے کے ارادہ سے سرزد ہو اگر بیکر دوبارہ رورہ توڑے کی عرص سے وہ فعل کرے گا تو روات بنتی یہ اس پر کفارہ واجب ہوگا۔

جو عاقل بالغ آدمی عمداً کھار واکراہ کے کسی پوری مہینہ مالوہ مردہ عورت سے رمصال کے رورہ میں دل کو فعل یا دسر میں جماع کرے یا کرے تو اس پر قصا وکفارہ دو تو واجب ہوں گے اور ارال ہوا تہرہ ہیں ہے جب حنفیہ مل یا دسر میں عات ہو حادے تو قصا وکفارہ دو ولو واجب ہو جائیکے۔ اگر عورت بھی رضا مند مطیع ہو تو اس پر بھی مثل مرد کے قصا وکفارہ دو ولو ہیں اور اگر حرام مردے سے فعل کیا اور عورت رضا مند مطیع نہ ہوئی تو عورت پر صرف قصا ہے کفارہ بالا جماع اس پر نہیں ہے اور اگر ابتدا میں تو عورت رضا مند مطیع نہ تھی مرد نے حرام واکراہ سے فعل کیا سکون کرنا میں رضا مند مطیع ہو گئی تب بھی عورت پر قصا ہے کفارہ نہیں اور اگر عورت سے مرد پر جبر کیا اور مرد نے حرام واکراہ سے اس کے ساتھ جماع کیا تو براسا صحت و بھتی نہ مرد پر کفارہ نہیں اور لو طاعت میں ہے صاحب کے ردیک فاعل یرمسا وکفارہ ہے اور امام صاحب سے اس میں دو روایت ہیں ایک مثل صاحب کے اور دوسری کفارہ واجب نہ ہونے کی لیکیں اکثر متلحے صاحبین ہی کے قول کو لیا ہے

جو عاقل بالغ کی قید سے محمول دڑ کا حارج ہو گئے کیونکہ وہ مخاطب احکام نہیں ہیں اور عمدہ کی قید سے محمول اور مکروہ ادراہی حارج ہو گئے اور مستہ کی قید سے جاریہ یا عیال اور مردہ عورت اور سیرہ حارج ہو گئے اور رورہ اور رمصال کی قید سے دیگر رورہ اور رمصال کی قضا کے رورہ حارج ہو گئے کیونکہ ان کے فاسد کرے پر کفارہ نہیں ہے لہذا ہنگ حرمیت رمصال کے اداسے رمصال کا رورہ فاسد کرے پر کفارہ بطور حد و سزا کے ہے ۱۲۔

جن باتوں سے قصا وکفارہ دو تو واجب ہے تب ہی ان کا بیان

اور قصا بالانفاق واجب ہے۔ اسی طرح جو حرسِ عداً مادہ اور آدمی کھاتے ہیں اس میں سے عداً کوئی چیز کھائے یا پی لے تو بھی قصا و کھارہ دو نو واجب ہیں اور قاعدہ کلی یہ ہے کہ حرسِ حیر کی عداً کھائے پیے سے اندر کی بدن کی اصلاح اور فائدہ ہو اس کو منہ کے درلیع کھائے پیے سے دورہ ٹوٹ جاتا ہے ککرا باگٹھلی کے گلے سے اگرچہ بظاہر دورہ کا توڑا ہے مگر چونکہ معالیٰ عداً مادہ اور اس سے اصلاح اور فائدہ بدن نہیں ہوتا اس لئے کھارہ نہیں ہے اور حقہ رکھنے میں اگرچہ معاً اس سے اصلاح بدن مقصود ہے لکن صوز ناوہ کھانا نہیں ہے اس لئے کھارہ نہیں ہے اسی طرح صحیح سالم خشک احروٹ یا مادام کو نکل لیا اگر صورتاً کھانا ہے مگر معاً کھانا نہیں کیونکہ اس کو نہیں کھائے اس لئے وہ بھی ککرا و گٹھلی کے حکم میں ہے باحشک کھا آنا یا گندھا کی آٹا کھانا اگرچہ صورتاً کھانا ہے مگر معاً کھانا نہیں کیونکہ اس طرح اس سے معصود تعدی یا تدوی نہیں ہوتی اور دحت کے پیتے کھائے میں اگر عداً اس کو کھاتے ہیں تو قصا و کھارہ دو نو واجب ہوں گے اور اگر عداً نہیں کھاتے تو صرف قصا واجب ہوگی اور اگر ایسے یا کسی اور کے منہ کے گلے ہوئے تھوک کو نکل گیا کھارہ نہیں ہے کیونکہ ہر شخص کو اس سے تعذر و کراہت ہوتی ہے ہاں اگر آپسے کسی محب و معشوق کا تھوک نکل گیا تو کھارہ واجب ہو گا کیونکہ اس سے نفرت اور گھٹن نہیں ہوتی اسی طرح اگر والدہ کو سر سے نکال کر پھر کھا گیا تو بعد از اباحت صح کھارہ نہیں ہے کیونکہ اس کے کھائے سے نفرت اور گھٹن آتی ہے عریضہ کہتا، رحمہم اللہ تعالیٰ کی مراد تعدی سے بہ ہے کہ جس کے کھائے سے بدن کی اصلاح اور فائدہ ہو اور وہ عداً بطور عداً یا دواً بطور حصول لذت کھائی جاتی ہو دیکھو گندہ ہوئے کچے آٹے یا خشک کچے آٹے میں اگرچہ اصلاح بدن اور عداًست ہے مگر اس مطلب کے لئے اس طرح عداً نہیں کھانا جاتا اور منہ سے لے اور اہم تاجی اور اہم احمدی کے رذیک بحرِ حلال کے کھائے پیے سے کھارہ لازم نہیں آتا اور

کھلے ہوئے تو اس میں بھی صلاحیت عدا اور صلاح بدن ہے لکن بوجہ کراہت اس کو حکماً اس صلاحیت سے خارج کیا گیا اور محبوب کے بھوک کو بوجہ بد واس میں داخل رکھا گیا کہ کفارہ بطور حد کے زحر و قوح ہے اور زحر و قوح کے لئے اس ہی حیروں کی ضرورت ہے جس حیروں کو آدمی عادتاً کھاتا پیتا ہے اور حلو عادتاً کھاتا پیتا نہیں اس سے تو آدمی خود ہی مار رہتا ہے جس طرح تراب کے پیسے پر بوجہ بدت شکر حد رکھی گئی مٹیاب یا حارہ یا حوں کے کھائے پیے یہ حد نہیں رکھی گئی کیونکہ ہر شخص بالطلع اس سے کراہت و نفرت کرتا ہے اور کچے گوشت کے کھائے میں اگر حیر مرے ہوئے جا لور کا ہوجنا کہ اس میں کیڑے نہ پڑے ہوں اور بدلودارہ ہوا ہو کھانا واجب ہے حالانکہ کچے گوشت کے کھائے سے بھی نفرت و کراہت ہوتی ہے مگر عادتاً اس وحدہ سے کفارہ ہے کہ گوشت سے فی لیسہ مقصود تعدی اور اصلاح بدن ہے مٹہ سے نکلے ہوئے توالہ اور کچے آٹے سے مقصود نہیں

یس اسی اصول پر جب رخصت کے رورہ میں دن کو کسی قسم کی کوئی روٹی یا کسی قسم کا کوئی کھانا یا کسی قسم کا کوئی ہلکا یا کسی قسم کا کوئی روضہ یا کسی قسم کا کوئی دودھ عدا کھائی لیگا تو قصداً کفارہ دو ولو واجب ہوں گے اور ہر اور متک اور رخصت اور کافور کو کھائے سے قصداً کفارہ واجب ہوگا اور سرکہ اور رخصت کا یا یا اور کم کا یا یا اور مقلے کا یا یا اور خررہ تر برکھیر الکرئی کہ و کا یا یا انگوڑ کا یا یا اور میہ کا یا یا اور روف اور اولہ کے کھائے پیے سے قصداً کفارہ دو ولو واجب ہوں گے اور جوٹی دوا استعمال ہوتی ہے جیسے گل ارمنی و عمرہ اگلے کھائے سے بھی قصداً کفارہ دو ولو واجب ہوں گے اور گچا گوشت و حیرنی کھائے سے قصداً کفارہ دو ولو لازم ہوں گے اور بھجے ہوئے جو کھلے سے قصداً کفارہ دو ولو واجب ہوں گے کچے بھجے کھائے سے کفارہ واجب ہوگا اور درختوں کے پتے اور نباتات

خکو عادتاً کھایا جاتا ہے اس کے کھانے سے قضا و کفارہ دو لو واجب ہوں گے اور حکو
 عادتاً نہیں کھاتے اس کے کھانے سے صرف صدا واجب ہوگی کفارہ واجب ہوگا اور
 مک کے کھانے میں روات صحیح و مختار کفارہ ہے اور اگر کسی شخص نے پیچھے لگوئے
 یا صمد کھلوئی یا سرمہ لگایا یا عورت کو ہاتھ لگایا یا تہوت سے بوسہ لیا یا ملا اور ال مساترۃ
 فاحشہ ہوئی یا کسی جو یا یہ جانور سے جماع کیا اور ارال نہ ہوا یا نیک اگلی درس
 کی اور اس میں سے کسی محل کے کرے یہ یہ گماں کیا کہ میرا وزہ ٹوٹ گیا اور پھر عدا
 کھانی لیا تو اس پر قضا و کفارہ دو لو واجب ہوں گے کیونکہ اس امور سے رورہ ٹوٹے
 کا گماں نہیں ہو سکتا ہاں اگر کھانی لیتا یا جماع کرتا یا احتلام ہو جاتا یا عورت کے دیکھے
 سے ارال ہو جاتا یا ار حودتے آجاتی اور ان امور سے یہ گماں کرتا کہ میرا وزہ ٹوٹ گیا
 اور پھر عدا کھانی لیتا تو بوجہ شہ کے کفارہ واجب نہ ہوتا اور پیچھے اور صمد اور سرمہ وغیرہ
 سے رورہ ٹوٹ جانے کا گماں محض ہوتو وہ محل گماں ہے اس لئے قضا و کفارہ
 دو لو واجب ہوں گے اور اگر کوئی مسمیٰ یہ متوئی دیدے کی بھوں سے رورہ ٹوٹ جاتا
 ہے تو پھر بوجہ پیدا ہو جانے کے عدا کھانے پر کفارہ واجب نہ ہوگا اگرچہ معنی جہا ہی
 کرے کیونکہ پھر اس کا گماں محل نہ ہوگا یا کوئی حدیث سنی اور اس کی تاویل و
 تفسیر سمجھی تو بھی بوجہ پیدا ہو جانے سے کفارہ لازم نہ ہوگا اور
 سربا دڑ ہی میں تیل ڈال کر یا عیت کر کے یہ سمجھا کہ رورہ ٹوٹ گیا اور پھر عدا کھانی
 لیا تو کفارہ و قضا دو لو لازم ہوں گے اور بعض علماء کے نزدیک عیت کا حکم بھی بوجہ

نہ مثلاً منیٰ متقی ایسا متوئی دیدے کو کہ امام اوداعیؒ اور امام احمد حنبل کے رد میں بھوں سے محسوس

ظاہر حدیث انظر المحام والمحموم رورہ ناسد ہو جاتا ہے ۱۲۰

۱۱۰ حیا کہ حدیث میں ہے انظر المحام والمحموم یا حدیث میں ہے خمس یعطون

الصائم الکذب العیة والمیمۃ والیہن الکادۃ والطر متھوۃ ۱۲۰

تہ کے مثل بھجیوں کے ہے کہ اگر کوئی نہفتی نہ موٹی دے کہ عیب سے رو رہوٹ
جاتا ہے ماحدیت سکر اور اس کی تاویل نہ حاکم سمجھے کہ میرا ورہ ٹوٹ گیا اور پھر
عمر اکھائی لے تو لوح تہ کے کھارہ۔ احب نہ ہوگا اور صاحب بحر الرائق ای کو لوح
تہ اسح کہتے ہیں مگر علامہ تاجی رد المحتار میں لکھتے ہیں کہ عیب کی حدت سے بالاجماع
تو اب آخرت کا حاکم مراد ہے اس کے ظاہر کی کسی کا عمل نہیں ہے بطلان بھجیوں کی
حدیت کے کہ اس کے ظاہر پر امام اورانی اور امام احمد حسن کا عمل ہے اس لئے حدت
عیب سے کوئی تہ یہ اہیں ہوتا اور عمل اسی پر ہوا جائے جس پر اکثر ہیں اور اگر
رو رہ دار اک بوتل کی رار کوئی حیر باہر سے اٹھا کر عمر اکھا گیا یعنی گل گیا اور ورہ ماسد
ہوگا اور روات صحیح قصا و کھارہ دو لو واجب ہوں گے لکن اگر اس طرح جیا کر کھا لیا
کوہ نہ میں حیت کر میت نہ ماو ہو گیا تو ورہ ماسد نہ ہوگا لکن اگر خلق میں اس
کا مرہ پایا جائے گا تو ورہ ماسد ہوگا اور ہر چھوٹی حیر کے جیا کر کھانے میں یہ مہول قائل
یاد رکھے کے ہے کہ حب خلق میں اس کا مرہ پایا جائے۔ نوہ مصدر ورہ ہے۔
اور ورہ توڑے کا کھارہ تل کھارہ ظہار کے نہ ہے کہ اول علام آرا کرے اور اگر
علام نہ پائے تو وہ ہمیشہ کے متواتر ورے رکھے سوائے عذر جس کے اور کسی عذر سے

کھارہ ظہار

لے کھارہ ظہار کی یہ آیت ہے والدین لطافہ میں سماء ہم موعودوں لہا قاتلو انھو
رحمہ من قبل ان یتماسدا لکم و عطفوں نہ واللہ مما عملوں حمیر میں لم یجد
وصیا و ہم ہیں مسالین من قبل ان یتماسدا ان لم یستطع فاطعام سمن مسکینا ۲۲
۲۳ حمیوں کے ردیک نہ ماسے سے یہ مراد ہے کہ اس کے یاس علام موجود نہ ہو اگر علام موجود ہو
خواہ مصل در اندہ ہو یا نہ ہو تو علام ہی آرا کرے اگر جو اس کی حدت کا محتاج ہو اور اگر علام
نہ ہو اگر علام کی حیت موجود ہو اگرچہ مصل ہو تو علام حریدے کی ضرورت نہیں رو رہے
رکھے ۱۲ نہ

بالمعدر اگر بیچ میں روزہ ترک کر دے تو پھر اسے سر لو متروّع کرے اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو سٹھ مسکیوں کو کھانا کھلا دے اور نہ کفارہ مرد عورت علام آرا یا مادتاہ امیر عرب سیر برابر ہے جو علام کفارہ میں آزاد کیا جائے خواہ وہ کافر ہو یا مسلمان مرد ہو یا عورت چھوٹا ہو یا بڑا حائز ہے لیکن اند یا مادو لو یا ہتھ کٹا ہوا مادو لو پیر کٹا ہوا مادو لو ہتھ کے انگوٹھ کٹا ہوا اور لایققل محول اور دبیر اور مکتات کہ جس کے کچھ مال کثرت ادا کیا ہو اور ام ولد کا آزاد کرنا کفارہ میں حائز ہیں ہاں جس علام سے کچھ بھی دل کتاب ادا کیا ہو اس کا آزاد کرنا حار ہے اور کفارہ میں روزے ان دو مہینوں کے لیے دریے رکھے جس میں رمضان تریف اور عید الفطر اور عید الصبحی اور ایام تشریق نہ ہوں کیونکہ اگر درساں میں سوائے عذریہ کے سلسلہ تو از متقطع ہو جائے گا خواہ عذر سے ہو بالمعدر تو متروّع سے رکھنے پڑے لیکن کفارہ طہار میں ال دو مہینوں کے درمیان جس عورت سے طہار کیا ہے اگر اُس سے پہلے یا بعد خواہ دل کو یا رات کو جماع کرے گا وہ سلسلہ متعلق ہو کر پھر اسے سر لو دو مہینہ کے روزے رکھنے پڑے کفارہ صوم اور کفارہ قتل میں جماع کرے سے سلسلہ متعلق نہیں ہوگا اس میں تو صرف عذر سے بالمعدر درمیاں میں روزہ چھوڑ دیے سے سلسلہ متعلق ہوگا اور بعد حص روزہ چھوڑے سے بھی تو از متعلق نہ ہوگا اور اگر وجہ مرض یا ٹہا بے کے روزے کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو سٹھ مسکیوں کو کھانا کھلا دے یہی ہر مسکن کو نقد صدقہ فطر کے نصف صلح کیوں یا کیوں کا آنا یا ایک صلح کھوریں یا جو یا جو کا آنا یا کی قیمت دیدے یا دو لو دو صبح و تمام ساٹھ آدمیوں کو بیٹ بھر کر کھانا کھلا خواہ کوئی کم کھائے یا زیادہ کھائے مگر چھوٹے سے دو دہیتے یہی کھانا حائز ہیں

۱۵ اور لباس سے ہی اسے متروّع کرے ۱۶

۱۷ امام تاجی کے نزدیک کامر کا اس میں آزاد کرنا حائز نہیں ۱۸

کہو کہ وہ پوری عداوتیں کھاتا ایک آدمی کو ساٹھ دن تک دو لوہے کی میٹ بھر کر
 کھلائے یا قدرید کو ایک سکس کوٹھڑی کے دیکھے اور کھا کھلائے میں
 دو لوہے کی روٹی کے ساتھ سائل ہو یا ہتر ہے اور اگر حوکی ماہرہ حواری کی روٹی ہو تو
 سائل کا ہونا سطر ہے گہیوں کی روٹی کے ساتھ سطر ہیں ہے اور ایسے ہول اور صرع
 اور احد الروحیں اور ایسے علام اور سند کو دنا درست ہیں۔ اس جس شخص نے اس
 میں مل نصف البہار مصال کے رورہ کی سب کی راب سے ست معین ہیں کی پھر
 عدا کھائی لیا یا جماع کر لیا تو لوح اختلاف امام شافعی کے کفارہ ساقط ہو جائے گا۔
 کیونکہ امام شافعی کے نزدیک دن کی سب سے رمضان کا رورہ ہیں ہوتا اور ہر
 کھائے یا جماع سے بھی کفارہ ساقط ہو جائیگا اور اگر مقیم آدمی نے راب سے رورہ
 کی بیت کی پھر اس سے عدا کھائے یا جماع سے رورہ توڑ ڈالا پھر ارجوہ قدنی
 طور پر ملا اس کے کسی محل کے کوئی سب رورہ کا ساقط کر دیا ہو گیا مثلاً اتفاقہ
 السمار ہو گیا کہ جس میں رورہ نہ رکھنا حار ہے یا عورت کو حیض آگیا تو اب قصاص
 کفارہ ساقط ہو جائے گا اور اگر اپنے آپ کوئی رحم لگا کر مار ہو گیا تو ایک روات میں
 کفارہ ساقط ہو جائے گا مگر وہ اب معتدیہ ہے کہ کفارہ ساقط ہو گا کہ یہ جو
 اسی کا صل ہے اور روزہ توڑنے کے بعد اگر کوئی حرام سمر میں لے جایا گیا تو ایک روات
 میں کفارہ ساقط ہو گا اور وہ اب معتدیہ ہے کہ کفارہ ساقط ہو گا اور اگر ایسی عورتی سے
 سمر کر گیا تو بالاتفاق کفارہ ساقط ہو گا اسی طرح اگر اس کو اس دن حیض آئے کی
 عادت بھی یا بخار آئے کی ماری تھی اور راب سے رمضان کے روزہ کی سب کے پھر
 رورہ توڑ ڈالا پھر اس دن بخار یا حیض نہ آیا تو ایک روات میں کفارہ ساقط ہو گا اور

لے عربی میں لفظ اِدام ہے اور وہ ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس سے روٹی لگا کر کھائی جائے خواہ دال ہو یا تر ہو
 ہو یا گوشت ہو حدیث میں ہے لیم الادم اکل سرکہ اچھا سائل ہے ۱۲

ای کو صحیح کہتے ہیں اور بعض کے رد یک کفارہ سا قہو حائگا اور اسی کو متحد کہتے ہیں اور
 ایک رمضان میں دو دفعہ کھائے یا بیسے یا جماع سے اگر رورہ توڑ ڈالا اور پہلے کا کفارہ
 ہمیں دیا تو دو لو کا ایک کفارہ کافی ہے لیکن اگر پہلے کا دمدا تو بھروسہ دوسرے کا دو مارہ
 دسا ہوگا اور اگر دو رمضانوں میں دو رورے توڑ ڈالے اور پہلے رمضان کا کفارہ ہمیں
 دیا تو امام محمد کے نزدیک اس میں بھی دو اور رمضانوں کے لئے ایک کفارہ کافی ہے اور
 یہی معتمد ہے اور ایک روایت یہ ہے کہ دو کفارہ دے بعض کے نزدیک یہی صحیح اور
 طاہر الرواۃ ہے اور بعض کے رد یک قائل مویہ امر ہے کہ کھاتے یا بیسے سے حید معہ
 رورہ پڑے میں اگر پہلے کا کفارہ ہمیں دیا تو سب کا ایک کفارہ کافی ہے اور اگر جماع
 سے کر رورہ توڑا اور پہلے کا کفارہ ہمیں دیا تو ہر ایک کا کفارہ الگ الگ دسا جائے
 سب کا ایک کفارہ کافی ہے ہوگا کہ جو جماع سخت تصور ہے اسی لئے امام شافعیؒ کے رد یک
 صرف جماع ہی سے رورہ توڑے پر کفارہ ہے کھائے بیسے سے رورہ توڑے میں
 کفارہ ہمیں ہے اور جو شخص رمضان میں عمدہ رورہ توڑ ڈالے اور بھروسہ مارہ اس کے
 رورہ توڑے کا خوف ہو تو اس کو قید کیا جاوے اور قہر رد کیا جائے اور جو شخص عمدہ
 علی سبیل التہرہ رمضان میں بلا عدد دن کو کھائے بیسے تو اس کو قتل کیا جائے۔ اور اگر
 ار حود رورہ میں تے انکی خواہ نہ بھر کر آئی یا کم اور کل گئی اور لوٹ کر بیٹ میں نہیں
 گئی تو رورہ فاسد نہیں ہوا اور اگر بلا اس کے کسی محل کے وہ تے حود لوٹ کر بیٹ میں
 چلی گئی اگرچہ وہ مسہ بھر کر تھی اور اس شخص کو ایسا رورہ سے ہو مابھی یا د تھا تو امام محمدؒ
 کے نزدیک رورہ فاسد نہیں ہوگا اور یہی صحیح ہے اور اگر حود اس تے کو حود بھر کر
 آئی تھی تو نا کر بیٹ میں لیگیا خواہ سب تے کو لیگیا یا بعض کو اگرچہ وہ بعض جے کی برابر
 ہو یا اس سے زیادہ ہو تو بالاتفاق رورہ فاسد ہو جائے گا قصداً کئے کفارہ ہمیں ہو
 اگر وہ تے جس کو حود لوٹا کر بیٹ میں لے گیا نہ بھر کر تھی تو روایس صحیح مختار

رورہ میں سے کا مسئلہ

رورہ فاسد ہو گا اور اگر وجود تو تھے ہنس آئی اُس نے عہدِ نادودہ مادہ ہونے رورہ
 کے وجود تھے کی اگر سہ بھر کہے ہوا وہ خود لوٹ کر سیٹ میں گئی مابہ خود لوٹا کر سیٹ
 میں لے گیا یا یہ کہ نہ تو وہ خود لوٹی نہ اس نے خود لوٹا یا بالاحصاء رورہ فاسد ہو گیا
 اور اگر وہ سہ بھر کہیں ہے اس سے کم ہے اور وہ نہ خود لوٹ کر سیٹ میں گئی نہ
 اس نے خود لوٹا یا تو امام ابو یوسفؒ کے نزدیک رورہ فاسد نہ ہو گا اور یہی صحیح ہے
 اور امام محمدؒ کے نزدیک فاسد ہو گا اور یہی طاہر الزوایت ہے اور اگر وہ تھے خود لوٹ کر
 سیٹ میں چلی گئی تب بھی رورہ فاسد نہ ہو گا اور اگر اس نے خود لوٹا یا تو ایک روایت
 میں رورہ فاسد نہ ہو گا اور یہی صحیح ہے اور ایک روایت میں فاسد ہو گا یہ
 تفصیل جوتے کی سیاں ہوئی نکھائی یا بیانی یا صغریا جوں کی تے کے متعلق ہے تعلیم کی
 تے خواہ سیٹ میں سے چڑھ کر آئی یا سر میں سے اتر کر آئی مُطلقاً فاسد رورہ نہیں ہے
 یعنی خواہ تے تعلیم کی خود آئی یا یہ شخص خود تے کرے خواہ سہ بھر کر ہو یا اس سے کم ہو
 خواہ تے خود سیٹ میں لوٹ جائے یا یہ شخص خود تے کو سیٹ میں لوٹا کر لیجائے۔
 رورہ میں کسی چیز کو چکھنا یا چامنا ملاعدہ مکروہ ہے اور اگر کسی عورت کا تنہا ہر بالوں کی
 کا مولد مراح ہو تو کھائے کا مک چکھنا اس کو مکروہ نہیں اسی طرح چھوٹے بچہ کو
 کوئی چیز چاکر میں دے کیسے، حاکم کوئی نے رورہ دار عورت حائض یا بلساہٹ
 یا کھلا ہوا دودھ مایکا ہوا کھانا مودہ ہو مکروہ نہیں اور کسی چیز کے حرمے میں اگر
 بغیر چکھے چارہ نہ ہو اور غل کا خوف ہو تو چکھنا مکروہ نہیں ورنہ مکروہ ہے اور شہد

مکروہات روزہ کا بیان

۱۔ یہ مسئلہ درمختار کا ہے علامہ ساداتی رحمہ اللہ لکھتے ہیں فی ہذا الاطلاق شامل
 واللہ اعلم بصحة هذا الاطلاق وصحة قياسه على الطهارة
 ملیر احح - ۱۲۷

۲۔ ظاہر یہاں ان چیزوں میں کراہت سے مراد کراہت تشریعی ہے ۱۲۷

اور کھی کو اچھے سے کی تساحت کیلئے دیکھا مکروہ ہے اور ملاعدریکھنے اور
جائے میں کراہت کا حکم مرض روزہ میں ہے نعل میں نہیں ہے اور سعید گوشت
کایا مکروہ ہے کیونکہ وہ لوجیب دار ہوئے کے منہ میں چھٹ جاتا ہے اور
سیاہ گوند جو جیب دار اور چھٹے والا ہے اس کے جمانے سے روزہ ماسد
ہو جاتا ہے کیونکہ وہ میٹ میں اتر جاتا ہے اور عورت کا لوسہ لسا اور مس کرنا اور معاف
اور ساترہ حاجتہ اگر حلق اور ازال کا خوف ہو تو مکروہ ہے اور اگر وہ خوف نہ ہو تو
کچھ ڈر نہیں مگر بہتر نہیں اور ایسا لوسہ کہ جس میں عورت کے دو لوہو ٹوٹوں کو چوسے
مکروہ ہے اور داڑھی میں اور سر میں نیل ڈالنا یا سر سے لگا مکروہ نہیں لیکن اگر داڑھی
نقد راکست کے ہے جو سوں ہے اور پھیل اس لئے ڈالتا ہے کہ اولیٰ ہو تو
مکروہ ہے کیونکہ ایکست سے رادہ کا قطع کرنا واجب ہے جیسا کہ ہایہ اور
معراج الدرایہ میں ہے اور اسی سے متح القدر میں نقل کیا ہے کیونکہ واجب کے
ترک سے آدمی گنہگار ہوتا ہے مگر علامہ اس حکم مصری صاحب بحر الرائق وغیرہ
نے لکھا ہے کہ جس حدیث ترمذی سے صاحب بہادر استدلال کرتے ہیں
اس سے وجوب ثابت نہیں ہوتا ای لئے اکثر فقہائے لفظ وجوب کو حذف کر کے
یہ لکھا ہے کہ ایک مست سے رادہ کو لٹوایا جائے۔ لیکن جب ایکست سے کم ہو

خدا کی طرف سے
عطا ہے اور وہ
جہاں کی
کھلی والی
ہم کو
میں سے
عظیم کو
یا مصطفیٰ
وہ ہے

۴۰۰ ہا کی عمارت یہ ہے کہ کیا فعل لطویل اللحیۃ ادا کا نفع نقد السون وهو
القصر کا اس رصاحب ہا یہ تکفیر میں وما وراعد لک عن قطعہ ہذا
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کان فاعدا من اللحیۃ من طولها وعرضها اور وہ انو عیسے
الترمذی فی جامعہ ۱۲۰۰

سنة ما يحرم من مواليد الحمار والقوس سنة فماراد على قصته وطعها ارنخ م
والا والولعي وماراد يعص في السرح السخن اسمعيل لاس بلان يشص
على الحجة فاد اراد على قصته سى حركه كما فى الكلب وهو سنة كما فى المبتقى
وقى المحبة واليسامح وغيرهما لاس ماحد اطراف الحجة او الحالة الا سعى ليد

تو پھر اس کے قطع کرنے کوئی بھی مساح نہیں کہتا اور آپ رورہ میں دن کو اگر چہ دودھ
بھر کے ہو سوا کہ ماکر وہ ہمیں ملکہ متل اور دلوں کے سست ہے اور پھینے لگو اے
یا بعد کراے سے اگر بوجھ صفر رورہ فوت ہے کا خوف ہو تو مکروہ ہے اور
یہ خوف نہ ہو تو مکروہ نہیں اور بدل کو گیلہ لکڑی لپیٹا یا بصر ص و صولٹی کرنا یا ناک
میں پانی دینا یا ہاٹھ ڈک کبڑے روایت معنی نہ مکروہ نہیں اور بہ میں اوکھ لکھ چکا
ہوں کہ امام صاحب اس وجہ سے ان باتوں کو سہر نہیں سمجھتے کہ ان امور سے عباد
الہی میں آدمی کی پریشانی اور تنگدلی کا اظہار ہوتا ہے۔ اور سحر کا کھانا سب ہے
اور سحر آخر اب کا جیٹھا حصہ ہے فرمایا احباب سرور عالم سے کہ ہمارے اور اہل کتاب
کے رورہ میں فرق سحری کا ہے اور فرمایا آنحضرت صلعم سے کہ سحری سب برکت
ہے اگرچہ تم ایک گھوٹ یا بی کا ہی ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرستہ رحمت
بھیجتے ہیں سحری کرے والوں پر اور فرمایا آنحضرت صلعم سے کہ سحری کھایا کرو اور میں کہتا

سحری اور انظار کا بیان

(روایت فقہیہ ص ۱۲۸) والاعلیٰ وحده التوفیق ولا مال احد من حامد و متعمر و حده عالم بے بند
عقلی المحبتیں لا یجعلن سحر حلقہ وعن ابی یوسف لا بأس ۱۲۸
۱۲۸ الوداد میں ہے کہ احباب سرور عالم صلعم سے کرنی یا باس کی وجہ سے رورہ میں ایسے سربارک یا بیانی
ہے اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ رورہ میں گیلہ لکڑی کر کے اپنے دل پر لٹھ لیتے تھے جو کھیا موعودت الہی پر ہیں
اور باعث تسلی و تسکین ہیں اس لئے ان کے کرے میں کوئی گراہت نہیں ۱۲۸
امام لودی رحمہ ص ۱۱۱ صحیح مسلم اس حدیث کی ترح میں لکھتے ہیں کہ حلیا کا اس امر پر اعمل ہے کہ سحری
کرنا سب ہے اور یہ واضح نہیں ہے اور رکعت اس میں ظاہر ہے کہ اس وقت کے کھانے سے رورہ
رکھے یا آدمی کو قوت ہو جاتی ہے رورہ کی تسق ہو جاتی ہے اور رورہ پر رحمت پیدا ہوتی ہے
اور یہ مصیبت بھی ہے کہ یہ وقت رول رحمت اور قول دعا اور استعصار کا ہے اس وقت ہوتا
ویدار ہوئے پر شاید اللہ تعالیٰ یہ بہت و توفیق دے کہ وہ صحیح ملک اللہ تعالیٰ کے ذکر اور دعا
اور استعصار اور سارہ تہجد میں مصروف ہو کر نور عظم حاصل کرے ۱۲۸

ہے اور سحری کی تاخیر سخت ہے جب تک رات کے ہونے میں شک نہ ہو اور جب تک تک ہو تو بھیر کھانا مکروہ ہے اور اگر ارکا دل نہ ہو تو انطار کئے میں حلدی کرنا سخت ہے اور حلدی سے مراد ہے کہ جب طل عال اس بات پر ہو جائے کہ آفتاب غروب ہو گیا تو رورہ انطار کر لے پھر دیر نہ کرے اور جب تک طل عال غروب آفتاب پر نہ ہو رورہ نہ کھولے اگرچہ مودن ادا نہ کہے اور حدیث میں ہے کہ رورہ کھور یا انطار کر دے اس میں برکت ہے اگر وہ نہ ہو تو یابی پر کھول لے کہ وہ بھی پاک ہے اور خود احباب سرور عالم صلعم بھی ترکھوروں پر رورہ انطار فرماتے اگر وہ نہ ہو میں تو خشک کھوروں پر وہ بھی نہ ہو میں توحید گھوٹ یا بی سے رورہ انطار فرمالتے اور انطار فرماتے وقت یہ دعا پڑھتے

دهد الطما واملت العروق وملت الاحراستاء الله اور دعا بھی حد میں ہے اللهم لك صمت وعلی رقتك افطر اور جو شخص طلب معاش و رورہ میں دل کو سخت جسمانی محنت مردوری کے کام کرنا ہے جیسے بھاریا لوہار مردار و غیرہ اگر وہ گرمی میں کسی رخصاں کے رورہ میں شدت گرمی و پیاس سے متیاب و بیقرار ہو جائے اور رورہ توڑ ڈالے تو اس پر کھارہ ہے نص کے روک کھارہ نہیں ہے اور اسی پر نص علماء کا فتویٰ ہے۔ ایسے جسمانی محنت مردوری کر والوں کو رخصاں میں ایسے کام کرنے حائز نہیں کہ جس سے ضعیف ہو جائیں اور رورہ نہ رکھ سکیں دو پہر تک ایسا کام کر لیں۔ اور اگر کوئی شخص اتنا ضعیف و بالواں ہے کہ اگر روزہ رکھتا ہے تو نماز کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتا تو وہ شخص رورہ رکھے اور نماز بٹیکر پڑھے تاکہ دو عبادتیں ادا ہو جائیں۔

تس رات دل کے سفر میں اگرچہ سفر معصیت ہو جیسے چوری ڈاکہ رانی وغیرہ جتنے دل سفر میں رہے اتنے دل رخصاں کا رورہ نہ رکھا جائے پھر اتنے دن

ان عوارض کا بیان آپ سے رخصاں کا روزہ نہ رکھا جائے

کے روروں کی تصاحب مقیم ہو رکھے اور اگر روزہ رکھے سے سفر میں کوئی مشقت
و مصرت نہ ہو تو سفر میں روزہ رکھنا اصل ہے۔ اسی طرح حاملہ اور دودہ پلائیوالی
عورت جو اہاں ہو یا دانہ اگر وہ اپنے اور اپنے بچہ پر طبعاً غالب حائل ہوں تو
روزہ نہ رکھیں اور قدرت ہوے پراں روروں کی قصا رکھیں۔ اور جو شخص
رمضاں میں مریض ہو اور روزہ رکھے سے زیادتی مرض کا خوف ہو تو وہ روزہ
نہ رکھے اور تندرست ہوے پراں روروں کی قصا رکھے اور اگر تندرست آدمی
کو کسی طیب حادثی مسلمان کے تاسے سے یا آثار و علامات و تحریر سے روزہ
رکھے میں طبعاً غالب مرض کا خوف ہو یا لومڈی علام کو شدت گرمی سے لعل
عالم محنت متقت و عمرہ میں خوف ہلاکت ہو یا خادم و خادمہ کو کھانا پکانے کا
کاح محنت متقت میں طبعاً غالب ضعف کا خوف ہو تو روزہ نہ رکھیں اور قدرت
ہو جائے پراں کی قصا رکھیں اور روزہ رمضاں کی قصا فی العور واجب ہیں علی التراجی
واجب ہے یعنی جب قدرت ہو رکھے اسی لئے لعل روزہ نہ رکھنا تھا کہ روزہ
سے پہلے درست ہے اور اگر دوسرا رمضاں آگیا اور گدشتہ رمضاں کے روروں کی

لہ کیونکہ دیار یروہ بعد احارہ کے دودہ یا ماد واجب ہے اور ماں پر دیا نہ واجب ہے خواہ ماں
آئودہ ہو یا تنگ دست اور اگر مای تنگ دست ہو مادہ بچہ دوسری عورت کا دودہ نہ بیے تو دوا
و حکماء واجب ہے ۱۲

۱۳ مسلمان کی قید اس لئے ہے کہ کامر کا قول قابل اعتماد ہیں اگر مسلمان یم سے ماسر مدع
کی اور کامرے یا بی دے کا وعدہ کیا تو ماسر قطع نہ کرے اسی طرح اگر کامر طلب روزہ رکھے میں زیادتی
مرض کا خوف مایاں کرے تو روزہ ترک نہ کرے کیونکہ احتمال ہے کہ وہ ماسر روزہ فاسد کرے
کی عرض سے ایسا کہتا ہو اس لئے بعض علما کے ردیک حمین الطال عادت نہ ہوا میں کامر
طیب سے علاج کر اور سب سے بعض کے ردیک مطلقاً درست ہیں کیونکہ ایک بدہب میل نامی خیر ہوئی کمر
۱۴

قصا ہمیں رکھی تو اس قصا سے پہلے اس رمضان کے ادا کے روزے رکھے اگر
 قصا کے روزہ کو مقدم کر کے رکھ سکا تو وہ اسی رمضان کے ادا ہی کے روزہ
 ہوں گے اور اگر مرض و سافر وغیرہ اسی حالت سفر و مرض و غیرہ کے عذر میں
 رہ کر مر جائیں تو ائیر مدیہ دے کی وصت کرنا واجب نہیں کیونکہ ان کو وہ زمانہ
 ہی ملا جس میں قصا رکھنا ان پر واجب ہوتا۔ اور وصت اسی وقت ایرو واجب
 ہوتی کہ جب قصا رکھے گا مارا ملے پر بھی قصا رکھتے یعنی شخص بحالت سفر یا مرض
 و عذر مر گیا اس پر یہ قصا واجب ہے نہ دے کی وصت واجب ہے بلکہ
 وصیت کرے گا تو صحیح ہوگی اور تلت مال سے پوری کی جائے گی اور اگر بعد زائل ہوئے
 عذر سفر و مرض وغیرہ کے مرنا تو حصد روزہ بعد رجوع الی عذرات کے انکو ملا اور
 رکھے اتنے دن کے فدیہ ادا کرے کی وصت کرنا واجب ہے یعنی جو مرض تندرست
 ہو گیا اور سافر اپنے وطن میں آگیا اور جتنے دن کے روزے رمضان کی حالت سفر
 و مرض میں فوت ہوئے تھے پورے اتنے ہی دن تندرست یا مقیم رہا مگر قصا کے
 روزے رکھے اور مر گیا یا اتنے دن تو تندرست و مقیم نہ رہا کچھ دن تندرست
 و مقیم رہا مگر قصا کے روزے رکھے اور مر گیا یا اس کو اُن کل یا بعض ایام صحت
 و اقامتہ کے فدیہ ادا کرے کی وصت کرنا واجب ہے اور ایام عیدیں اور ایام
 تشریق جن میں روزہ رکھا منع ہے وہ اس سے سستی کر دیئے جائیں گے اور جسے عدا
 روزے نہیں رکھے اس کو بطریق اولیٰ وصیت کرنا واجب ہے اب بہت کو جتنے دن
 قصا ورہ رکھے کی قدرت تھی اور نہ رکھی اتنے ایام کا فدیہ اولیاء بیت اس کی وصیت
 کے مطابق بعد مصارف تجہیز و تکفین و ادا سے قرص اس کے تلت مال سے بقدر
 صدقہ فطر ادا کریں اور اگر ذبہ تلت سے زیادہ ہو تو راہ مذہب احازت و رتا جائز
 ہو گا ہر روزہ کے بدلہ نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجور یا جو یا میت مسکین

کو کھانے اور اگر بلا وصیت مت کے بھی ورنہ وصیت بطور سلوک و تہجد کے مدنیہ دا
کر دیں تو حار ہے اور اس کا ثواب میت کو ہو گا اور ورنہ بھی داخل ثواب ہونگے
اور اگر وراثت اس کی طرف سے روزہ رکھیں یا نماز پڑھیں تو یہ کافی ہیں کیونکہ
سائے میں حضرت اس عمارؓ سے موقوفہ مروی ہے کہ کوئی کسی کی طرف سے
روزہ رکھے اور نہ کوئی کسی کی طرف سے مار پڑے لیکن میت کی طرف سے اس
کا دلی کھانا کھلائے

۱۰ اور امام شافعیؒ کے نزدیک میت وصیت کرے یا نہ کرے میت کے کل مال میں سے مدنیہ یا عمارؓ
۱۱ اور ترمذیؒ میں بھی حضرت اس عمرؓ سے مروی ہے کہ جو شخص مرحلے اور اس پر درمیاں کے
روئے ہوں تو پھر جس کے بدلے مسکین کو کھانا کھلایا جو قال الترمذیؒ صحیح ہے موقوف علی عمرؓ
اور موطا امام مالکؒ میں بھی اس عمرؓ سے موقوفہ مروی ہے کہ کوئی کسی کی طرف سے مار پڑے
کوئی کسی کی طرف سے روہ رکھے۔ علامہ شافعیؒ لکھتے ہیں کہ بخاری مسلم میں حضرت اس عمارؓ
سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول کریمؐ کے حضور میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری ماں مر گئی
اور اس پر ایک ہبیدہ کے روئے میں کہا میں اس کی طرف سے قصار کچھ دول ثواب سے فرمایا
کہ اگر تیری ماں کیسی کا قبر میں ہو تو کیا تو اس کی طرف سے ادا کرتا اس نے کہا کہ ہاں تو آئیے فرمایا
کہ اللہ تعالیٰ کا قبر میں سے زیادہ قابلِ اداء ہے یہ حدیث اس وجہ سے مسوح ہے کہ حضرت
اس عمارؓ کو اس حدیث کے راوی ہیں وہ یہ متویٰ دیتے ہیں کہ نہ کوئی کسی کی طرف سے روہ رکھے
نہ کوئی کسی کی طرف سے مار پڑے اور یہ مسوح ہونے کی دلیل ہے یہ امام مالکؒ فرماتے
ہیں کہ میں نے مدینہ میں کسی صحابی یا تابعی کو یہ حکم دیتے نہیں سنا کہ کوئی کسی کی طرف سے روہ
رکھے یا مار پڑے اس سے بھی سح کی تائید ہوتی ہے تم کلامِ شافعیؒ لیکن بخاری و مسلم میں حضرت
عائشہؓ سے مروی ہے قالت قال رسول اللہ ﷺ مات علیہ صوم صام
عمر و لیہ ادر مسلم میں حضرت رمدہ سے مروی ہے قال سیدنا انا حاس عند رسول اللہ ﷺ

نفاذ کے ذریعہ کا حکم

اور بہت بڑھا صیغہ سب سے فالی حس کی قوت رائل ہو گئی ہو اور ہر روز کھلا اور
مکرو ہو تا حائے مالیا ملخص کہ حس کی قوت رائل ہو گئی ہو اور صحت کی امبد نہ ہو
خواہ مرد ہو یا عورت وہ روزہ نہ رکھیں اور ہر روزہ کے بدلہ تیل صدقہ فطر کے
عیدہ دے یا ساٹھ آدمیوں کو کھانا کھلائے خواہ شروع ماہ رمضان میں تمام
ہمیشہ کا دیدے یا آخر میں دیدے اور اگر عیدہ دینے کے بعد رورہ دیکھے یہ
قادر ہو گیا تو خود یا دیا اس کا حکم باطل ہو گیا رورے رکھے اور تیج فالی یہ عیدہ
دینے کا حکم صرف ماہ رمضان کے ادا اور قضا اور بدر معص اور بدر ابد کے رورہ
س ہے کہ جس روروں کے رکھنے کا اصل اس کو حکم ہے کسی عمر کے بدلہ میں نہیں
رکھا اگر اس روزوں کو بوجہ تیج فالی ہو جائے کہ نہ رکھ سکے تو عیدہ دے لیکن
کھارہ تم اور کھارہ قتل کے رورے اگر بوجہ تیج فالی ہو جائے کہ نہ رکھ سکے تو
اکا عیدہ بردگی میں دیا جائے نہیں کیونکہ وہ غیر کے بدلہ میں رکھتا ہے لیکن اگر

رقیہ معمرہ صلحہ ادا اتمہ امرأۃ فاعالت فی تصدقت علی امی تجارتہ
واہما مات فالفعال وحہ احلک وردھا علیک المیراث قال یارسول اللہ
انہ کان علیہ صوم تہم لدی روایت صوہرہ میں انصوم عملہا قال صومی عملہا قالت
اھلہم تحفظا فاحمہا حیحی عہا۔ جایزہ ظاہر احادیث کی مطابق امام حنبل
کے نزدیک اگر ولی میت میت کی طرف سے رورہ رکھے تو حاکم ہے میت اس سے بری ہو جاتا
ہے اور پھر درخت کی صورت میں ہے اور ایک مول امام سامی کا بھی یہی ہے اور امام کو دینی کی است
کتبے ہیں وہد العوال هو الصمیم المختار الذی تعقدہ وہوالذی یحقق اصحابا الی
معول میں الفقہ والحديث ہذا الاحادیث الصمیمہ الصمیمہ کی مجموعہ ہے یہ ہے
کہ مست کی طرف سے رورہ نہ رکھا جائے عیدہ دیا جائے یہی قول امام صاحب اور امام مالک کا ہے
اور اگر شہر مول امام سامی کا بھی یہی ہے ۱۲

کھارہ قم اور کفارہ قتل کے ادا کرنے کی وصیت اپنے ورثہ کو کرے اور وہ ادا کریں تو دلوں میں حائر ہے اور کفارہ قم کا کھانا کیڑہ بھی اگر وراثت سے بطور تسرع بلا وصیت سب کے دیدیں تو درست ہو گا لیکن اس میں علام کا آزاد کرنا اور تاء کو درست نہ ہو گا گو کہ علام دوسرے کی طرف سے بلا وصیت آزاد نہیں ہو سکتا اور چونکہ کفارہ قتل میں ہے علام کا آزاد کرنا واجب ہے اور وراثہ کا علام آزاد کرنا وصیت کی طرف سے علی وجہ البیاتہ بلا وصیت درست نہیں اس لئے اس میں بھی اگر بطور تسرع وراثہ علام آزاد کرے تو درست نہ ہو گا۔ اور عورت کو جب حیض یا نفاس آجائے اور وہ نہ رکھیں اور حیض و نفاس سے پاک ہونے پر اپنی قصار رکھیں اور نفل کو قصد شروع کر دیں یہ اس کا پورا کرنا واجب ہے اگر کھانے پینے سے یا حیض آجائے سے وہ فاسد ہو جائے تو اس کی قصار رکھیں لیکن عیدیں اور ایام تشریق میں روزہ شروع کرنے سے حواہ قصا کا ہو یا ادا کا اس کا پورا کرنا ضروری نہیں بلکہ اس دنوں میں روزہ رکھے سے مرتکب فعل موع کا ہو گا اس لئے اس کو مطلق کرنا واجب ہے اور جب اس کا ادا واجب نہیں تو فاسد کر دینے سے اس کے قصار کھانا بھی واجب نہیں البتہ اگر انہیں ایام کے روزہ رکھے کی مذرا مانی ہے تو اور دنوں میں اس کی قصا رکھ دے اور روایت صحیح نفل روزہ رکھ کر ملا عذر اس کو توڑنا نہیں چاہیے اور ایک روایت یہ ہے کہ جب قصار رکھ دینے کی نیت ہو تو توڑنا درست ہے اور وقایہ اور شرح وقایہ وغیرہ میں اسی کو اختیار کیا ہے اور دعوت اور صیامت کا ہو جانا عذر ہے اگر کہاں صرف صاحب حاء کی حاصری و موحودگی پر لکھا ہے کہ اس کو بغیر اس کے ہمراہ کھانا کھانے کے رخصت ہو اور اس کے ساتھ نہ کھانا اس کو ناگوار اور راعت ادیت ہو تو دعوت کر پوائے کیلئے یہ بھی عذر ہے روزہ کھو لکر کہاں کے ساتھ کھانا کھائے اور قصار رکھ لے اور اگر وہ تنہا کھانا کھائے اور

صاحبِ حائے کے ساتھ نہ کھائے سے اس کو کچھ ادیت اور مال گوارہ ہو تو روزہ نہ کھولے اور اگر کوئی تھیں روزہ دار پر قسم کھائے کہ اگر تو روزہ نہ کھولے تو میری عورت پر طلاق ہے تو روزہ کھول لے خواہ نفل روزہ ہو یا مضاکار وہ ہو۔ لیکن ان سب صورتوں میں نصف الہار سے پہلے روزہ کھول لے نصف الہار کے بعد نہ کھولے البتہ اگر روزہ نہ کھولے میں مایاں کی مامرائی ہونی ہو تو عشر تک بھی روزہ کھول لے عشر کے بعد نہ کھولے اور اگر روزہ دار کا کوئی بھائی روزہ دار کی دعوت کرے مایہ خود اپنے کسی بھائی کے ہاں جائے اور وہ نہ کھلے کہ روزہ کھول کر کھانا کھلاؤ تو اگر قصداً رمضان کا روزہ ہیں ہے تو اس کو نفل روزہ کھول لیا کر وہ ہیں رمضان کی قصداً روزہ کھلا کر وہ ہے اور مسکو عورت کو بغیر اپنے شوہر کے نفل روزہ رکھا کر وہ ہے اور رکھ لیسے یہ کھول لیا درست ہے اور مرد اور عورت کی روزہ سے بھی شوہر مباح ہو سکتا ہے اور اگر یہ جاتی ہے کہ میرے روزہ رکھنے سے شوہر کا کوئی حرج و ضرر نہیں تلا تو شوہر مرضی ہے ماسفر میں ہے یا حج یا عمرہ کے آرام میں ہے تو بلا اجازت ملکہ اس کے مع کرے یہ بھی رکھا کر وہ ہیں اور ان صورتوں میں شوہر کو بھی نفل روزہ سے مع کرنا نہیں چاہیے اور اگر شوہر عورت کا روزہ کھلاو دے تو قصداً واجب ہے اس کی اجازت سے قصداً یا طلاق بائن ہو جائے کہ بعد رکھے طلاق جہی میں نہ رکھے اسی طرح لوڈی علام کو بلا اجازت ہوئے نفل روزہ رکھا درست نہیں اگر کوئی روزہ کھلاو دے تو اس کی اجازت سے قصداً

۱۱ یہی مسئلہ صیانت اور مسئلہ قسم میں ۱۲

۱۳ اور ایک روایت امام ابو یوسف سے یہ ہے کہ قصداً اور کھارہ اور دیگر روزہ کھولنے سے کیونکہ اس صورتوں میں شوہر عورت کے تمتع و قرت سے معذور ہے ۱۴

رکھیں یا آرا دی کے بعد رکھیں اور سامرے رورہ کی ست کی تھی مگر نصف الہار سے پہلے مقیم ہو گیا اور سو رکچہ کھایا یا لکھی ۔ تھا اور نصف الہار سے پہلے ہی رورہ کی بیت کر لے تو یہ رورہ درست ہے حوا اصل ہو یا مد رعین کا ہو یا اداء رصاں کا ہو اور اگر رمضان کا ہمیدہ ہو تو اس پر رورہ رکھا واجب ہے کیونکہ حوا رحمت لوحہ سحر تھی ۔ رائل ہو کئی وقت بیت بھی موحود ہے کھایا یا و غیرہ سانی ۔ رورہ بھی کچھ وقوع میں ہیں آیا اسی طرح اگر مقیم ے ماہ رصاں کے کسی دن میں سحر کیا تو اس دن کے رصاں کا رورہ جس میں اس سے سحر کیا اس کو یوراکر واجب ہے لیکن اس دو صورتوں میں یعنی سامر کے مقیم ہوئے اور مقیم کے سامر ہوئے میں اگر سامر اور مقیم ے رورہ کھول ڈالا تو اس دو یورکفارہ ہیں ہے اور اگر سامر کوئی حیر ایسے گھر ریخول گیا تھا اس کے لئے کو لوٹ کر پھر ایسے تہر میں داخل ہوا اور تہر میں اگر عدا کھا لکھا لیا تو پھر اس پر کفارہ واجب ہو گا اور جتنے دن رصاں میں آدمی داخل دیکھو تہر رہا تہرے دن کے روروں کی قصار کھے اگر سائے ہمیدہ ہو تہر رہا تو سارے ہمیدہ کی قصار کھے لیکن اس سے پہلے دن کے قصا اس پر ہیں ہے جس دن ہوتی شروع ہوئی کیونکہ مطاہر اس دن تو اس سے رات سے رورہ کی ست کر لی ہوگی

۱۲۔ کیونکہ سحر رورہ رکھے کو صلاح ہیں کرتا بخیر و رورہ شروع کرے کو صلاح کرتا ہے ۱۲۔
۱۳۔ یعنی اگر سامر صل نصف الہار یا یہ وطن میں لگیا اور کچھ کھایا یا ۔ تھا اور بیت رورہ کی کر لی پھر عدا اصرار کر لیا تو اس پر کفارہ ہیں اور اگر مقیم ے رصاں کے کسی دن میں سحر کیا پھر حوا کر لیا تو اس پر بھی کفارہ ہیں اس لئے کہ پہلے مسئلہ میں سامر کو یہ تہر ہو سکتا ہے کہیں سورہ کے اول وقت میں بھی اول دن میں سامر تھا کچھ کورورہ رکھا حوا تھا دوسرے مسئلہ میں مقیم کو یہ تہر ہو سکتا ہے کہ رورہ کے آخر وقت یعنی احد دن میں کچھ کورورہ رکھا حوا ہے پس وجہ تہر اس پر کفارہ نہیں ہے

ہاں اگر مسافر ہو یا رمضان میں رورہ رکھے والا تو رب کی قصاص رکھے کہو کہ پھر ظاہر حال انکار وزہ کی بیت کرنے پر دلالت نہیں کرتا لکن اگر مسافر آیا ہو کہ سفر میں اسکو روزہ بقیہ نہیں دیتا اور وہ سفر میں روزہ رکھتا ہے تو وہ قصاص رکھے اور جو شخص تمام رمضان محمول رہا اس پر روزوں کی قصا ہیں ہے اور اگر رمضان کے کچھ دنوں محمول رہے کے بعد اچھا ہو گیا تو رمضان کے اتنے دن کی حصہ محمول رہا قصاص رکھے اور امام رفر اور امام شاہی کے ربیک حسب طرح تمام رمضان محمول رہے تو یہ قصا ہیں اسی طرح بعض رمضان محمول رہے والہ پر بھی قصا ہیں ہے اور مسافر و مریض اور حائل و مرضہ اور تیج فانی کے علاوہ جنکو رورہ رکھنا حائز ہے اگر کسی اور رورہ دار پر بادشاہ یا حاکم رورہ کھول لیے یا اس طرح رورہ دستی کرے کہ اگر وہ یہ کام نہ کرے تو اس کو قتل کر دیا جاوے یا کوئی عضو قطع کیا جاوے یا سخت ٹیڑھا جاوے یا سخت قید کیا جاوے تو اس کو روزہ کھول لیتا حائز ہے اسی طرح اگر لوڈی علامت محنت محنت کے کام سے صیغہ و ماتواں ہو جائیں اور رورہ رکھنے سے لوح شدت بھوک پیاس خوف ہلاکت ہو یا بادشاہ کے عامل محنت گرمی کے موسم میں کسی عمارت و بیوہ کے کام کے لئے یکڑا کر لیا جائیں اور وہاں محنت گرمی میں محنت محنت کے کام میں شدت بھوک پیاس سے ہلاکت جاں بقصا عقل کا خوف ہو تو روزہ کھول لیتا حائز ہے یا رمضان میں دس سے مقابلہ و محادہ اور رورہ دار ہونے میں خوف ضعف ہو تو رورہ کھول لیتا حائز ہے یا سانپ نے کاٹا ہو تو دوا و مانع دافع سمبت میسی جائیے۔

مگر کسی نے اللہ تعالیٰ کے واسطے ایام مہینہ یعنی عیدیں یا ایام تشریق

۱۷ اور امام مالک کے روایت متل یہوست کے اس پر قصا ہے ۱۷

کے رورے رکھے کی نذر نہ لائی جس میں رورہ نہ کہا مع ہے با اس رس کے متواتر دلوں کی نذر مانی جس میں نہ امام ہسبہ بھی ہیں مایہ نذر مانی کہ کل یا آج رورہ رکھوں گا حالانکہ وہ دل عید الصبحی یا عید العطر تھا نو مذہب صحیح ہے کہو کہہ مدرنی لہجہ انک متسروع محل اور عبادت ہے مگر ان موعودہ دلوں میں رورہ نہ رکھا واجب ہے کیونکہ ان دلوں کا رورہ رکھنا گناہ ہے اور دلوں میں انکی مصارف رکھے اور اگر انھیں دلوں میں رورہ رکھا تو مدر تو ادا ہو ہوگی مگر مع اکثر تہ ہوئی اور میں رس رور کے رورں کی بیت میں اس ایام عیدس اور ایام تشریق کی قصا اور دلوں میں اس حالت میں رکھی یڑے گی کہ حب سال بھر کے روروں کی مدر عید العطر سے پہلے مائے لعی شعباں یا رمضان میں یہ نذر مائے اور اگر عید العطر کے بعد سوال میں یہ مدر مائے تو عید العطر کے روروں کی قصا اس پر لارم نہیں ہوگی اسی طرح اگر اگر دی دی کچھ کو یہ نذر مائے تو وہ صرف ماہ دی انجہ کی باقی دلوں کے رورے رکھ لے اس پر عید الصبحی اور امام تشریق کے روروں کی قصا لارم نہ ہوگی کہو کہ حب اس سے نہ کہا کہ لہجہ

لہ مدر کے معنی امت میں عہد و میماں کرے کہ ہیں اور تشرعاً مدر ہے کہ آدھی کسی عباد کو جو اس رواج نہیں کسی کام کے پوجاے یا نہ پوجاے یا یہ اوپر واجب کرے اور مدر کی حید مترا لٹ ہیں کہ غیر لکے مذہب صحیح ہیں اول یہ کہ وہ مدر عاخص واجات سے ہو اسی لئے اگر عبادت مرض کی مدر مائے تو وہ صحیح ہیں دوسری یہ کہ عبادت مقصود ہو کسی دوسری عبادت کا وسیلہ نہ ہو اسی لئے اگر وہ اور سجدہ تلاوت کی مدر مائے تو وہ صحیح ہیں تیسری یہ کہ وہ مدر اب یا آمدہ جو اس پر واجب نہ ہو اسی لئے مرض عبادت مدار رورے کے حکا اور اگر مات یا آمدہ عمقرب اس مرض ہوگا مدر مائے تو وہ درست نہیں چوتھی یہ کہ وہ مدر گناہ و معصیت نہ ہو اسی لئے اگر تہاب سے کی مدر مائے تو وہ صحیح ہیں امام ابو یوسفؒ جو امام صاحب روایت کرتے ہیں انکی رو سے یہ نذر مایہ ہسبہ کی صحیح ہیں اور امام محمدؒ جو امام صاحب روایت کرتے ہیں اس کی رو سے صحیح ہے اور نہ ہی مختار ہے ۱۲

کے واسطے مجھیر اس رس کے روزے ہیں تو اس سے عربی رس کی مدت معصہ مراد ہے جو ایام اس رس کے گزر گئے اس میں مذروع ہو گئی جس طرح کسی بے ہمتہ کے دل کل گدشتہ جمعہ کی مذربی ہو وہ لعوب ہے جو امام اس رس کے ماتی ہیں اس میں روزے رکھے اور اگر یہ کہا کہ کسی ایک رس کے روزے اللہ تعالیٰ کے واسطے رکھو گا تو بھی اس ایام مجموعہ کے روزے نہ رکھے اس ایام کے اور رمضان کے کل ۳۵ دن کے متصل یا حدا حد اقصار رکھے اور اگر یہ کہا کہ کسی ایک برس کے بے دریے روزہ رکھو گا تو بھی اس ایام مجموعہ کے قصار رکھے لیکن اس رس کے حتم ہوتے ہی انکی قصاصی اسے ساتھ لی ہوئی ملا فضل رکھے تاکہ تقدیر امکاں تواتر کے شرط پوری ہو اگر اس میں ایک دن بھی روزہ نہ رکھے تو حقے دن اس روزہ نہ رکھنے سے پہلے روزہ رکھ چکا انکا پھر اعادہ کرے لیکن بے دریے شرط میں رمضان کی قصا اس پر واجب نہ ہوگی اور معین سال کی مذر کے روزوں میں بھی رمضان کی قصا واجب نہ ہوگی یہ معین سال کی مذر کے روزوں میں بے دریے رکھا ضرور ہیں اس میں اگر ایک دن روزہ نہ رکھے تو صرف اسی دن کے روزہ کی قصا لازم ہوگی بھلا دلوں کے روزوں کا عادہ ضرور نہ ہو گا۔ اور مذر محتمل بھی ہوتی ہے اگر قسم کی سب کرے گا اور روزہ نہ رکھے گا تو کفارہ واجب ہو گا کیونکہ صرف مذریں اگر روزہ نہ رکھا تو قصا واجب ہے اور صرف قسم میں اگر روزہ نہ رکھا تو کفارہ قسم واجب ہے اور مذر و قسم میں اگر روزہ نہ رکھا تو مذر کی قصا اور قسم کا کفارہ دونوں واجب آئے اگر کسی نے ایسے الفاظ سے مذر کے روزہ کی سب کی کہ جس سے سو اے مذر کے اور کچھ احمال ہیں ہو مایا فقط مذری کی نیت کی قسم کی سب نہ کی یا مذر کی سب کے ساتھ یہ بھی بیت کی کہ قسم ہیں ہے و ستوں صورتوں میں مذر ہی ہوگی قسم نہ ہوگی اور اگر صرف قسم ہی کے بیت کی اور اس کے ساتھ یہ بھی بیت کی کہ یہ مذر

ہیں ہے تو یہ صرف قسم ہے مذہبیں ہے اور اگر مدر اور قسم دونوں کی بیت کی
یا بیت تو صرف قسم کی کی لگا اس کے ساتھ یہ بیت نہ کی کہ یہ مذہبیں ہے تو اس
دونوں صورتوں میں مدر اور قسم دونوں ہوں گے۔ اگر کسی شخص نے بے دریغ کی
غیر معین ہمیشہ کے روروں کی مدر مانی تو ہمیشہ بھر کے سوا ترورے رکھے اگر ایک
دل بھی رورہ نہ رکھے گا اگرچہ وہ ایام عید یا ایام تشریق ہی میں سے ہو تو پھر اس
نور رکھے کیونکہ دلِ مہیہ اس موعودوں سے خالی ہوتے ہیں اس میں رکھتا ہاں
اس رورہ بے دریغ روروں کی مدر میں تو متک سال اس دلوں سے خالی
ہیں ہوتا اور اگر معین ہمیشہ کے بے دریغ روروں کی مدر مانی اور اس میں
ایک دل رورہ نہ رکھا تو پھر اس رورہ رکھے کیونکہ اس رورہ رکھے گا تو کل رورہ یا
معین رورہ غیر وقت معین میں رکھے جائیگے۔ اور مدر خواہ مار کی ہو یا رورہ کی
یا حج کی یا اعتکاف کی یا صدقہ و حیرات و غیرہ کی جب وہ کسی شرط کے ساتھ معلق
نہ ہو تو معین اور مخصوص کسی راہ اور کسی مکان اور کسی فقیر اور کسی درہم و دینار کے
ساتھ نہیں ہوتے اس میں اس کام کا حس کی مدر مانی ادا کر دیا کائی ہوتا ہے
ارتعاب اور تجسس اب نہ ہوتے ہیں اس میں اس کے برخلاف کرنا بھی جائز ہے
مثلاً اگر صدقہ دیے کی یہ مدر مانی کہ ہم جمعہ کے دن دہلی میں یہ رویہ ملا فقیر
کو دیں گے پھر اگر سب ماتوں میں یا بعض ماتوں میں اس کے خلاف کیا
تو وہ مدر صدقہ جائز ہوگی یعنی حسائے دہلی کے میرٹھ میں کوئی اور رویہ
کسی فقیر کو دیدیا تو حایر ہے اسی طرح اگر یہ کہا کہ کل رورہ رکھوں گا
پھر حسائے کل کے یسوں رکھا تو حایر ہے اور اس مدر غیر معلق بشرط
میں پہلے ادا کر دیا بھی جائز ہے یعنی اگر معین ہمیشہ کے روروں کے
مثلاً رجب کی مدر مانی اور جہادِ التانی کے استثنائے دل کے رورہ

رکھ دے تو حائر ہے لکن اگر رجب کا مہینہ تیس دن کا ہو تو ایک رورہ کی قضا رکھے اسی طرح اعتکاف اور حج اور نماز کا حکم ہے کہ معیت مہینہ اور سال اور دن سے پہلے بھی ادا کر دینا جائز ہے بخلاف اس بدر کے جو کسی شرط کے ساتھ متعلق ہے کہ اس میں اس شرط کے یاے حائے سے پہلے اس فعل مذکور کا ادا کرنا حائر نہیں مثلاً کہنا کہ جس دن میرا طلاں مٹیا جو عاٹ ہے آجائے گا تو رورہ رکھو گا یا طلاں مٹیا میرا جس روز تندرست ہو جائے گا تو رورہ رکھو گا تو سیر کے آجائے اور تندرست ہو جائے سے پہلے روزہ رکھنا درست نہیں اسی دن رکھا جائیے ^{۱۵} البتہ سمجھیے رکھ لیا بھی درست ہے اور اس بدر معلق میں بھی مثل غیر معلق کے مکال اور درہم و دینار اور مقیر معین نہیں ہوتا اگر اس شہر کے سوا دوسرا شہر دوسرا درہم و دینار دوسرا مقیر تبدیل کر دے گا تو حائر ہو گا عرف اس شرط اور سب بدر کے موجود ہو جانے سے پہلے ادا کرنا درست نہیں اگر کسی مریض سے یہ بدر مالی کہ میں اللہ تعالیٰ کے واسطے ایک مہینہ کے روزے تندرست ہوئے یہ رکھو گا اور تندرست ہوئے سے پہلے مر گیا تو اس پر کچھ نہیں اور اگر ایک دن کو بھی تندرست ہو گیا اور روزہ نہ رکھا تو بروایت اصح تمام مہینہ کے روزوں کے صدیہ دینے کی وصیت کرے ^{۱۶} اور اگر تندرست آدمی نے مہینہ بھر کے روزوں کی بدر مالی اور مہینہ تمام ہونے سے پہلے مر گیا اور اس میں روزے نہ رکھے تو اس کو بالاحصاء تمام مہینہ کے روزوں کی وصیت کرنا لازم ہو گا اگر کسی نے رجب کے مہینہ

لے اور اگر اسی دن عاٹ مٹا بھی آگیا اور اسی روز یا مٹیا بھی اچھا ہو گا تو صرف اسی ایک دن کا رورہ

کافی ہے ۱۲

^{۱۵}۔ قول امام صاحب اور امام ابو یوسفؒ لگا ہے اور امام محمدؒ کے نزدیک مثل تھا، دماغ کے ختمے دل

تندرست رہا اور رورہ نہ رکھا ال کے صدیہ کی وصیت کرے ۱۲

کے روروں کی نذر مانی اور رجب کا مہینہ آیا تو یار ہو گیا تو انکی قصا رکھے اور اگر کسی نے روروں میں اس قدر تاخیر کی کہ صبح مانی ہو گیا یا ہفتہ رورے رکھنے کی نذر مانی یا تمام عمر کسی خاص دن کے رورہ رکھنے کی نذر مانی کہ جمعہ یا جمعرات کا ہفتہ روزہ رکھا کروں گا مگر پھر روزہ رکھے سے صعیف و عاثر ہو گیا یا معاش کے کاموں سے بوجہ محنت ستاقہ عاثر و معدور ہو گیا تو رورے رکھے اور مردہ دے یعنی ایک سکنین کو ہر روز کھانا کھلاوے یا تل صدقہ مطرسمے غلہ دیدے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا اور بوجہ تنگی و عسرت یہ بھی ہو سکے تو اللہ تبارک و تعالیٰ سے استعنا کرے کہ وہ عفو الرحیم ہے اور اگر قصا کے رورے گرمی کے دلوں میں رکھے حاوس تو حاروں میں رکھے اور اگر یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے مجھ پر لارم ہے کہ جس دن ملاں شخص آئے گا اس دن کا رورہ رکھوں گا اگر وہ تھکنا کھانا کھا چکے کے بعد یا عورت کو حیض آنے کے بعد یا زوال کے بعد یا رات کو آیا تو امام محمد کے نزدیک اس پر کچھ نہیں اور یہی مختار ہے اور اگر روال سے پہلے حتبک کھانا نہیں کھایا تھا آگیا تو اس دن کا رورہ رکھے اور اگر رمضان میں آیا تو بھی اس پر کچھ نہیں اور اگر یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے مجھ پر ایک دن کا رورہ رکھنا لازم ہے تو ایک دن کا رورہ علی التراحمی حب چاہے رکھے نصف یوم کا کہنا تو کچھ نہیں اور دو دن یا تین دن یا دس دن کہے تو اتنے دن کے روزے جب چاہے بے دریغ یا تہا ریق رکھ دے ہاں اگر سیت یے دریغ رکھنے کی کمی تو یے دریغ رکھے اور اگر سیت یے درپے کی تھی اور ایک دن رورہ نہ رکھا یا اتنا رورہ میں عورت کو حیض آگیا تو از سر نو رکھے اور متفرق روزے رکھنے کی نیت میں یے درپے رکھے تو حار سے اور اگر یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے مجھ پر رورہ ہے تو ایک دن کا روزہ رکھے اور اگر یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے مجھ پر دنوں کے رورے رکھنے لارم ہیں

تو تین دن کے روزے رکھے اور اگر دنوں سے اس کی سیت زیادہ دلوں کی ہو
تو اتنے دن کے رکھے اور اگر یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے مجھ پرست دلوں کے روزہ
رکھے لازم ہیں اور دلوں کی کچھ سیت نہ کی تو امام صاحب کے نزدیک دس دن
کے روزہ رکھے اور صاحب کے نزدیک سات دن کے اور اگر یہ کہا جاتا تھا
کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے واسطے ایک دن کا روزہ رکھنا لازم ہے نہ سے نہ کھلا
کہ ایک مہینہ کے روزے لازم ہیں تو مہینہ بھر کے روزے مثل طلاق کی مذمب
معی قصد اور ملا قصد کہنا اور مہی اور عرصہ سے کہنا را رہے اور اگر کہا کہ اللہ تعالیٰ
کے واسطے مجھ لازم ہے کہ مہینہ کے روزے رکھو گا تو جس مہینہ میں یہ کہا اس کے
نقصہ دلوں کے روزے رکھے اور اگر یورے مہینہ کی نیت کی تو پورے مہینہ کے
رکھے اور اگر بے دریے رکھے اور اگر کچھ نہ کہا تو اختیار ہے خواہ بے دریے رکھے یا
مستغرق اور اگر کوئی مہینہ معین کر دیا اور اس میں ایک روزہ نہ رکھا تو اس ایک
روزے کی قضا رکھ دے اگر پورے رکھا ضرور ہیں اور اگر اس امام مہینہ کے نہ رکھے
تو قضا رکھے خواہ بے دریے یا مستغرق اور اگر کہا کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے مجھ پر نوال
و یقعدہ دی انکھ کے روزے لازم ہیں پھر چار دن کے حساب سے روزے رکھے
و یقعدہ دی انکھ تیس تیس دن کا اور نوال اسی دن کا ہو تو یا بچ روزے
عید العطر عید النعمی اور تیس دن ایام تشریق کے روزوں کی قضا رکھے اس لئے
کہ اس نے معین تیس مہینوں کے روزوں کی مبت کی اور یہ یا بچ دن کے
روزے بوجہ حرمت کے نہ رکھے تو انکی قضا رکھے اور اگر یہ کہا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ
کے واسطے تیس مہینہ کے روزہ لازم ہیں اور پھر وہ تیس مہینہ روزہ رکھنے
کے لئے نوال و یقعدہ دی انکھ مقرر کئے ذیقعدہ اور دی انکھ تیس تیس دن
کا اور نوال اسی دن کا تو وہ چھ دن کی قضا رکھے یا بچ تو عیدیں اور ایام

تشریف کے اور ایک دن تو اہل کا کیونکہ عمر میں جہیہ کی مدرس میں پورا جہیہ اعتقاد گئی
 کے ہونا چاہیے اہل جہیہ معتبر ہیں چاہے جس وقت سے شروع کر کے تیس دن
 پورے کر لے اسی طرح اگر برس رورہ میں کے روروں کی سب کی تو وہ
 چاندوں کے حساب سے برس دن کے روزے رکھ کر ۳۵ دن کے روروں
 کی قضا رکھے تیس دن رمضان کے اور یارح عیدیں اور ایام تشریق کے اور
 اگر عورت سے معین برس دن کے روروں کی مدرمانی تو ایام حیض کے دنوں
 کی قضا رکھے گو کہ برس کبھی ایام حیض سے حالی بھی گزرتا ہے اور اگر برس
 رورہ میں کے روروں میں بے دریغ کی نیت کی یا معین برس رورہ
 کے روروں کی ست کی تو اس پر رمضان کی قضا نہیں ہے کیونکہ معین اور
 بے دریغ میں کوئی برس رمضان سے حالی نہیں ہوتا اور اگر یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ
 کے واسطے مجھ پر لازم ہے کہ اس برس کے روزے رکھو گا تو جس وقت سے یہ
 مدرمانے اس وقت سے اسی سال کے تقیہ ایام کے اخیر تک کے رورہ رکھے
 مدرسے پہلے جو دن اس سال کے گذر گئے انکی قضا اس پر لازم نہیں جیسا کہ اوپر
 بیان ہو چکا اور اگر یہ کہا کہ دہر کے روزے رکھو لگا تو رورہ صاحبین کے رد تک
 چھ جہیہ ہیں اور دہر ساری عمر کو کہتے ہیں اگر یہ بت کی تو ساری عمر کے روزے
 رکھے اور اگر یہ مدرمانے کہ دور در بے دریغ اول و آخر جہیہ کے رکھو گا تو بد رہی
 سولہویں کارورہ رکھے اور اگر یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے مجھ پر لازم ہے کہ جمعہ کارورہ
 رکھوں اگر جمعہ سے سات دن مراد لے تو سات دن کے روزے رکھے اور اگر جمعہ
 کا دن مراد لیا تو ایک دن کارورہ رکھے اور اگر کچھ سیت کی تو سات دن کے روزے
 رکھے اور اگر جمعہ سے سات تو صرف پہلے جمعہ سات کی اُس کا ورہ رکھے اور تیرہ قسم
 کے روروں میں سے سات قسم کے سب دہل روروں کو مواتر اور بے دریغ

مواتر اور تشریق روزے رکھنے کا بیان

رکھنا واجب ہے ماہِ رمضان کے روزے کھارہ ظہار کے روزے کھارہ
 قتل کے روزے کھارہ قسم کے روزے رمضان کا روزہ توڑنے کے کھارہ
 کے روزے نذر معین کے روزے اعتکاف واجب کے روزے
 اور چھ قسم کے حسب ذیل روزوں میں پے درپے رکھنا واجب نہیں رکھے ولو
 کو اختیار ہے خواہ متفرق رکھے خواہ متواتر لیکن ماہِ رمضان کی قصاص کے روزہ متواتر
 رکھنا مستحب ہے تاکہ جلد قمر صومر سے ساقط ہو جائے نفل روزے
 قصاص رمضان کے روزہ تمتع اور قمر کے روزہ کھارہ حلق کے روزے
 احرام کی حالت میں تہکار کر کے روزے نذر مطلق کے روزے اور عید الفطر
 اور عید النحر اور ایام تشریق یعنی گیارہویں بارہویں تیرہویں دی الحجہ کا روزہ
 حرام ہے اور بوردور کا روزہ یعنی حس روز آفتاب برح میں آتا ہے اور بوردور
 کا روزہ یعنی حس روز آفتاب برح میراں میں آتا ہے یہ دونوں محسوسوں کے
 کی عید کے ہیں عدااں دنوں کو برگ سمجھ کر روزہ رکھا مکروہ ہے اور اگر عادتاً
 جس دن روزہ رکھا کرتا ہے وہ دن اتفاق سے پورا دنیا بھر کا آیتے تو مکروہ
 نہیں اور اگر اس دن کے روزہ کے ساتھ دوسرا دن بھی ملائے یعنی اس سے
 پہلے دن کا یا اس سے پیچھے کے دن کا روزہ بھی رکھ لے تب بھی مکروہ نہیں کیونکہ

یہ تفصیل صاحب درمختار نے لکھی ہے اور صاحب بحر الرائق نے اسے اعتکاف کی قسم معین کے روزے
 لکھے ہیں ملا کوئی اس طرح کہے کہ قسم اللہ کی ہیں جس کے روزے رکھو گا صاحب مختار نے انکو بدرجہ میں
 شمار کیا ہے ۱۲۔

یہ تفصیل بھی درمختار کی ہے صاحب بحر الرائق نے کاویٰ نقل وہ کے مطلق قسم کے لئے میں مثلاً کوئی اس طرح کہے
 کہ قسم اللہ کی میں جہید کے روزے رکھو گا۔ صاحب مختار نے انکو بدرجہ ۱۳ کے تحت میں شمار کیا ہے اور مذکور
 یہ مراد ہے کہ اس بدرجہ میں کسی جہید حاصل مایہ درپے رکھے کی میت ۱۲۔

کراہت اس دن کی تخصیص میں لوحِ مشابہت کفار ہے اور جب دوسرا دل ملا
تو پھر تخصیص اور مشابہت نہ رہی اسی طرح ہفتہ کا دن کہ خوبودیوں کی عبادت کا دن
ہے یا اتوار کا دن کہ مصاری کی عبادت کا دن ہے ہمارا روزہ رکھا مکروہ ہے جمعہ
ہفتہ کا اور اتوار پر کار کھلے تو مکروہ ہیں اور ساری عمر کے روزے رکھنا مکروہ ہے
کیونکہ آدمی ادا سے فرائض و واجبات اور کسب معاش سے جلا بدی ہے انکی
وجہ سے ضعیف و عاجز رہتا ہے اسی لئے وصل کا روزہ رکھنا بھی مکروہ ہے بعض
کے نزدیک سہ پہر بعض کے نزدیک تحریمی اور صاحبین فرماتے ہیں کہ وصل کا روزہ
یہ ہے کہ بے دریغ و دودل کے روزے رکھے اور یح میں انتظار نہ کرے بعض فقہاء
کے نزدیک وصل یہ ہے کہ رس روز کے روزے رکھے اور یح دل ایام مسمومہ
عیدیں اور ایام تشریق کے بھی برابر رکھے لیکن رس روز کے روزوں میں جب
ایام ہبسیہ میں روزے رکھے تو روان مختار مکروہ ہیں اور جب کارورہ جس
میں بات نہ کرے مکروہ ہے کیونکہ یحل محوس ہے اور عترہ محرم کا تہار روزہ رکھا
مکروہ ہے اور وہ معہ لوہ محرم کی سنت ہے بلکہ اصل تو یہ ہے کہ لوہ سوہ
گاہ ہویں محرم کا روزہ رکھے عترہ محرم کا روزہ گذشتہ برس دل کے گناہوں کا کفار
ہے اور ایام میں یعنی ہبسیہ کی تیرہ چودہ پندرہ کا روزہ رکھنا مستحب ہے اور
جمعہ کے دن تہار روزہ رکھنا مستحب ہے لہذا اصل و اولیٰ نہ ہے کہ جمعرات
اور جمعہ کا رکھے اسی طرح بعض کے نزدیک تہا جمعرات یا پیر کا روزہ رکھنا بھی

لے حدیث میں ہے کہ حاب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ سے منع فرمایا ایک شخص نے کہا یا رسول
اللہ آپ تو وصل کا روزہ رکھتے ہیں تو ایسے فرمایا کہ تم میں کون تم میری مثل ہے میں رات کو سوتا ہوں
تو میرا روزہ گارم کو کھلا پلا دیتا ہے متفق علیہ۔ اور وصل کا روزہ یہ ہے کہ بے دریغ روزے رکھے
حائیں اگر رات نہ روزہ انتظار نہ کیا جاوے ۱۴

ستحب ہے مگر احتیاط یہ ہے کہ دوسرا دن ملا لے اور عرقہ یعنی ۹ ردی اکٹھا کر روزہ سنت ہے اور ایک رس گدستہ اور ایک رس آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہے ^۱ لکن اگر حاجیوں کو میاں عرفات میں ٹھہرے اور اذعیہ و اذکار کے ادا کرے اس روزہ رکھے سے عوف صعب ہو تو کمزور روزہ رکھنا کر وہ سے الرجوف صعب ہو تو کمزور نہیں ۸ ردی اکٹھا کر روزہ رکھا جائیے عرصہ رمضان کے سوا ہر مہینہ میں تیرہویں چودہویں سیدہ ہوں کا روزہ اور ہر مہینہ میں پیر اور جمعہ اور جمعرات کا روزہ ^۲ ستحب ہے اور رس میں عرقہ یعنی ۹ ردی اکٹھا کر روزہ اور عترہ محرم کا روزہ اور سوال میں چھ روزہ ستحب ہیں اور عترہ اول محرم کے دس روزہ ملکہ ماہ محرم اور رجب اور شعبان اور دی اکٹھا جو ترک ہیبہ ہیں اس میں جس قدر روزے رکھنا ممکن ہو بہتر ہیں حدیث میں ہے کہ جاب سرور عالم صلعم تعال سے زیادہ کسی ہیبہ میں روزے نہیں رکھتے تھے کبھی تعال کے سارے ہیبہ کے روزے رکھتے تھے اور کبھی تعال کے اکثر ہیبہ کے روزے رکھتے تھے اور سرایا آنحضرت صلعم نے کہ رمضان کے بعد فصل روزے محرم کے ہیں اور مرضی ماروں کے بعد فصل ماہ رات کی ہے اور حدیث میں ہے کہ حصہ سرور عالم صلعم عترہ محرم کے روزے کو اور رمضان کے وروں کو اور وروں پر نصیحت دیتے تھے اور خود جاب سرور عالم صلعم سے ہی عترہ محرم کا روزہ رکھا تھا اور فرمایا کہ اگر میں سال آئندہ تک زندہ رہا تو لوگوں محرم کا بھی روزہ رکھو گا اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ ہر مہینہ کے تیس روزہ اور رمضان سے رمضان تک اس کے روزے صوم دہر

^۱ صحیح مسلم میں ابوہریرہ سے روای ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیہ فرمائی
 عرذ احتسب علی اللہ ان یکفر السمۃ الی صلتۃ والسمۃ الی صلتۃ
 وصیام عاسواء احتسب علی اللہ ان یکفر السمۃ الی صلتۃ ۳۳

ہیں یعنی ہر سال اسی طرح رکھے ہیں اس کا اجر و ثواب ساری عمر رو رہ رکھے کی راز ہے اور میں اللہ سے طلب کرتا ہوں کہ وہ عزم کے رو رہ کو ایک رس گذشتہ اور ایک رس آئندہ کے گناہوں کا کفارہ کر دے اور میں اللہ سے طلب کرتا ہوں کہ عشرہ محرم کے رو رہ کو ایک رس گذشتہ کے گناہوں کا کفارہ کر دے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ اوجہ جہات کے دل اعمال میں کئے جاتے ہیں اس لئے میں پسند کرتا ہوں کہ حب میرا عمل میں ہو تو میں رو رہ سے ہوں اور حساب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہ اوجہ جہات کا رو رہ رکھا کرتے تھے اور کسی شخص سے آپ سے میرے رو رہ رکھنے کی بات نہ پوچھا تو آپ سے فرمایا کہ میں میرے دل میں پیدا ہوا ہوں اور میری ہی کے دل میں جو دل مارل ہوئی اور حضرت ابوذر سے حساب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جب تو مہینہ میں رو رہ رکھے تو تیرے ہوں جو وہ ہوں میرے ہوں کار کھ اور حدیث میں ہے کہ حساب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم چار ماہوں کو ترک نہیں فرماتے تھے عشرہ محرم کا رو رہ اور عشرہ دی الحجہ کے رو رہ اور ہر مہینہ کے تین رو رہ اور محرم کی دو سبتیں اور حدیث میں ہے کہ حساب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت میں ایام میں کے رو رہ ترک نہیں فرماتے تھے اور حدیث میں ہے کہ حساب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا رو رہ کم ترک فرماتے تھے اور حدیث میں ہے کہ متصل رو رہ داؤد علیہ السلام کا ہے کہ ایک دل رکھتے تھے اور ایک دل نہ رکھتے تھے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے رمضان کے رو رہ رکھے اور پھر اس کے بعد چھ رو رہ تو اس میں رکھے تو گویا اس نے ساری عمر روزے رکھے۔ یعنی حب اس طرح ہر سال رکھتا رہا تو ساری عمر کے رکھے ورنہ جس سال میں اس طرح رکھے اس سال میں رو رہ رکھے کا ثواب یا یا۔ تو اس کے چھ رو رہوں کو عید العطر کے دوسرے ہی دل سے بے دریغ رکھے کو بعض علماء اس وجہ

نہیں عید کے روزوں کا بیان

سے مکروہ کہتے ہیں کہ لوحِ اتصال کے اس میں نہ اندیشہ ہے کہ کہیں اس کو رمضان ہی میں نہ تہار کیا جائے اور نصاریٰ کی متابعت ہو بعض کے ردیک مکروہ ہیں کیونکہ جب رمضان میں عید کا روزہ رکھا تو اس میں اور رمضان میں فرق اور فاصلہ ہو گیا اور متابعت نصاریٰ کا اندیشہ زائل ہو گیا اگر عید العطر کا بھی روزہ رکھ کر یا بچ روزہ اس کے بعد اور رکھتا تو لوحِ متابعت نصاریٰ مکروہ تھا اور یہی صحیح و مختار ہے اور متقدمین علماء اور متاخرین سب کے ردیک عبد العطر کے دوسرے دن سے شش عید کے روزے رکھتے ہیں کچھ ڈر ہیں اس امام کے ردیک عبد العطر کے دوسرے دن سے رکھا مکروہ ہے ہم جمعیوں کے ہاں مکروہ ہیں بلکہ مستحب و سنت ہے اب رہا یہ امر کہ یہ درے رکھنا افضل ہے یا بغیر ایامِ مالک کے ردیک یہ درے رکھا مکروہ ہے اور امام ابو یوسف سے بھی ایسا ہی مروی ہے لیکن روایت مختار یہ ہے کہ بچے درے رکھا مکروہ ہیں لیکن بغیر ایام رکھا مستحب ہے واللہ اعلم

اعتکاف کے معنی نعت میں ٹھہرے اور توقف کرنے کے ہیں اور ترغاص مسجد جماعت میں جہاں امام و مومل مقرر ہے حواہ یا بچوں وقت اس میں مارا دیا ہوتا ہے یا ہمیں مردکانیت اعتکاف کے ساتھ توقف کرنا ہے امام صاحب کے ردیک حس مسجد میں یا بچوں وقت مارا دیا ہوتا ہے دہاں ٹھہرنا شرط ہے بغیر ایام مسجد کے اعتکاف صحیح نہیں بعض ای کو صحیح کہتے ہیں اور اس زمانہ میں یہی قابل اعتماد ہے اور مسجد جامع میں مطلقاً حواہ یا بچوں وقت جماعت سے مارا ہوتا ہے یا نہ ہوتا ہو درست ہے یہ تو اعتکاف صحیح ہونے کا بیان ہے لیکن اصل اعتکاف مسجد حرام یعنی حاکمہ کعبہ میں ہے پھر مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں پھر مسجد جامع میں پھر حس مسجد میں ماری اکثر و بیشتر ہوں یہ سب تو مرد کے لئے ہے اور عورت

اعتکاف کا بیان

کو مسجد میں اعتکاف کرنا کو وہ تہریؑ ہے وہ ایسے گھر کی مسجد میں اعتکاف کرے اس کے حق میں وہ ہی مثل مسجد جماعت سے ہے وہاں سے ملا ضرورت یتیم یا حاء کے رکھنے اور اگر گھر میں مسجد ہو تو جہاں مارٹر بھا کرتی ہے اسی کو مسجد سا کر وہاں اعتکاف کئے اور مزار کی جگہ کے سوا بھی گھر میں کسی جگہ اعتکاف کرے تو جائز ہے یعنی جس وقت اعتکاف کرنے کا ارادہ ہو اس وقت گھر کی کوئی جگہ مزار کے لئے سا کر وہاں اعتکاف کئے اور بے اجازت تو ہر اعتکاف نہ کرے اور اجازت کے بعد تو ہر کو پھر اس سے ہم صحبت ہو جائے نہیں۔ پس اعتکاف کا کہ کس ٹھہرا ہے اور مسلمان عامل کا جو حیات اور حیض و لعاس سے پاک ہو مسجد جس دنیا اور بیت اعتکاف کرنا یہ دو شرطیں ہیں بلوغ تہرہ ہیں مسجد ارٹھ کے کا اعتکاف صحیح ہے اور ارادہ ہونا اور مرد ہو نا بھی اعتکاف کے لئے شرط ہیں علام اور عورت بھی اجازت مولیٰ اور تہرہ ہونا شرط کر سکتے ہیں اور اعتکاف میں قسم یہ ہے واجب اور مستمکدہ اور مستحب اگر کوئی شخص اعتکاف کی درمائے اور رمال سے اس طرح کھے کہ مجھ پر لازم ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے واسطے ایک مہینہ کا اعتکاف کروں گا تو مہینہ بھر کا اعتکاف کرنا ایسا ہے مدر کا اس پر واجب ہے اگر رجب کی مدر کی اور جمادی الثانی میں اعتکاف کر لیا تو بھی درست ہے مادکر کو معلق کسی شرط کے ساتھ کرے کہ اگر ملاں عاب آجائے گا

۱۰ اگر عورت کو مسجد میں اعتکاف کرنا کو وہ ہے گھر کی مسجد میں کرا مسجد جماعت اور بڑی مسجد سے تہرہ

۱۱ ہر گھر والے کو مستحب ہے کہ وہ ایسے گھر میں ایک مارٹر ہے لی جگہ مائلے وہی مسجدیت ہے مرد اس میں بس و لا اعلیٰ نہیں اور مرض مسجد میں جماعت سے نہیں اور اعتکاف بھی مسجد میں کریں اور عورتیں

۱۲ سب ماز مرض و لعل ای میں نہیں اور اسی میں اعتکاف کریں ۱۲

۱۳ یہی اس میں دل کی بیت کافی میں رمال کے کہے سے واجب ہو گا ۱۳

ظاہر میں تندرست ہو جائے گا تو اس قدر دلوں کا اعتکاف کروں گا تو اس شرط کے
 پورا ہونے کے بعد اتنے دلوں کا اعتکاف کرنا واجب ہے مگر کی شرط پورا ہونے
 سے پہلے درست نہیں اور اس اعتکاف واجب میں روزہ ہونا شرط ہے حتیٰ کہ اگر
 کسی نے یہ درمانی کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے مجھ پر لازم ہے کہ بلا روزہ کے ایک مہینہ
 کا اعتکاف کروں گا تو اس پر اعتکاف کرنا اور ایام اعتکاف میں روزہ رکھنا واجب
 ہے اسی لئے اگر صرف رات کے اعتکاف کی درمانی تو وہ صحیح نہیں۔ کیونکہ رات
 میں روزہ نہیں رکھ سکتا اور اگر دن کے اعتکاف کی درمانی اور اس کے ساتھ رات
 کی بھی سیت کی یا رات دن دو کا سطل کھاتا تو وہ صحیح ہے رات دن دونوں اعتکاف کی
 اور دن کا روزہ رکھے اور اگر سارے ماہ رمضان کی اعتکاف کی نذر مانے تو
 وہ در صحیح ہے اور رمضان کا روزہ اعتکاف کے روزہ کے لئے کافی ہے
 اگر اس رمضان میں اعتکاف نہ کیا تو پھر کسی دوسرے مہینہ میں اس کی قضا کرے
 اور یہ درپے اس مہینہ میں روزے رکھے دوسرے رمضان آئندہ میں اس
 کی قضا نہیں کر سکتا ہاں اگر اسی رمضان کے قضا کے روزے یہ درپے رکھے
 اور اس میں اعتکاف کی بھی قضا کرے تو جائز ہے اور اگر مہینہ بھر کے اعتکاف کی مگر
 مادی اور مرگیا اور وصیت کر گیا تو اس کے وارث ہر دن کے بدلے نصف صاع
 گہوں یا ایک صاع جو مثل صدقہ فطر کے کسی مسکین کو دیں اور ملا وصیت بھی وارث
 دیدیں تو جائز ہے اور اگر بکالت بیماری مہینہ بھر کے اعتکاف کی درمانی اور
 تندرست نہ ہوا اور اس میں مرگیا تو اس پر کچھ نہیں اور اگر ایک دن بھی دھچکا ہو گیا اور
 پھر مر گیا تو سارے مہینہ کا ہر دن کے بدلے مثل صدقہ فطر کے حدیہ دے دے پھر
 اعتکاف لعل ہے اور وہ عشرہ واجیر رمضان کو سوا ہر رات میں مستحب
 ہے اس میں روزہ رکھنا شرط نہیں اور کم سے کم اس کی مقدار دس

ظاہر الروایۃ ایک ساعت یعنی تھوڑا سا زمانہ ہے ساعت کو محمی یعنی گھنٹہ مراد نہیں
اگر مسجد میں گیا اور مسجد سے نکلے کے وقت تک اعتکاف کی ریت کی تو درست ہے
اور اگر نعل اعتکاف کو شروع کر کے قطع کر دیا تو اس کی قصاص بھی لازم نہیں تیسرا اعتکاف
سنت ہو کہ وہ ہے اور وہ عترہ اخیر رمضان کا ہے مگر یہ سنت عین نہیں ہے۔

سنت کھایہ ہے اگر ایک دو آدمی بھی اعتکاف کر لیں تو ماقی سب سے یہ سنت
ساقط ہو جاتی ہے اس اعتکاف مسنوں کو بھی شروع کر لیے اور ریت کر لیے سے
پورا کر لالام ہے اگر سب کو فاسد کر دے تو سب کی قصاص اور بعض کو فاسد کرنے
تو بعض کی قصاص قول امام ابو یوسفؒ پر رکھی چاہیے اور رورہ کی شرط چھتاے
اس اعتکاف مسنوں میں اس وجہ سے نہیں لگائی کہ وہ عترہ اخیر رمضان
میں ہوتا ہے جس میں عادتاً سب رورہ سے ہی ہوتے ہیں ورنہ رورہ کا ہونا
اس میں بھی شرط ہے اگر کوئی شخص بوجہ سفر یا مرض رورہ سے نہ ہو تو وہ اعتکاف
مسنوں میں ہو گا نعل اعتکاف ہو گا۔ اعتکاف نعل کے سو اعتکاف کو سو
یتیا یا حانہ یا نعل کرنا نعل ہو یا مار محمد یا عید کی اپنے اعتکاف کی مسجد سے نکلا
حرام ہے حاجت ضروری کے لئے گھر میں جا کر بعد مراجعت پھر مسجد میں آجاں اگر ایک
ساعت بھی زیادہ گھر میں ٹھیر گیا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا اور اگر مسجد کے قریب کسی

۱۵ اور ایک روایت میں اس کی مقدار ایک دس ہے تو اس صورت میں ای روایت کی مطابقت نہیں رورہ
ہو مابھی شرط ہے ۱۲

۱۵ اگرچہ جناب سرور عالم صلعم نے عترہ اخیر رمضان میں ہجرت اعتکاف فرمایا ہے ترک نہیں فرمایا مگر جس
صحاح نے اعتکاف نہ کیا ایرایہ دکارہ فرمایا اس لئے سنت ہو کہ وہ ہے اگر واجب ہو تو آیہ الیر
انکار فرماتے ۱۲

۱۵ یہ اس صورت میں ہے کہ ایام عیدیں اور ایام تشریق کے اعتکاف کی مدد رائے اور اس میں بھی

دوست کا گھر ہے تو رہاں یتیم یا حاء کے لئے حاء صوفیہ نہیں اور اگر میں معکف
 کے دو گھر ہیں ایک قریب ایک بعید تو بعض کے نزدیک دور کے گھر میں جانے
 سے اعتکاف ماسد ہو جائے گا بعض کے نزدیک ماسد ہو گا اور اگر مسجد ہی کا
 یہ حاء قریب ہو کر وہاں حاء ماسد ہو اور طبعاً گوارہ نہ کرے اور گھر ہی کے
 ماحاء میں جائے تو حاء ہے اور یتیم یا حاء حاء میں اگر کسی قمر صواء نے
 بچ کر ایک ساعت ٹھہرا کھا تو امام صاحب کے نزدیک اعتکاف ماسد ہو جائے گا
 اور صاحب کے نزدیک ماسد ہو گا اور اداں کے لئے کھانا حواء مودل ہو یا نہ
 ہو اور بیارہ اداں کا دروازہ مسجد میں ہو یا حاء مسجد ہو درست ہے اور نماز جمعہ کے
 لئے دو پہر کو ایسے وقت مسجد جامع میں جائے کہ چار ستین قبل جمعہ اور طلبہ لکھائے اور
 بعد نماز جمعہ کے بعد چار یا چھ رکعت سنت پڑھے کے ٹھہرے اور اگر مسجد جامع میں
 زیادہ ٹھہرا یا نہ کہ ایک رات دل ٹھہرا اور وہاں اعتکاف پورا کیا تو اعتکاف
 ماسد ہو گا اس لئے کہ مسجد جامع بھی محل اعتکاف ہے مگر مکروہ ہو گا اور اگر حات
 ضروری کے اتنا میں یتیم یا حاء یا حاء جمعہ کے آئے حاء میں لا تصدق
 مریض کی عیادت کی مانتا حاء یڑہ لی تو جائز ہے صدائے عبادت مریض اور نماز
 کے لئے کھانا حاء نہیں اعتکاف ماسد ہو جائے گا اور ڈوتے ہوئے یا جلے ہوئے
 کو بچانے کے لئے اور اداے تہادت کے لئے حاء سے بھی اعتکاف ماسد ہو گا
 اور اگر بیماری کی وجہ سے یا مسجد مہدم ہو جائے یا اس کے ماری متفرق ہو جائے اور
 جماعت منقطع ہو جانے کی وجہ سے کھانا تو بھی اعتکاف ماسد ہو جائے گا اور اگر بچوں
 (نعمہ ۹۲) وہی اختلاف ہے حواء ایام ہجیر کے روروں میں اختلاف ہے کیونکہ مکروہ کا ہونا
 وارم اعتکاف سے ہے روات امام محمد در ترمذ سے مکروہ دلوں میں انکی تصاکرے اگر ان لوں میں اعتکاف کیا تو
 درست تو ہو گا مگر گناہ ہو گا اور روایت امام ابو یوسف صحت صحیح ہو گی ۱۲۰

سے نکلا یا حراً نکالا گیا تو بھی اعتکاف فاسد ہو جائے گا لکن مسجد مسجد ہو جائے اور
جبراً نکالے جانے کے بعد اسی وقت دوسری مسجد میں چلا گیا تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا
اور اگر انہی حائل یا مال کے خوف سے نکلا تو بھی فاسد نہ ہوگا اور بدر کے اعتکاف
میں قتل مدد اگر یہ شرط رکھ لی کہ عیادت مرلے اور ماحارہ اور مجلس علم میں حادثہ
تو پھر اس کو ان موقعوں میں عا ماحارہ ہے عرصہ سوائے حدیث یا یا حارہ اور
مار جمعہ کے جس مسجد میں معتکف ہے وہاں سے ملا ان عداوت کے ایک راستہ
کو بھی سکے گا و امام صاحب کے نزدیک اعتکاف فاسد ہو جائے گا اس کی تصد
کرے اور صاحبین کے نزدیک آدھے دن سے کم ماہر سے میں فاسد نہ ہوگا
اور جب آدھے دن زیادہ ماہر ہوگا تو فاسد ہو جائے گا لیں معتکف کو ایسی مسجد میں
کھانا یا سو یا چائے اور ضروری کھانے پینے کی چیزوں کے اپنے اور اپنے مال
کے لئے مسجد میں خرید و فروخت کرے میں بھی کچھ حرج نہیں حکم وہ تے منع مسجد میں
لائی حائے منع کو مسجد میں نہ لئے منع کو مسجد میں لانا مکروہ تحریمی ہے اسی طرح نکالت
کے لئے بھی خیر و فروخت مکروہ تحریمی ہے نکاح و رجعت بھی مسجد میں کر سکتا ہے اور
جب یہ کام مسجد ہی میں حار رکھے گئے تو ان کاموں کے لئے مسجد سے کھانا نہیں چاہئے
نیکلے گا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا اور اگر کوئی دوسرا آدمی کھانے پینے کی چیزیں
لا دیے والا نہ ہو تو پھر وہ بھی مثل حوائج ضروری میناب یا حارہ کے تصور ہوں گے
اور ان کے لئے حکم درست ہوگا۔ یہ سب اعتکاف واجب میں ہے لعل اعتکاف
میں بعد اور بغیر عدت رکھنے کا اور عیادت مرلے اور ماحارہ یا ہرے کا کچھ نہیں اگر یہ اعتقاد

۱۷ یہاں بھی ساعت سے متجاوزا سارا مراد ہے لکن مراد نہیں ہے ۱۷

۱۷ غیر معتکف کو مسجد میں کھانا اور سو یا خرید و فروخت کرنا مکروہ ہے مگر ماحارہ کو مکروہ نہیں
بعض کے نزدیک مسجد میں کھانا یا سو یا مطلقاً مکروہ نہیں مگر یہاں قول زیادہ قہر ہے ۱۷

ہو کہ جب رہا عبادت ہے تو جب رہا مکروہ تحریمی ہے کیونکہ جب کے روزہ سے سخت
 میں ممانعت ہے اور یہ اعتقاد یہ ہو تو مکروہ میں ملکہ رماں کے گناہوں سے مثل
 عیبت اور جھوٹ اور محسوس وغیرہ سے سکوت اعظم عبادات میں سے ہے حدیث
 میں ہے من سکت کما اور رری ماتوں سے جب رہا تو واجب ہے یس متکلف
 کو سوائے سب ماتوں کے دیبا کی بامیں اور دنیا کے کام نہیں کرنے چاہئیں ہر
 وقت دوا مل اور دکر الہی تسبیح تہلیل تحمید تلاوت قرآن وحدیث اور درو و تبریع
 اور تدریس علم دین اور حضرت سی کریم صلعم اور دیگر امیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام
 کے حالات اور سیر کے پڑھنے میں مشغول رہا جائیے اور ایک مار جماعت سے پہلے
 کے بعد دوسری مار جماعت کا سطر رہا جائیے کیونکہ مقصود اصلی اعتکاف کا انتظار
 جماعات اور تشبیہ بالملائکہ ہے جنکے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا تعصوا اللہ
 ما امرہم یصلون ماؤم من دسعون اللیل الہار و ہم لایسمون کیونکہ متکلف کلیتاً
 دنیا کے متاع و ملاہی سے حوالہ سے دوری کا ماعت ہیں علیحدہ قرب الہی کے
 لئے اس کی عبادت میں بیٹھا ہے اس لئے ہر وقت اس کو عبادت الہی نماز
 روزہ وغیرہ میں مشغول رہا جائیے ہاں ضرورت کے وقت مباح کلام کا حق
 میں کوئی گناہ نہ ہو مضائقہ نہیں اور عورت کے ساتھ قبل یا دیر میں صحبت کرے
 سے اگرچہ خارج مسجد کرے خواہ ارل ہو یا نہ ہو خواہ عدا ہو یا سہو اعتکاف باطل
 ہو چاہتا ہے اللہ تعالیٰ سرناتا ہے و کما ستر و من دامت العاکفون علیہا اور بوسہ
 اور لمس سے اگر ارل ہو جائے تب بھی اعتکاف باطل ہو جائے گا اور اگر انزال
 نہ ہو تو باطل تو ہو گا مگر اعتکاف میں جماع اور مقدمات جماع مثل بوسہ اور لمس
 و معاقلہ وغیرہ سب حرام ہیں اور رطر کرنے سے یا فکر کرے سے اگر ارل ہو جائے تو بھی
 اعتکاف باطل نہ ہو گا اور احتلام سے بھی باطل نہ ہو گا اور اگر کھول سے دل کو کھائے

تو بھی اعتکاف مائل ہو گا مگر اٹھالیس سے مائل ہو جائے گا اور یہ ہوشی اور
حنوں اگر حیدر ورتک ہمت رہے تو اعتکاف ماسد ہو جائے گا جیسا ہوئے یہ
اور سو اعتکاف کرے اور اگر رسوں رہے تو اچھا ہوئے یہ قصا کرے اور اعتکاف
میں جو تنو لگنا اور سردار بھی میں تل ڈالے گا کچھ حرج ہیں۔ ہر سال کو عشرہ
ایہ رمضان میں اعتکاف کرنا چاہیے کیونکہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمتہ رمضان
میں دس دن اعتکاف فرمایا ہے اور کبھی ترک نہیں فرمایا ایک سال ماعہ ہو گیا تھا
تو دوسرے سال کے رمضان میں ہیں دن کا اعتکاف فرمایا اور رمضان کی ہر
رات کو حضرت جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آیا کرتے تھے اور آپ اُس سے قرآن
تشریف کا دور فرماتے اور جس سال وفات ہوئی اُس سال میں ہیں دن کا اعتکاف
فرمایا اور دو دفعہ قرآن تشریف کا دور حضرت جبریل علیہ السلام سے کیا اور
یہ بھی مودی ہے کہ ایک دفعہ عشرہ درمیانی رمضان میں آپ نے اعتکاف فرمایا
اور جب آپ اعتکاف سے فارغ ہوئے تو حضرت جبریل آپ کے پاس آئے اور کہا
کہ جس حیر کو آپ ڈھونڈتے ہیں وہ آپ کے پیچھے ہے یعنی لیلۃ القدر عشرہ آخر
سب ہے اس سے بعض علماء استدلال کرتے ہیں کہ لیلۃ القدر اکیس شب کو ہے۔
لیلۃ القدر امام صاحب کے ردیک رمضان ہی میں ہوتی ہے مگر معلوم نہیں کہ
کون سی رات میں ہوتی ہے کیونکہ وہ عین میں معدوم ہو جاتی رہتی ہے اور صاحبین
کے ردیک رمضان ہی کی ایک رات میں ہوتی ہے مگر حیر نہیں کہ وہ کونسی رات
میں ہوتی ہے اور امام صاحب سے متہور روایت یہ ہے کہ وہ سارے رس میں دورہ
کرتی رہتی ہے کبھی رمضان میں ہوتی ہے کبھی رمضان کے سوا اور ہندہ میں اور سلطان

لیلۃ القدر کا بیان

۱۰ اس رات کو اس وجہ سے لیلۃ القدر کہتے ہیں کہ تمام مخلوق کے ررق اور موت حیات وغیرہ کے
حکام سال بھر کے واللہ تعالیٰ کے ردیک مقدم وہ اس رات میں فرشتوں کو طاعت میں ۱۲

حضرت مولانا محمد الدس اس عربی قو حاکمیکہ میں اسی سے اتفاق کر کے فرماتے ہیں کہ وہ تمام سال میں پھر لی رہتی ہے اس کو رمضان میں بھی دیکھا ہے اور ربیع میں بھی دیکھا ہے اور رمضان میں بھی دیکھا ہے اور اکثر رمضان کے عشرہ آخر میں بھی دیکھا ہے اور رمضان کے درمیان عشرہ میں ایک دفعہ صحت رات میں اور ایک دفعہ طاق رات میں دیکھا ہے یس بالیقین اسے سال بھر پھرتی رہتی ہے اور مہینہ کی صحت اور طاق راتوں میں ہوتی ہے اور امام احمد بن حنبلہ سے المعارف کبریٰ میں حضرت شیخ عارف باللہ امام ابو الحسن رافعی سے کہتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں جب سے مالع ہو کوئی لیلة القدر کسی سال کی مجھ سے فوت نہیں ہوئی یہ وہ فرماتے ہیں کہ جب پہلی رمضان کی مکتبہ کے دن ہو تو لیلة القدر رمضان کی امتین^۱ تک کو ہوتی ہے اور جب دوسرے کو ہو تو لیلة القدر کیسویں تک کو ہوتی ہے اور جب چار سو کے پہلی ہو تو لیلة القدر سیویں تک کو ہوتی ہے اور جب چھ سو کے پہلی ہو تو لیلة القدر ہوتی ہے اور جب جمعہ کو پہلی ہو تو آستیسویں تک کو لیلة القدر ہوتی ہے اور جب تیس کو پہلی ہو تو تسوسویں تک کو لیلة القدر ہوتی ہے لیلة القدر کے متعلق علما کے کثرت اقوال میں جو مزید جہا لیس کے ہیں عرصہ لیلة القدر تمام سال کے دن اور راتوں سے اصل و اعلیٰ ہے ہر ایک عمل کا ثواب اس میں ہر ایک کی رار ہے یعنی ایک رکعت کا ثواب اس میں اور وقت کی ہر ایک رکعتوں کی رار ہے اس لئے اس رات کا ڈھونڈنا مستحب ہے اور تمام سرک راتوں میں مامید لیلة القدر کثرت سہا مار لعل اور ذکر الہی اور دعا اور تلاوت قرآن شریف اور رد و شریف میں مصروف رہنا چاہیئے جو شخص اس کو دیکھے اس کو چاہیئے کہ ظاہر کرے اور اس وقت اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے صاب سرور عالم صلعم سے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ لیلة القدر کو دیکھو تو یہ دعا پڑھو

اور احادیث میں رمضان کے عشرہ احر کے روزاتوں میں اس کے ڈھونڈنے کا ارتداد ہے اور تائیں تب رخصت اکثر اتوا و اعات وارو ہیں اور وہ دعا یہ ہے **اللّٰهُمَّ ارْثِكْ عَفْوَ ثَمَّتِ الْعَفْوَ كَاعْفُ عَنِّي**۔

صدقہ فطر کا بیان

حس دس رمضان کے روزے پورے کر کے روزہ کو لیں اس دن کا یہ صدقہ ہے کیونکہ فطر کے معنی لغت میں جبر نے اور کھولنے کے ہیں جو لفظ صوم کی صد ہے کیونکہ صوم کے معنی سد رہنے اور رکا رہنے کے ہیں اس لئے کہ سوال کو عید الفطر کہتے ہیں پس باعتبار ترتیب ربانی یہاں اس کا بیان کرنا بجا نہ ہوگا بعض کتب فقہ میں اس کا بیان روزہ کے بیان کے بعد ہی کیا گیا ہے اور اکثر فقہائے اس کا بیان رکوۃ میں کیا ہے کیونکہ رکوۃ کی طرح یہ بھی مالی حیرت ہے۔ رمضان کے پھر ہی جس سال روزہ رمضان فرض ہوا اسی سال عید الفطر سے دو دن پہلے حساب سے جو عالم صلعم صدقہ فطر کا حیطہ میں حکم فرمایا صدقہ فطر ہر مسلمان آزاد و بیکہ وہ کسی مال کا مالک نہ ہو ہو کہ جو اس کے رہنے کے مکاں اور رہنے کے کپڑے اور امانت البیت اور سواری کے کھوٹے اور ہتھار اور غلام اور قرص سے اور اہل و عیال کے خرچ سے فاصل و راند ہو واجب ہے

۱۰۔ عصاب چاندی کا دو سو دم ہے سکی ماون تو ربعہ ماتہ چاندی ہوتی ہے اور سوے کا عصاب اس متقال ہے حکاکاٹ تو ربعہ ماتہ ہوتا ہے جو ہر چوبیسہ ہوں یا تیس ہوں یا دو سو تری ہوں اور گائے میل عیس کا عصاب تیس سے اور اوٹ کا یاغ اور بھیر لکری دسہ کا یا لیس ۱۲۔

۱۱۔ اور ہر آئمہ مختدیں رحمہم اللہ کے رذیک فرض ہے کیونکہ حدیث بخاری و مسلم میں ہے کہ ان رسول اللہ صلعم فرض رکوۃ الفطر فی رمضان علی ان س صلعم اس غرا و صاعا من تبحر علی کل فرد و عدد ذکر و اتی

اور نام تاحی کے رذیک حکے یاں لکھن کی جو کہ ایسی ہیوی یوں کو راہہ ہا اس یہ صدقہ فطر واجب ہے ۱۲۔

علامہ پرواحیہ ہیں کیونکہ یہ کسی حیر کا مالک نہیں ہے اور محض یہ جو مالک نصاب ہوا مال
صاحب اور امام الی پوسٹ کے رد مال صدقہ منظر واجب ہے ان کے ولی کو ان کی طرف سے
کرایا دینے اور امام محمد زار امام رحمہ کے رد مال یہ اور محض یہ صدقہ منظر واجب نہیں اگر
باب یا وصی ان کی طرف سے دیدنیہ تو اپنی اس کا ضمان عائد ہو گا اور طرح کو اہل مال
مانی ہونا شرط ہے اس میں مال کا مانی ہونا بھی شرط ہے والا ہوا تجارت کا مال ہونا شرط نہیں
بلکہ حسب مخرج اسکے اور ان کی اولیٰ قدرت ہو اور اسباب و وسائل حاجت سے زیادہ کی
قیمت نقد رصا ہوتا تھا حاجت سے زیادہ یا بے کیڑہ ہی دوسو دم کے ہوں یا ایسے
رہنے کے مکان سے زیادہ دوسرا مکان یا ایک علام سے زیادہ دوسرا علام یا ایک
گھوڑے سے زیادہ یا رمدار کو چار سیلوں سے زیادہ یا اہل علم کو صوری ایک دو کتابوں
سے زیادہ یا تازی کو ایک قرآن سے زیادہ نقد رصا ہو جائیں تو صدقہ منظر واجب
ہو گا چاہ وہ اسی وقت وجوب کے بعد ہی خرج ہو جائے اور مثل صدقہ منظر کے اسی قدرت
نصاب پر قربانی اور بقعہ آقارب بھی واجب ہو جاتا ہے پس ایسا مالک نصاب آزاد
تھیں ہی اور ایسی چھوٹی اولاد فقیر اور حدیث کی نوڈی علام کی طرف سے اگرچہ علام
کافر بے صفت صانع کیہوں یا گھوڑوں کا اٹا یا گھوڑوں کے ستویار ولی مالک صانع جو یا گھوڑوں
مدتہ منظر دیوے اور اگر چھوٹا یا گھوڑوں کی جو وعنی اور مالک نصاب ہوں تو ان کے مال
میں سے دیوے اور بڑے محض اور معتود کا بھی جو فقیر ہو صدقہ منظر باب پر ہے خواہ حوں

لے کیونکہ اس میں عقل و لوح شرط نہیں ہے ۱۲

لے اور اسی نہ بزرگوار صدقہ منظر و غیرہ مدقات واجبہ کا لیا رام ہو جاتا ہے ۱۲

لے تجارت کے نوڈی علام کی طرف سے صدقہ منظر دے کیونکہ اس کو اہل مال ہے ۱۲

لے اور رح احاس علامہ کا ذکر جسے حوار ماحرہ کئی و غیرہ احادیث میں ہیں ہے وہ صدقہ منظر

میں دیکھا وین توقیت کے اعتبار سے جو کجائیگی ۱۲

اصلی ہو یا عارضی اور جس چھوٹی فقیر و حتر کا کالج کر کے حادید کے سیر و ذکر باتو اس کا عقد
 طر مایہ واجب ہیں۔ جو اس و حتر پر واجب ہے کہو تک وہ فقیر ہے۔ تو ہر کہو تک
 تو ہر یعورت کا صدقہ مطر واجب ہیں ہاں اگر وہ لڑکی جو دعویٰ ہے تو اس کے مال
 سے دیا جائے خواہ کالج ہو یا نہ ہو یا آدمی یا عورتی اولاد کا اگر حیرہ یا باج ہو اور
 چھوٹی بیویوں کا اور ماں مایہ کا اور دیگر رستہ داروں کا اگر حیرہ ماں باپ اور رستہ
 دار اسی کے یورث میں ہوں اور نہ ہی انکی ناں و لعنہ کا کھل ہو صدقہ مطر واجب ہیں
 اور داد یا ریتے تنگ دست یسر کی اولاد کا صدقہ مطر واجب ہیں خواہ ال کا مایہ رہے
 ہو یا مر گیا ہو اور وہ کا صدقہ مطر بھی تو ہر یو واجب ہیں اگر وہ کا ادوی لڑی اولاد کا
 حکم وہ اسی کی عیال میں سے ہوں صدقہ مطر مذکور ہو حائر ہے اگر بلا احازت انکی
 دید سے تم بھی روایت ممتی نہ حائر ہے بلکہ سو اسے روحہ اور لڑی اولاد کے مال سے
 یا اور رستہ داروں کا یا یوتہ کا بھی جو اس کے عیال میں ہوں صدقہ مطر دیدے اگرچہ بے
 اکلے حکم و احازت کے دے تو حائر ہے البتہ جو اس کی عیال میں ہیں ہاں انکا
 صدقہ مطر بلا ان کے حکم کے دسا حائر نہیں اور کشتکس یا ممتی اگر صدقہ مطر میں دجائے
 تو امام صاحب سے ایک روایت میں نصف صاع ہے اور ایک روایت میں ایک
 صاع مروی ہے اور یہی قول صاحبیں کا ہے اور یہی ممتی ہے اور صاع کے وزن
 میں بہت اختلاف ہے اس زمانہ کی تو اس سے تقریباً ساڑھے تین سہ ہوتا ہے
 اور نصف صاع یوتہ دوسرا اگر کاسے یوتہ دوسیر کے دوسیر گہوں اور کاسے
 ساڑھے میں سیر کے چار سیر دے کہو ہرے اور قیمت کا دسا حائش کے دیے ہی

۱۰ عیال۔ انکے کھل و قہد حال ایساں و موت ایساں مایہ نمود و لعنہ مایہ داد ۱۲ متحد

۱۳ نصف صاع اور لکھو ڈیرہ سیر ادھی چھٹا ایک ساڑھے تین مائے ہوتا ہے ہر واقعہ حص
 المتاجرین من الحمد تین ۱۲ مہ

روایت معنی بہ اصل ہے کہ ہوں جو کچھ ریتوں میں سے جس کی قیمت چاہے دید
 اور امام محمد کے نزدیک کہ ہوں ہی کی قیمت ہے مگر قیمت کا دینا اصل اس وقت
 ہے کہ جب ارزائی عہد کار ما ہو اور اگر راتہ محظوظ الی کا ہو جو جس کا دینا اصل ہے
 اور ادا کے واسطے کہ ہوں کا دینا ہر حال میں اصل ہے خواہ ارزائی ہو یا اگر الی اور
 یہ روایت بھی معنی ہے اور صدقہ مطرواح ہوئے کا وقت عید العطر کی صبح صادق
 طلوع ہوئے پر ہے اگر کوئی شخص اس سے پہلے مر گیا تو اس پر صدقہ مطرواح واجب
 نہیں اگر صبح صادق کے بعد مرنا تو واجب ہے اور جو صحیح صادق ہوئے سے پہلے
 پیدا ہوا یا جو شخص صبح صادق سے پہلے مسلمان ہو گیا اس پر صدقہ مطرواح ہے
 اور جو عید صبح صادق پیدا ہوا یا اسلام لایا اس پر واجب نہیں اور جو عید العطر
 صبح ہو گیا اور صدقہ مطرواح دیا تھا اس پر صدقہ مطرواح واجب ہے اور نماز عید العطر کو حائے
 سے پہلے دید یا مستحب ہے اور عید العطر سے پہلے رمضان میں بھی اور رمضان سے پہلے
 بھی بلا تفصیل مدت دید یا درست ہے اسی طرح اگر عید العطر کو دیا تو وہ دمہ سے ساقط
 نہیں ہوا اس کو ادا کرنا چاہیے اس کی ادا کا کوئی وقت مقرر نہیں روایت صحیح مسلم
 حمیوں کے نزدیک ساری عمر ادا ہے جب وقت دید گیا ادا ہو جائے گا حلاف
 قرمانی کے کہ اس کا ایام قرمانی سے پہلے کرنا بھی جائز نہیں اور ایام قرمانی حتم ہونے پر
 وہ ساقط ہو جاتی ہے اور اگر کوئی شخص ملا ادا سے صدقہ مطرواح کے مرگنا تو وراثہ اگر کوئی
 خود بلا جبر بطر ترع ادا کر دیں تو حائز ہے اور اگر وصیت کر گیا ہے تو ثلث مال سے
 دیا جائے گا جو شخص یا سیر یا مرس یا لوح شیخ فانی ہوئے کے یا حائلہ یا مضرعہ ہوئے
 روہ رکھے تو صدقہ مطرواح اس پر سے ساقط نہ ہو گا بشرط انصاب صدقہ مطرواح کرنا

۱۵ دوسری روایت صبیح حسن ریادیہ ہے کہ اسکی ادا کا وقت عید العطر کا دن ہے اگر تمام دن عید العطر کا

گزر گیا تو صدقہ مطرواح کا تو وہ مثل قرمانی کے ساقط ہو گیا ۱۴

واجب ہے اور ہر شخص کو ایسا صدقہ فطر ایک مسکس کو یا چار مساکس کو دینا درست ہے
 او حید آؤنی ایسا ایسا صدقہ فطر ایک ہی سکیں کو دیدیں بویہ بھی بلا حلاط درست
 ہے اور صدقہ فطر ایسے مول بھی ماپ دادا یا دادا وغیرہ کو اور فروغ یعنی سٹے پوتے
 وغیرہ کو دے۔ بیوی حادہ کو دے۔ حادہ بیوی کو۔ مالدار آدمی کو دے۔ سید کو
 دے۔ کافر کو دے اور اصل یہ ہے کہ اول فقیر نکھائی بہنوں کو دے پھر انکی اولاد
 کو دے پھر حجابیو بھٹیوں کو دے پھر انکی اولاد کو دے پھر ماموں حائلوں کو دے پھر ان
 کی اولاد کو دے پھر دوی الارحام کو دے پھر مہاریہ کو پھر ایسے اہل حرمہ کو پھر ایسے شہر
 یا گاؤں والے کو دے بعض متاع فرماتے ہیں کہ صدقہ فطر میں تس مائیں ہیں تو قیوت پورہ
 سکرات موت سے فلاح و نکات عذاب قر سے بحاک بعض روایات میں وارد
 ہے کہ رورہ رمضان موقوف ہے صدقہ فطر پر اور وحدت الوداد میں ہے کہ صدقہ
 فطر رورہ کا لغو اور محنت ماقول سے پاک کرے والا اور مساکس کا کھانا ہے۔

بھائیو! عید الفطر کا دن گناہوں کی معفرت اور سرور و رحمت کا مترک دل
 ہے یہ بھی قندسلا ایمان میں ہر مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ لیلۃ القدر کو جو جنیل فرشتوں کی جماعت میں اترتے ہیں اور جو مدہ
 کھڑے ہوئے یا بیٹھی ہوئے اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہے اس کے لئے دعا و استعانت کرتے
 ہیں اور رو دیکھتے ہیں پھر عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے مردوں
 کے ساتھ فرشتوں پر مقرر فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ اسے فرشتوں اس مرد و

سہ امام صاحب اور امام محمد کے نزدیک دمی گافر کو دیا جا رہے مگر مسلمان کو دینا بہتر ہے اور امام شافعی
 کے نزدیک امام ابو یوسف سے ایک روایت میں دمی گافر کو دیا جا رہا ہے اور ابو یوسف کے قول
 یہ بھی اور حجتی مساس کو مالا حلاج دیا جا رہا ہے

لے لیکن ایک مسکس کو دینا مستحب ہے دوسرے اورچہ مساکس کو دینا کمزور بہت تہمید ہے یہ ۱۲۷

کا کیا مدلا ہے جس سے ایسا کام پورا کر دیا مرتبہ کہتے ہیں کہ اے یہ دروگارا اس کا مدلیہ ہے کہ اس کو پوری مردوری دیدی جائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے مرتبہ تو میرے علاموں اور لوڈوں سے میرے مرض کو جو جس سے ایسے مرض کیا تھا ادا کر دیا پھر وہ باہر نکلے ہیں اور دعا کے ساتھ ایسی آواروں کو ملد کرتے ہیں محکوبی عرت اور جلال اور کرم اور بلندی قدر اور بلندی مرتبہ کی قسم میں انکی دعاؤں کو قبول کرتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بند و لوٹ حاضر میں سے تم کو سخت دیا اور بھاری برائیوں کو میکوں سے بدل دیا پھر مرنا رسول کریم صلعم سے کہ وہ لوٹ کر جائیگے اس حال سے کہ اللہ تعالیٰ نے انکی معصرت فرمائے۔ اور اس عساکر کی روایت میں ہے کہ مرنا رسول کریم صلعم نے کہ اللہ تعالیٰ طر رحمت کے ساتھ عیدین کے روز رس کی طرف متوجہ ہوتا ہے پھر وہ اپنے گھروں سے نماز عیدین کیلئے نکلتے ہیں تاکہ رحمت الہی تم کو عطا کی جائے اور طرانی کی روایت میں ہے کہ رسول کریم صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی عید الطریا عید النبی کی رات کو تب میداری کرے اس کا دل نہ مرے گا جس دن دل مرجائیں گے یعنی قیامت کی ہول سے محفوظ و محفوظ رہیں گے واحمد دعوا ماں الحمد لله رب العالمین۔

۱۵۱۱ تک ایام عیس میں مسلمانوں کو کثرت سے اعمال صالحہ کرے جائیں اور تلاہی اور ساہی سے بچا جائے حب دینی کی طرہ یا مہر و ہر کثرت مرد و زن بچا جائے کی بھلیں کرنا میر سنا تعمیروں میں مانا کو یکہ کام اور دھول کی طرح عیدیں کے روز بھی حرام ہیں ہاں اقرا و احاب سے دعا اور صافی معاقدہ کرنا حرام نہیں ۱۲۱۲

حسنِ نظامی کی عرض

الحمد للہ جناب مولانا عبد الرحیم صاحبِ معنی اعظم ریاست الور کا موصول ختم ہوا۔ مولانا صاحب نے روزہ کے مسائل و احکام کو پوری تفصیل کے ساتھ بیان فرمادیا ہے اور وہ تمام باتیں لکھ دی ہیں جسکی واقعیت بہت ہی ضروری ہے اور جس سے اکثر مسلمان عورت مرد بے حشر ہوتے ہیں۔

مولانا کے اس رسالہ میں اتنی زیادہ معلومات روزہ کے متعلق ہے کہ ایسی کسی اور کتاب میں ایک جگہ نہ ہوگی یا مجھ کو نہ ملی کیونکہ میں نے تبلیغ کیلئے ایسے رسائل کی بہت تلاش کرائی تھی جن میں روزہ کے سب تفصیلی احکام و مسائل موجود ہوں، مگر مجھے حقدار رسائل ملے وہ اتنے مفصل نہ تھے اس لئے میں خیال کرتا ہوں کہ نظامیہ تبلیغ دہلی نے یہ رسالہ تالیف کر کے اردو زبان میں ایک ضروری ضامنہ کر دیا جس کی انتہائی محسوس ہو رہی تھی

اگر میری محنت اچھی ہوتی اور فرصت بھی ملتی تو میں مولانا کی اجازت سے دو صلا حیں اس رسالہ میں ضرور کرتا۔ ایک تو حجاج کی تفصیلات کو مہذب العاط میں لکھ دیتا۔ دوسرے عربی کے اہل العاط و محاورات کو مدلل دیتا جو کم علم لوگوں کی سمجھ میں نہ آئیں گے۔

اگرچہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ فقہ تریف اسلام کا قانون ہے۔ اور قانون میں العاط کی تہذیب کو قائم رکھا اس قانون کی متا کو ادھر اور کر دیا ہے۔ حجتاً مسلمانوں واقعات کو جو حجاج کے سلسلہ میں مایاں ہوئے ہیں الہی العاط میں نہ پڑھیں گے جو

انکی بول چال میں ہیں یا حلقے سیرات کا مطلب سمجھا مشکل ہے اس وقت تک
روزہ کا مسئلہ سمجھ میں آنا مشکل ہوتا۔

ہفتہ کے خاص خاص محاورے علمائے مروج ہیں۔ ان کا عام ہم رہاں
میں ادا کرنا ان کو آسان ہیں۔ مگر خدا کے فضل سے میں اردو رہاں صاف لکھنے
کا عادی ہوں اگر میں کوستش کرتا تو ان سب اصطلاحات اور محاوروں مطالب
کو سلسلہ رہاں میں سمجھا دیتا مگر میں دس روز سے سخت سحر میں مبتلا ہوں اور آج
رمضان المبارک کی دس تاریخ ہو چکی ہے مجھے بویہ کتاب رمضان سے یہ سلسلہ
کردی ضروری تھی مگر مجھے تبلیغی سفر اور کثرت کار کے سبب پہلے وقت نہ مل سکا۔
اس لئے میں مولانا کے رسالے کی نظر تالی سے قاصر رہا

اگرچہ مولانا کی عام عبارت بہت آسان اور صاف ہے مگر بعض اصطلاحات
میں محکمہ الیاحسوس ہوتا ہے کہ عربی کے پیر ماوس العاطر زیادہ ہیں جو عوام کی سمجھ
میں نہ آئیں گے

میں نے اس رسالہ کی جو صحت کی ہے لیکن حلدی اور بجا کے سب
یقیناً اس میں غلطیاں رہ گئی ہوں گی جو حد لے جا ہا اُسدہ اشاعت میں درست کروا
حائیں گی والسلام۔ حسن نظامی

مفت تقسیم

اس کتاب کی پانچ سو حلدیں جناب حکیم صاحب ریاست کو روٹائی سٹرل انڈیا
کے حرج سے مفت تقسیم ہو گئی۔ اور پانچ سو حلدیں آئمہ فی لی نظامی مرحومہ سے ہاتھ پر
صاحب ٹھکریاں برہما کی روح کو ٹول بیچاے کے لئے ملا قیمت مفت تقسیم کی جائیں گی
جو لوگ واقعی قیمت ادا کرے کی حقیقت نہ رکھتے ہوں وہ یہ کتاب بلا قیمت
تیر ذیل سے ملالیں۔ دفتر حلقہ مشائخ و مرابطین تبلیغ دینی (راحم حسن نظامی)

حضرت خواجہ صاحب کی تبلیغی کتابیں

اسلامی توحید ۲۴ صفحے۔ اس رسالہ میں آیات قرآن مجید اور احادیث کے حوالوں سے عہدِ امیہ کی توحید سے

اسلامی توحید کو برتر ثابت کیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں یہودیوں عیسائیوں ردستیوں مہدوؤں اور آریوں کے عقائد توحید کو بھی حوالوں کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔ قیمت ۲ ر

اسلامی رسول ۳۶ صفحے کاغذ، لکھائی، چھپائی معمولی اس کتاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ اخلاق و حالات جمع کیے گئے ہیں جس کے پڑھنے سے عہدِ امیہ کے لوگوں میں آنحضرت کا اچھا اثر ہوتا ہے۔ قیمت ۳ ر

جاننا ۱۱۱ اس میں وہ واقعات جمع کیے گئے ہیں جن میں مسلمانوں کی اسلام کی خاطر جان ماری کا تذکرہ ہے۔ کہ انہوں نے خانیں قراں کر دیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں برداشت کیں۔ مگر اسلام سے منہ نہ موڑا کئی زماں میں ترجمہ ہو گیا ہے۔ اردو میں دوسرا ایڈیشن چھپا ہے۔ قیمت ۱۱۱ ر

تاکید ۱۱۱ اس کتاب کی مقبولیت اسی سے ظاہر ہوتی ہے کہ کئی زماں میں تاکید ترجمہ ہو چکا ہے اور ہندوستان کے ماہر بھی اسلامی ملکوں میں اس کی مانگ ہے۔ قیمت ۳ ر

اسلام کے ضروری عقائد ۱۱۱ ماواقف مسلمانوں کو اور ان لوگوں کو جو نئے مسلمان ہوئے ہوں اس کتاب کے مطالعہ سے بڑا فائدہ ہوگا۔ اور انہی کے لیے خاص طور سے اس کو تیار کیا گیا ہے۔ لکھائی، چھپائی اور کاغذ اچھا ہے۔

اسلام کیونکر پھیلا۔ فتحامت ۳۲ صفحے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ اچھا۔ اس رسالہ میں مولانا سید سلیمان ندوی نے ہندوستان میں اشاعت اسلام کی تاریخ لکھی ہے۔ آریہ سماج کے جھوٹ کا بمثل جواب قیمت ۳۔

محمدؐ کی سرکار۔ یہ ایک نامور سکھ نے نہایت خلوص و محبت سے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سوانح عمری اردو زبان میں لکھی ہے جو پڑھنے کے قابل ہے۔

یہ سکھ لندن میں اخبار ہند کے ایڈیٹر ہیں۔ اور یہ کتاب مولانا سید سلیمان صاحب ندوی نے اپنے اہتمام سے چھاپی تھی اور اس کی ایک پیہ قیمت تھی مگر اب حضرت خواجہ صاحب نے تبلیغی مقصد کے لیے اس کو شائع کیا ہے اور ٹائٹل نہایت خوبصورت رنگین لگایا ہے اور قیمت آدھی کم کر کے صرف ۵ روپے رکھی ہے۔

شامی جہاد۔ ساڑھے پانسو صفحے کی کتاب ہے۔ لکھائی، چھپائی اچھی ہے۔ مجلد بھی غیر مجلد بھی۔ اس میں صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان لڑائیوں کا تذکرہ ہے جو ملک شام اور بیت المقدس کی ابتدائی فتوحات میں پیش آئیں۔ ابھی حال میں حضرت خواجہ صاحب نے لکھ کر شائع کی ہے۔ اس کتاب میں لاگت ڈیڑھ روپیہ فی کتاب کے قریب ہے۔ مگر قیمت بھی ڈیڑھ روپیہ کھی گئی ہے کیونکہ اس سے تجارتی نفع حاصل کرنا نہیں ہے بلکہ اس کو بجائے جھوٹے قصوں اور نادلوں کے تمام اسلامی گھروں میں رائج کرنا ہے۔ قیمت ۲۔

ملنے کا پتہ:۔ کارکن حلقہ مشائخ یک ڈپو۔ دہلی